مشکِ محبت

از قلم فروا خالد

وہ کچھ دیر پہلے ہی فریش ہو کر ٹیرس پر آئی تھی۔۔۔ جو اس گھر کی طرح بے پناہ وسیع و عریض تھا۔۔۔ اس پر لگے پھول پودے اس کی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے۔۔۔ وہاں پہلے سے ہی بسمہ اور نیہا موجود تھیں۔۔۔ اسے دیکھ کر خوشدلی سے مسکرائی تھیں۔۔۔

"آپ تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لیتیں اتنا لمبا سفر کر کے آئی ہیں تھک گئی ہونگی۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ اپنے بالوں کی نم زلفوں کو جھٹکتے ملازمہ کی جانب سے دیا کافی کا مگ ہاتھ میں لیے ان دونوں کے قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ جب بسمہ نے اس کی نیند سے سرخ ہوئی آنکھیں دیکھتے کہا تھا۔۔

جبکہ نیہا تو اس کی سنہری نم آلود حسین بالوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ ان کو دیکھتے انسان اپنی نگاہیں ہٹا ہی نہیں پاتا تھا۔۔۔

اس کی نازک کمر پر بکھرے وہ نگاہوں کو خود بخود ہی اپنی جانب متوجہ کر لیتے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ارے میں چل کر تھوڑی نہ سارا سفر طے کر کے آئی ہوں جو تھک گئی ہونگی۔۔۔ مجھے اچھا لگ رہا ہے یہ سب۔۔ ابھی روبینہ آنٹی اتنی محبت سے لنچ کی دعوت دے کر گئی ہیں میں وہاں نہ جاکر ان کا دل تو نہیں دکھا سکتی۔۔۔"

وہ خوشدلی سے بولتی ان دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری گئی تھی۔۔۔

اسے کراچی سے وہاں آئے دو گھنٹے ہی گزرے تھے اور وہ ان سب لوگوں بہت اچھی طرح گھل مل گئی تھی۔۔۔ بسمہ اور نیہا سے تو بہت اچھی دوستی ہوگئی تھی۔۔۔ وہ اسے لیے

Farwa Khalid Novels

اپنے پورشن میں آگئی تھیں۔۔ روبینہ آں ٹی بھی اسے بہت پسند آئی تھیں۔۔۔

وہ سب وہیں کھڑی باتیں کر رہے تھیں جب اسی لمحے واچ مین نے بھاگ کر جاتے تینوں پورشنز کا مشترکہ سیاہ مضبوط سلاخوں سے بنا مین گیٹ اوپن کیا تھا۔۔ سیاہ رنگ کی پراڈو تیز رفتاری سے اندر داخل ہوتی پورچ میں آن رکی تھی۔۔۔ جس جگہ پر وہ کھڑی تھیں وہاں سے پورچ کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اگلے ہی لمحے اس کی سانسیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ وہ پتھر ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔

آنکھوں کے کناروں پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

سفید قمیض شلوار میں ملبوس وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار گاڑی سے نکلتا دوسری سائیڈ پر گیا تھا۔۔۔

روبینہ بیگم اور وحید صاحب بھی اسے دیکھ کے باہر آگئے تھے۔۔۔ باقی لوگ بھی انٹرنس پر کھڑے تھے۔۔۔ یہ پروٹوکول دیکھ برزہ کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔ کیا

Farwa Khalid Novels

اس شخص کے گھر والے اس پر یقین کرنے والے تھے جو کچھ اس شخص نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

اس شخص نے فرنٹ ڈول کھولا تھا اور وہاں سے کاٹ میں سوئے ڈیڑھ سال کے بہت ہی پیارے سے بچے کو اپنی مضبوط باںہوں میں اٹھائے وہ باہر نکلا تھا۔۔۔ برزہ کی نگاہیں اس شخص کے خوبرو چہرے سے ہوتیں اس سنہری بالوں والے بچے پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس بچے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا مگ لرز اٹھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ بچہ۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔ وہ ان دونوں سے زرا آگے کھڑی تھی۔۔۔ اس لیے وہ لوگ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔

"یہ کون ہیں۔۔۔؟"

کانپتی آواز میں وہ بمشکل یہ پوچھ پائی تھی۔۔۔۔

یک ٹک سب سے ملتے اس شخص کی طرف دیکھتی اس کی نظریں بار بار اس بچے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ جو اس

Farwa Khalid Novels

کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔۔ کسی اور کے پاس نہیں جا رہا تھا۔۔ جبکہ سب اسے ملنے کو بے تاب ہو رہے تھے۔

"ایک اور دھوکا۔۔۔"

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔ مٹھیوں کو سختی سے میچتے وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔۔۔

"یہ میرے تایا کے بیٹے ہیں۔۔ ان کی بیوی کی کچھ وقت پہلے ڈیتھ ہوگئی ہے۔۔ یہ ان کا بیٹا ہے نائل۔۔۔ ایک مہینے کے لیے بھائی بزنس ٹور پر نائل کو بھی اپنے ساتھ لے

Farwa Khalid Novels

کر گئے ہوئے تھے۔۔۔وہ اس کے معاملے میں بہت پوزیسو ہیں۔۔ اسے اکیلا نہیں چھوڑتے۔۔

بھائی بہت زیادہ محبت کرتے تھے اپنی بیوی سے۔۔۔ محبت کی شادی تھی ان کی۔۔۔ تب سے ایسے ہی گم صُم سے ہو گئے ہیں۔۔ اور مزید روڈ بھی۔۔۔ اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے۔۔۔"

بسمہ نے تفصیل بتائی تھی۔۔۔ جبکہ برزہ کی نظریں اس شخص کے تیکھے مغرور نقوش کی جانب ٹک گئی تھیں۔۔۔ جو اس

Farwa Khalid Novels

وقت بھی تنے ہوئے تھے۔۔۔ سیاہی مائل اعنابی لب سختی

سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ اس کے مضبوط بانہوں میں موجود وہ بچہ بے پناہ حسین

تھا۔۔۔ اگر نقوش باپ جیسے تھے تو بال اور رنگت باپ سے

بالکل مختلف تھی۔۔۔ سنہری بال اور بے پناہ سفید رنگت۔۔۔

باپ کے کندھے پر سر ٹکائے وہ پھولے گالوں والا بچہ بھی

بہت اداس سا لگ رہا تھا۔۔۔

یقیناً اس کے بال اور رنگت ماں جیسی تھی۔۔۔ اسے بے

اختیار اس معصوم بچے پر ترس آیا تھا جس کے پاس اس کی

Farwa Khalid Novels

ماں نہیں تھی۔۔ دل چاہا تھا ابھی اس کے سامنے جا کر اس کی گرفت سے یہ بچہ چھین کر اپنے سینے سے لگا لے۔۔۔ وہ ظالم انسان تو ظلم کی انتہا کیے ہوئے تھا۔۔۔

اسے خبر ہی نہیں تھی۔۔۔

"کیا ہوا تھا ان کی وائف کو۔۔؟"

اپنے لہجے کو نمی سے پاک رکھتے وہ بمشکل بول پا رہی تھی۔۔ وہ ان کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس وقت کس قدر اذیت میں ڈوبی ہوئی ہے۔۔۔

"بیمار تھیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نیہا خاموش تھی۔۔۔ اس کی ساری باتوں کے جواب بسمہ ہی دے رہی تھی۔۔۔

"ان کا نام کیا ہے۔۔۔؟؟"

اسے نام پوچھنے کا خیال اب آیا تھا۔۔۔

"مصطفیٰ۔۔۔"

نیہا جواب دیتی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ بسمہ بھی نائل سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ دونوں اسے بھی آنے کا کہتیں نیچے جاچکی تھیں۔۔۔ جبکہ ان کے جاتے ہی برزہ کا خود پر سے

Farva Khalid Novels

اختیار ختم ہوا تھا۔۔۔ پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ اس کمرے میں آتی خود کو لاک کر گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

"ایشا کہاں ہو تم۔۔۔؟"

سونل اگروال کی گھبرائی ہوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

"باہر ہوں مام۔۔۔ "

ایشا نے بے دلی سے جواب دیا تھا۔۔۔وہ اس وقت کسی کی کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔اپنی ماں کی نصیحتیں تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

"ایشا تم جانتی ہو تمہاری جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔تم سنسان جگہوں پر اکیلے نہیں جا سکتی۔۔۔جلدی سے واپس آؤ وہاں سے۔۔۔جلدی کرو۔۔۔۔وہ لوگ کسی بھی وقت تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔"

سونل اگروال کی بات سنتے ایشا کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے تھے۔۔اس نے نگاہوں موڑ کر دیکھا تھا۔۔۔جب اسے پانچ سے چھ لوگ اندھیروں سے نکل کر اپنی جانب آتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ان سب کے چہرے سیاہ ماسک سے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔

وہاں دور دور کر تاریکی میں ڈوبے پانیوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔وہ اتنے آگے نکل آئی تھی کہ اس وقت وہاں مدد کے لیے بھی کسی کو نہیں پکار سکتی تھی۔۔

"مام وہ لوگ آگئے ہیں۔۔۔"

ایشا کی اس بات پر سونل اگروال کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔ایشا کو وہ کچھ نہیں ہونے دے سکتی تھیں۔۔۔ایشا کی کال کٹ چکی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ دوسرا نمبر ڈائل کیا

تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ دامل۔۔۔ ایشا پر کچھ لوگوں نے حملہ کر دیا ہے۔۔۔ وہ

اسے جان سے مارنے کے ارادے سے اس کے پاس جا رہے

ہیں۔۔۔ وہ مار دیں گے اسے۔۔۔ جو کسی بھی قیمت پر نہیں ہونا

چاہیے۔۔۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میرا یہ مشن کبھی کامیاب نہیں ہو

پائے گا۔۔۔ جس کی خاطر میں اتنے سالوں سے اپنی زندگی وقف

کیے ہوئے ہوں۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال کے لہجے میں اپنی بیٹی کو کھونے سے زیادہ مشن میں ناکامی کی فکر تھی۔۔۔ بوکھلاہٹ میں وہ کیا بات کر گئی تھیں۔۔۔ انہیں اس وقت خود بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔

دوسری جانب سے یہ بات سن کر کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

"کک کون ہو تم لوگ۔۔۔؟؟ میرے قریب مت آنا۔۔۔"

ایشا ان کو خود سے دور رکھنے کی خاطر مسلسل نفی میں سر ہلاتی الٹے قدموں پیچھے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ جہاں پانیوں کی لہریں پوری قوت سے کناروں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس سے پہلے کہ ایشا ان لہروں کا حصہ بنتی وہ سب ایک ساتھ آگے بڑھے تھے۔۔۔اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے ان میں سے ایک اپنے کپڑوں میں چھپا خنجر نکال کر ایشا کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

جو خنجر کو دیکھ کر خوف سے لرزنے لگی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں وہ بھیانک منظر آن ٹھہرا تھا۔۔۔جب وہ چھ سال کی تھی اور ایسے ہی اس پر خنجروں سے وار کر اسے بے دردی سے زخمی کیا گیا تھا۔۔۔وہ اسے مرا ہوا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی زندگی تھی کہ اسے وہاں سے گزرتے لوگوں نے اٹھا کر فوراً ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔وہ ایک سال تک ہاسپٹل میں داخل رہی تھی۔۔۔

کس قرب سے وہ گزری تھی اس کا اندازہ اس کی زرد پڑتی رنگت سے صاف لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔

اب پھر سے اس کے ساتھ وہی ہونے والا تھا۔۔۔وہ چہرے پر ہاتھ رکھے آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔

یقیناً اس بار وہ اسے زندہ چھوڑ کر جانے والی غلطی نہیں کرنے والے تھے۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سامنے کھڑے شخص نے پوری قوت کے ساتھ اس کے پیٹ پر خنجر کا وار کیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مانچسٹر سینٹرل لائبریری میں موسم گرما کی تقریبات عروج پر تھیں۔۔۔یہ موسم آہستہ آہستہ اپنے اختتام کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔اور موسم سرما کی آمد ہونے کو تھی۔

سب لوگ اپنے انٹرسٹ کے مطابق وہاں ہونے والی مختلف تقریبات میں شرکت کر رہے تھے۔۔مانچسٹر جیسے میوزک کا شہر بھی

Farwa Khalid Novels

کہا جاتا تھا۔۔۔ مختلف سٹریٹس اور گارڈنز میں بہت منفرد اور کانوں کو بھاتا بہت ہی اچھی دھن پر میوزک بج رہا تھا۔۔۔

جسے میں کچھ پاپ سنگرز تھے اور کچھ کے ہاتھوں کلاسک انسٹرومنٹ تھے۔۔۔ سب اپنے میں مگن فضا کو معطر کر رہے تھے۔۔۔ وہاں سے گزرتے لوگ اس میوزک کو انجوائے کرتے ہوئے جا رہے تھے۔۔۔ اور کچھ لوگ وہیں رک جاتے تھے۔۔۔۔

شہر کی تمام سٹریٹس پر ہر وقت لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔۔

مگر ان سب سے ہٹ کر مختلف شوق رکھنے والا وہ سیون سٹار گروپ اس وقت مانچسٹر کے ایف ون ریسنگ ٹریک پر ڈھیروں گاڑیوں کے

Farwa Khalid Novels

پیچ اپنا کاسٹیوم پہنے وہاں اپنی ڈرائیونگ سکلز دکھانے کے لیے موجود

تھا۔۔۔

سیون سٹار گروپ مانچسٹر یونیورسٹی کا سب سے فیمس گروپ تھا۔۔۔

جن کے شر سے یونی کے سٹوڈنٹس کے ساتھ ساتھ ٹیچرز بھی پناہ

مانگتے تھے۔۔۔ یہ گروپ تین لڑکیوں اور چار لڑکوں پر مشتمل

تھا۔۔۔

انیل جس کا تعلق انڈیا سے تھا سانولی رنگت کا مالک وہ بہت ہی

پرکشش نوجوان تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مارتھا اور گولڈی وہاں کے ہی رہائشی تھے۔۔ان کے آباؤاجداد کئی عرصے سے وہیں مقیم تھے۔۔۔

نتالیہ روس کے شہر مارکو سے تھی۔۔۔وہ مانچسٹر یونیورسٹی میں سکالرشپ پر پڑھنے آئی ہوئی تھی۔۔۔اور یونی کے قریب ہی ایک اپارٹمنٹ میں کچھ لڑکیوں کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔

جوزف فلپائن سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔مگر اپنی فیملی کے ساتھ شروع سے وہیں مقیم تھا۔۔۔اس کی پیدائش بھی اسی شہر میں ہوئی تھی۔۔۔بدر حنیف مسلم تھا جس کا تعلق بنگلہ دیش سے تھا۔۔۔وہ بھی مانچسٹر یونیورسٹی میں سکالرشپ پر پڑھنے آیا ہوا تھا۔۔۔اس کی

Farwa Khalid Novels

دوستی دو سال پہلے ان سب سے ہوئی تھی۔۔۔ اور اب وہ بہت گہری ہو چکی تھی۔۔۔

ایشا اگروال جو دیکھنے میں نازک اندام سی دوشیزہ تھی وہ اس سیون سٹار گروپ کی جان مانی جاتی تھی۔۔۔

اور مانچسٹر یونیورسٹی والوں کے لیے وبال جاں۔۔۔۔ وہ اپنے مزاج کے مطابق چلتی تھی۔۔۔ اس کا جب موڈ خراب ہوتا تھا تو یونیورسٹی میں اس سے ٹکرانے والوں کی خیر نہیں ہوتی تھی۔۔۔ باقی سب بھی شیطان کے جانشین تھے مگر ایشا اگروال کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے ذہانت بھرے دماغ میں الٹے سیدھے آئیڈیاز کا انبار لگا رہتا تھا۔۔۔وہ اتنی ذہین لڑکی تھی کہ بہت کم پڑھ کر بھی اپنی کلاس کے تمام طلباء کو پیچھے چھوڑ دیتی تھی۔۔۔اس کا تعلیمی ریکارڈ بہت شاندار تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ اس کی اکثر شرارتیں نظر انداز کر دی جاتی تھیں۔۔۔وہ مانچسٹر یونیورسٹی میں سٹرکچرل انجینئرنگ میں ماسٹرز کر رہی تھی۔۔وہ سب دوست اسی کورس میں تھے۔۔۔اور ایک ساتھ ہو کر اکثر کلاس کا ماحول بھی خراب کر دیتے تھے۔۔خاص کر نئے آنے والی انٹرن ٹیچرز کی تو خیر نہیں ہوتی تھی ان کے ہاتھوں۔۔۔

اکثر ٹیچرز وہاں سے تقریباً روتی صورت لے کر نکلے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ڈین کو بہت بار ان کی شکایت گئی تھی مگر سونل اگروال کی بیٹی ہونے کی وجہ سے ایشا اگروال کو ہمیشہ چھوٹ مل جاتی تھی۔۔۔سونل اگروال کا شمار مانچسٹرز کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا تھا۔۔۔وہ وہاں اپنا ایک بہت بڑا ابزنس رن کر رہی تھیں۔۔۔

ایشا اگروال ان کی اکلوتی اور بگڑی ہوئی بیٹی تھی۔۔۔تو دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کو بھی جوتے کی نوک پر رکھتی تھی۔۔وہاں اپنی ماں کا عالیشان محل نما بہت ہی خوبصورت گھر ہونے کے باوجود وہ الگ اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔۔دو کمروں کے اس لگژری اپارٹمنٹ میں وہ اکیلی رہتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

انیل، مارتھا، گولڈی، نتالیہ، بدر، جوزف اور ایشا پر مشتمل یہ سیون سٹار گروپ آپس میں بہت مضبوطی سے جڑا ہوا تھا۔۔۔وہ الگ الگ ملکوں سے تعلق رکھنے والے مختلف رنگ اور نسل کے ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے بہت زیادہ ذہنی مطابقت رکھتے تھے۔۔اور شوق بھی۔۔

وہ باقی سب بہت سالوں سے دوست تھے۔۔۔نتالیہ اور بدر بعد میں شریک ہوئے تھے۔۔۔

دوسرا سمسٹر مکمل ہو چکا تھا۔۔۔اگلا سمسٹر تین ہفتے بعد شروع ہونا تھا۔۔۔نتالیہ اور بدر چھٹیاں منانے اپنے اپنے ملک گئے ہوئے

Farwa Khalid Novels

تھے۔۔۔ جبکہ وہ باقی پانچ وہیں اس وقت ریسنگ ٹریک پر موجود پوری طرح سے تیار اپنی اپنی لیمر گینی سٹارٹ کر چکے تھے۔۔۔ وہاں یونیورسٹی کے اور بھی بہت سارے سٹوڈنٹس موجود تھے۔۔۔

جن میں سر فہرست ایشا کے مخالفین روما شیخ اور محب سلیم شامل تھے۔۔ جو اس کے کلاس فیلو ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بہت بڑے حریف بھی تھے۔۔۔ جن سے ایشا کو سخت نفرت تھی۔۔

ان کی نفرت کی پہلی وجہ ان کا پاکستانی ہونا بنا تھا۔۔۔ اور اسکے بعد یہ وجوہات بڑھتی چلی گئی تھیں۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کو پاکستانیوں سے سخت نفرت تھی۔۔۔وہ انہیں اپنے آس پاس دیکھ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اس نے کبھی پاکستانی سٹوڈنٹس سے دوستی نہیں کی تھی۔۔۔بلکہ یونیورسٹی میں اس کے زیادہ اعتاب کا نشانہ یہی لوگ بنتے تھے۔۔۔سمسٹر کے آغاز میں یونیوورسٹی میں نئے آنے والے سٹوڈنٹس کی ریگنگ کرنا سیون سٹار کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔

جن میں زیادہ نشانہ پاکستانی سٹوڈنٹس ہی بنتے تھے۔۔۔

ایشا اگروال دیکھنے میں انڈین نہیں لگتی تھی۔۔۔اس کے نیچرل سنہری بالوں اتنے خوبصورت اور چمکدار تھے۔۔۔اس کے بالوں کی

Farwa Khalid Novels

گروتھ بہت زیادہ تھی۔۔۔ مگر وہ ہر دوسرے مہینے ان کو آگے سے بینگز کٹ کرواکر ان کی لیئرز کو شولڈر سے تھوڑا نیچے تک ہی رکھتی تھی۔۔۔

اسے کمر کو چھوتے بال بالکل بھی پسند نہیں تھے۔۔۔ اس کی رنگت بہت زیادہ سفید تھی۔۔۔ فرنگیوں جیسی سفید رنگت، سنہری بال نازک سراپا وہ دیکھنے میں وہیں کی مقامی لگتی تھی۔۔

مگر اس کے نقوش میں ایشین ٹچ آتا تھا۔۔۔ شاید اس کی ماں کی وجہ سے جو ایشین ہی تھیں۔۔۔ اس کی آنکھوں کا گرے کلر اس کے پرکشش حسن کو مزید دوبالا کر دیتا تھا۔۔۔ وہ مشرقی اور مغربی حسن

Farwa Khalid Novels

کا امتزاج رکھنے والی اس یونی کی سب سے حسین لڑکی مانی جاتی تھی۔۔۔ پچھلے دو سالوں میں یونیورسٹی کی بیوٹی کوئین کانٹیسٹ وہی جیتی تھی۔۔

اس کے آئیبرو ہمیشہ تنے رہتے تھے جو اس کی مغرور نیچر کو مزید لوگوں کے سامنے واضح کر دیتے تھے۔۔۔

اس کی ڈریسنگ بہت قیمتی اور اس کے مزاج کے مطابق ہوتی تھی۔۔۔ کبھی وہ ڈھکے ہوئے کپڑے پہنتی تھی اور کبھی سلیوز لیس ٹاپ سے جھانکتی اس کی دودھیا بازو کے اوپر حصے میں پہنا گولڈ موٹا سا بریسلٹ ان کی دلکشی کو مزید نمایاں کر دیتا تھا۔۔ وہ بریسلٹ سائز

Farwa Khalid Novels

میں تھوڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کی نازک جلد میں دھنسا ہوتا

تھا۔۔۔

جس کی خوبصورتی دیکھ کر اسے بے اختیار چھونے کو دل کرتا تھا۔۔۔

یہ بریسلٹ اس کے وجود سے کبھی جدا نہیں ہوا تھا۔۔۔ اور ایک بات

جو ان سب کو حیران کرتی تھی وہ مردانہ بریسلٹ تھا۔۔۔۔

فیشن کو سر سے پیر تک فالو کرنے والی لڑکی اس معاملے میں کیوں یہ

لاپرواہی برتتی تھی یہ بات اس کے دوستوں کو بھی کبھی سمجھ نہیں

آئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اگروال ان سب کی سوچ سے بھی اوپر کی شے تھی۔۔۔ مگر اکثر لوگ اس کی منفرد شخصیت کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔

"ایشا آج جیت سیون سٹار کی ہی ہونی چاہیے۔۔۔۔"

مارتھا نے روما اور محب کو دیکھ کر ایشا کو آنکھ مارتے شستہ انگریزی لہجے میں کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں گاڑی میں بیٹھتے ایشا کی تھمب اپ کیا تھا۔۔۔

اس کی ڈرائیونگ سکلز بہت اچھی تھیں۔۔۔ وہ لوگ کئی بار ریسنگ کر چکے تھے۔۔۔

مگر آج پہلی بار ان کے مقابلے میں ان کے حریف موجود تھے۔۔

Farwa Khalid Novels

مقابلے کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔روما کی گاڑی ایشا کی گاڑی کے برابر تھی۔۔۔ریسنگ سٹارٹ ہوتے ہی وہ اس کے ساتھ سے گاڑی نکالتی تیزی سے آگے نکل گئی تھی۔۔۔

ساری گاڑیاں آگے پیچھے اپنی اپنی سپیڈ بڑھاتیں آگے نکلنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔ایشا کی گاڑی روما کی گاڑی کے پیچھے ہی تھی۔۔جبکہ جوزف اور محب سب سے آگے تھے۔۔۔مارتھا ایشا کے برابر چل رہی تھی۔۔۔

اسے ایشا کی سپیڈ پر حیرت ہو رہی تھی۔۔۔اتنی سپیڈ تو وہ کبھی نارمل گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بھی نہیں رکھتی تھی۔۔۔مارتھا نے اپنی

Farwa Khalid Novels

سپیڈ تیز کی تھی ایشا کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یا اس کی گاڑی کے ساتھ کوئی پرابلم ہوگئی تھی۔۔مارتھا کے پاس یہ سب سوچنے کا زیادہ ٹائم نہیں تھا۔۔انہیں روما، محب اور ان کے گروپ کے باقی لوگوں کو کسی بھی قیمت پر جیتنے نہیں دینا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ سب اپنی اپنی کوشش کر رہے تھے۔۔۔مگر جسے انہیں سب سے زیادہ امید تھی وہ تو ایسے لگ رہا تھا لانگ ڈرائیو پر آئی ہوئی تھی۔۔

مارتھا کی گاڑی بھی ایشا کی گاڑی سے آگے نکل گئی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشانے اپنی عادت کے مطابق لبوں کو ہارٹ شیپ میں موڑ رکھا تھا۔ جب بھی اس کے دماغ میں کوئی شیطانی خیال چل رہا ہوتا تھا تو اس کے ہونٹ ایسے ہی ہارٹ شیپ میں مڑ جاتے تھے۔۔۔جو دیکھنے والوں کے جذبات میں طغیانی برپا کر جاتے تھے۔۔۔

اس کے سر اور چہرے پر ہیلمٹ تھا۔۔۔آنکھوں پر گلاسز اور ہاتھوں میں گلوز۔۔۔سپورٹ کاسٹیوم میں ملبوس وہ نازک اندام سی لڑکی اب کیا کرنے والی تھی اس کی خبر اس کے دوستوں کو بھی نہیں تھی۔۔۔گیئر بدلتے اس نے گاڑی کی سپیڈ کو فل پر کیا تھا اور اگلے ہی لمحے گاڑی کے ٹائر روڈ سے رگڑ کھاتے زور دار آواز پیدا کرتے

Farwa Khalid Novels

سامنے آتے ٹرن پر سلو سپیڈ ہوتی گاڑیوں کے بیچ میں سے ایسے گزری تھی کہ دکھائی بھی نہیں دی تھی۔۔

مارتھا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی سپیڈ دیکھی تھی۔۔ جو اس کے لیے انتہائی خطرناک ہو سکتی تھی۔۔۔

"کیا کر رہی ہے یہ لڑکی۔۔۔؟"

وہ اب ایشا سے پیچھے تھی۔۔ جب اس کی نظر روما کی گاڑی کی جانب گئی تھی۔۔۔ ایشا اس سے زرا سے فاصلے پر تھی۔۔۔ ریسنگ کا رول تھا کہ کوئی بھی کسی کی گاڑی کو جان بوجھ کر ہٹ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کو سارے رولز پتا تھے۔۔۔رو ما بھی بیک ویو مرر سے اپنی طرف آتی ایشا کی گاڑی دیکھ چکی تھی۔۔جو اس کے دائیں جانب تھی۔۔

اس نے گاڑی کو بائیں سائیڈ پر کر کے اس کی سپیڈ بڑھانی چاہتی تھی۔۔جب ایشا جو یہی چاہتی تھی۔پلک جھپکنے جتنی دیری میں اس نے گاڑی کو بائیں جانب موڑ دیا تھا۔۔

اسی لمحے روما کی گاڑی بھی اسی سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔اور تیز رفتار سے گزرتی ایشا کی گاڑی سے ٹکراتے الٹتی ہوئی ٹریک سے باہر جا گری تھی۔۔۔ایشا نے جان بوجھ کر اسے غلط رخ دکھایا تھا۔۔ جس کی وجہ سے یہ ٹکر ہوئی تھی۔۔

FarwaKhalid Novels

مگر یہ بات صرف ایشا اور روما ہی جانتی تھیں۔۔مارتھا کے سوا دیکھنے والوں میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ ایشا کی جانب سے یہ جان بوجھ کر کیا گیا تھا۔۔

"یاہو۔۔۔گو گرل۔۔۔۔"

روما کی الٹی پڑی گاڑی کو دیکھتے مارتھا کے لبوں سے نعرہ بلند ہوا تھا۔۔۔

محب روما کی گاڑی کی حالت دیکھ چند لمحوں کے لیے ڈسٹریکٹ ہوا تھا۔۔۔اور وہی لمحہ تھا۔۔۔جب جوزف اور ان کے قریب پہنچتی

Farwa Khalid Novels

ایشا نے ایک ساتھ اسکی گاڑی کو گھیرتے اسے ٹرن پر گاڑی موڑنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

محب کی گاڑی روڈ سائیڈ پر پڑے ڈرمز سے ٹکراتی دھویں چھوڑنے لگی تھی۔۔۔ اگلے دو منٹ بعد ایشا کی گاڑی جوزف کو بھی پیچھے چھوڑتی یہ ریس جیت چکی تھی۔۔۔

دوسرے نمبر پر جوزف تھا۔۔۔

روما کو فوری طور پر گاڑی سے نکال لیا گیا تھا۔۔۔ کاسٹیوم پہنے ہونے کی وجہ سے اس کو چوٹ نہیں آئی تھی۔۔۔ مگر گردن ایک دم سے مڑ جانے کی وجہ سے اسے بہت زیادہ پین ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہائے گرل۔۔۔مجھے پتا چلا تمہاری گاڑی آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی تھی۔۔"

ایشا اپنا میڈل ریسو کرتی سب سے پہلے انہیں کی جانب گئی تھی۔۔۔ جہاں وہ دونوں اپنے گروپ والوں کے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔روما نے نخوت بھرے انداز میں اس کی جانب سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔

"اتنی نفرت نہیں کرنی چاہیے کہ کسی کی زندگی کو ہی رسک میں ڈال دو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

محب کو اس لمحے اس مغرور لڑکی کے حسین چہرے پر سجی قاتلانہ مسکراہٹ بہت زہر لگی تھی۔۔

وہ اس وقت بلیک سلیوز لیس ٹاپ اور جینز میں ملبوس داہنی کلائی میں پہنے بہت سارے بینڈ کے ساتھ اپنے ماتھے پر سجے بالوں کے بینگز کو درست کرتی اس کی بات پر قہقہ لگا گئی تھی۔۔۔

"یہ بات ایشا اگروال سے الجھنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔۔۔ بلڈی ایڈیٹ پاکستانی۔۔۔"

اگلے ہی لمحے وہ آنکھوں میں نفرت بھرے ان دونوں کو قہر آلود نگاہوں سے گھورتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ اس کا رخ اپنے

Farwa Khalid Novels

دوستوں کی جانب تھا۔۔۔جو اس کی خوشی کا جشن منا رہے تھے۔۔۔ان سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

"کمال کی لڑکی ہو تم۔۔۔"

جوزف اس کو داد دیتی نگاہوں سے دیکھتا مسکرا کر بولا تھا۔۔۔محب نے گھورتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔یہ سیون سٹار گروپ آئے روز ان کے لیے جینا مشکل کر رہا تھا۔۔۔

جن میں سر فہرست تھی یہ لڑکی ایشا اگروال۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

اس لگژری اپارٹمنٹ میں صبح صبح فل والیم میں گانے لگے ہوئے تھے۔۔۔ کمرے ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے آواز باہر نہیں جا رہی تھی۔۔۔ کریم کلر کی نہایت ہی سٹائلش سی نائٹی میں ملبوس ایشا اگروال اس گانے پر جھومتی ہوئی اپنے لیے ناشتہ تیار کر رہی تھی۔۔۔

شیلف پر قریب رکھا اس کا موبائل زور و شور سے بج رہا تھا۔۔۔ مگر گانے کے بول اپنے لبوں پر دوہراتے وہ موبائل کی آواز سن ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ مسلسل ہلنے کی وجہ سے بالوں کا بنایا گیا میسی جوڑا اب کھل چکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے سنہری بال اس کے کندھے پر پھسل چلے تھے۔۔۔موبائل مسلسل بج رہا تھا۔۔۔اگر وہ اٹینڈ نہیں کر رہی تھی تو فون کرنے والا اس سے بھی زیادہ ڈھیٹ تھا۔۔۔

جب اچانک ایشا کی غیر ارادی نگاہ موبائل کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

بیس کے قریب مس بیلز کا نوٹیفیکیشن شو ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی اتنے دلجمعی سے اسے کون سی ہستی کال کر سکتی تھی۔۔۔

اس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی تھی۔۔اپنے لیے ناشتہ بنا کر کچن میں ہی ایک جانب بنے تین کرسیوں پر مشتمل چھوٹے سے

Farwa Khalid Novels

ڈائیننگ ٹیبل پر تمام چیزیں سجاتے وہ اب گانا انجوائے کرنے کے ساتھ ساتھ ناشتہ بھی کر رہی تھی۔۔۔موبائل اب بھی تواتر سے بج رہا تھا۔۔۔

جس کی سکرین پر جگمگاتا مام کالنگ دیکھ کر بھی وہ اگنور کرتی رہی تھی۔۔اس طرح اگنور کرنے کا ریزن ہی یہی تھا کہ اسنے کل دوبار انہیں کال کی تھی جس کا انہوں نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا۔۔۔وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی عادی تھی۔۔۔چاہے سامنے اس کی سگی ماں ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اگلے کا خون جل کر رہ جاتا تھا مگر اس کی کپڑوں کو ہوا بھی نہ لگتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔

اسے اپنا اگنور کیا جانا تو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں تھا۔۔۔ اچھی طرح سکون سے ناشتہ کرنے کے بعد اس نے موبائل ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔ جس پر اب مس کالز کی تعداد بڑھ چکی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی جب تک اس سے بات نہ ہو جاتی انہوں نے اسے ایسے ہی کالز کرتے رہنا تھا۔۔ اس لیے اب اپنے اندر کا غصہ نکل جانے کے بعد اس نے کال پک کرلی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایشا ڈارلنگ کہاں تھی آپ۔۔؟؟کب سے کالز کرتے کرتے تھک گئی میں۔۔۔ابھی تو آپ کے پاس آنے کے لیے ہی نکل رہی تھی میں۔۔۔"

سونل اگروال کے لہجے میں اپنی لاڈلی بیٹی کے لیے فکر اور پریشانی واضح تھی۔۔۔

"اوہ مام پلیز۔۔۔میں کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہوں جو آپ اس طرح سے فکر مند ہو رہی ہیں۔۔۔بولیں کس لیے کال کی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ برتن سمیٹ کر اب اپنی بیڈ روم میں آگئی تھی۔۔۔ ویسے چاہے جتنی بھی بگڑی ہوئی ہو۔۔ مگر وہ صفائی کے معاملے میں بالکل بھی کمپرومائز نہیں کرتی تھی۔۔۔

اس کا بیڈ روم بھی پوری طرح سے سیٹ تھا۔۔۔ جو ناشتے سے پہلے وہ کر کے گئی تھی۔۔۔

میوزک کا والیم کم کرتے وہ اب یونی جانے کے لیے اپنا ڈریس نکالنے کے ساتھ ساتھ فون پر بات بھی کر رہی تھی۔۔۔

"تم سے بولا تھا تمہاری ہر حرکت برداشت کر سکتی ہوں میں۔۔۔ لیکن تمہاری سیفٹی سے بڑھ کر میرے لیے کچھ نہیں ہے۔۔۔ مجھے

Farwa Khalid Novels

خبر ملی ہے پچھلے دو دن سے کچھ مشکوک افراد تمہاری گاڑی کو فالو کر رہے ہیں۔۔۔ان میں سے کسی نے تمہاری گاڑی کو ہٹ کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔۔تم سے بولا تھا میں نے مجھے اپنے بارے میں ہوئی ہر بات سے آگاہ کرنا ہے۔۔۔

اتنی بڑی بات ہو گئی اور تم نے بتانا تک گوارہ نہیں کیا۔۔۔"

سونل اگروال کے لہجے میں اس کے لیے بے پناہ فکر تھی۔۔۔جبکہ وہ خفگی کا شکار ہوتی جوزف کو گالیوں سے نواز گئی تھی۔۔۔

"جوزف نے بتایا آپ کو یہ سب۔۔۔ایک نمبر کا ڈرپوک انسان ہے وہ۔۔۔آپ کو پتا ہے مجھے ریسنگ کو بہت شوق ہے۔۔پہلے میں ان

Farwa Khalid Novels

لوگوں کو ہٹ کر کے گزری۔۔۔ جس کا بدلہ نکالنے کے لیے انہوں نے بھی وہی کرنا چاہا۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے ایشا اگروال کو ٹکر دینا اتنا آسان نہیں ہے۔"

ایشا نے لاپرواہی سے یہ بات ہوا میں اڑادی تھی۔۔۔ جس پر سونل اگروال گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھیں۔۔۔ وہ ان کی اب بھی نہیں سننے والی تھی۔۔۔

"اس دنیا میں تمہارے سوا میرا کوئی نہیں ہے ایشا۔۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی۔۔۔ واپس لوٹ آؤ میرے پاس۔۔۔ تم وہاں سیف نہیں ہو۔۔۔ میرا اتنا بڑا بنگلہ کس لیے ہے آخر۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

سونل نے اب کے بھیگے لہجے میں کہتے اس ایموشنلی بلیک میل کرنا چاہا تھا۔۔

"آپ کے بوائے فرینڈ کے لیے ہے وہ سب۔۔۔اور جب تک وہ شخص وہاں ہے آپ جانتی ہیں میں کبھی آپ کے پاس نہیں آؤں گی۔۔ آپ بار بار فورس کریں گی تو دوبارہ آپ کی کال بھی پک نہیں کروں گی۔۔۔انڈرسٹینڈ۔۔۔"

اپنے مخصوص اکھڑ اور بدتمیز لہجے میں وہ ماں کو خاموش کرواتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔جبکہ سونل اگروال نے نگاہیں موڑ کر موہت کی

Farwa Khalid Novels

جانب دیکھا تھا۔۔جو ان کے برابر بیٹھا مگن سے انداز میں ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

"تمہاری بیٹی تمہاری زندگی میں اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میں یہاں ہوں۔۔۔تم چاہے کچھ بھی کر لو۔۔۔"

موہت ناشتہ ختم کرتے ان کے پاس سے اٹھ گئے تھے۔۔۔ان کی بیٹی بھی ان کے لیے بہت اہم تھی اور موہت سے بھی وہ محبت کرتی تھیں۔۔۔دونوں کو ہی اپنی زندگی سے جانے نہیں دے سکتی تھیں۔۔۔موہت کو ایشا کے یہاں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔مگر ایشا کو تو موہت کا سایہ بھی برداشت نہیں تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

یہی وجہ تھی کہ بہت چھوٹی عمر سے وہ الگ رہ رہی تھی۔۔۔پہلے ہاسٹل میں اور اب اپنے الگ اپارٹمنٹ میں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج سمسٹر کا پہلا دن تھا۔۔۔یونی میں نئے سٹوڈنٹس کی آمد شروع ہو چکی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی سیون سٹار گروپ کی ریگنگ کا شوق بھی۔۔۔۔یونیورسٹی میں نئے آنے والے سٹوڈنٹس میں سے کم ہی ہوتے تھے جو ان کے شر سے بچ پاتے تھے۔۔۔

محب اور اس کا گروپ بھی آج سرگرم تھا۔۔۔سٹوڈنٹس کو ان شیطانوں سے بچانے کے لیے۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر پیچ میں وہ بھی رگیدے جا رہے تھے۔۔۔

وہ لوگ اس وقت مین لائبریری کے سامنے بنے چبوترے پر بیٹھے تھے۔۔۔ جہاں سے یونیورسٹی کے مین گیٹ کا انٹرنس تھا۔۔۔ سٹوڈنٹس سارے وہیں سے آ جا رہے تھے۔۔۔

"ابھی تک تو کوئی ہمارے انٹرسٹ کا سٹوڈنٹ آیا ہی نہیں ہے۔۔۔ جس کی ریگنگ کرنے میں مزا آئے۔۔۔"

مارتھا اس کے برابر چبوترے پر آن بیٹھتے بولی تھی۔۔۔

وہ چھوڑ کسی کو نہیں رہے تھے۔۔۔ مگر ابھی ان کو دلی خوشی کسی کو تنگ کر کے نہیں ملی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جب کہ ایشا کی نگاہیں تو گیٹ سے اندر داخل ہوتی اس ڈری سہمی لڑکی پر تھیں۔۔ جس کا لباس دیکھ کر وہ پاکستان یا انڈیا کی ہی لگ رہی تھی۔۔۔ کندھے پر بیگ ڈالے اس کی سٹرپ کو بار بار درست کرتی وہ لڑکی سر پر اپنا دوپٹہ سیٹ کرتی فائلز کو سینے سے لگائے ایشا کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچ گئی تھی۔۔۔

"مل گیا شکار۔۔۔۔"

ایشا کی بات پر سب نے ہی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔ جب اس لڑکی کو دیکھتے ان سب کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔

"ہائے گرل۔۔۔۔ کہاں سے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

Farwa Khalid Novels

بدر اور نتالیہ ایک جانب کھڑے تھے۔۔ جبکہ گولڈی اور مارتھا آگے بڑھتے اس لڑکی کا راستہ روک گئے تھے۔۔۔ جوزف بھی ایک جانب کھڑا اس ایشین بیوٹی کو دیکھ رہا تھا۔۔ جس کا یہاں ایڈ مشن نجانے کیسے ہو گیا تھا۔۔

اس کی حالت دیکھ کر تو لگ رہا تھا کہ اسے بولنا بھی نہیں آتا۔۔

"پاکستان سے۔۔۔"

اس نے گھبرا کر پیچھے ہوتے خوفزدہ نگاہوں سے ان دو انگریزوں کو دیکھا تھا۔۔ جو اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔ مارتھا کی ڈریسنگ دیکھ اس لڑکی کی رنگت لال ہوئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

مارتھا کی باریک سی ٹاپ سے اسکے نشیب و فراز واضح ہو رہے

تھے۔۔۔

بالوں کی نجانے کونسی کٹنگ کروا رکھی تھی کہ ہر جانب سے ان کی

چونچیں نکلی ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے پاکستان سے ہونے کا سن کر ایشا کی اندر شدید قسم کی نفرت

نے انگڑائی لی تھی۔۔۔ اس کی صورت دیکھ مارتھا اس کے بنا کہے ہی

سمجھ گئی تھی۔۔۔ کہ وہ اب اس لڑکی کے ساتھ کیا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے اس لڑکی کی گائیڈ بنتے اسے اپنی ساتھ آنے کا کہا تھا۔۔۔ اس

Farwa Khalid Novels

کا ڈیپارٹمنٹ اکنامکس کا تھا۔۔۔جس کا رخ بالکل ہی مخالف سمت

میں تھا۔۔

جبکہ اسے انہوں نے بالکل ہی غلط راستہ بتادیا تھا۔۔۔وہ یونیورسٹی کا

پرانا حصہ تھا۔۔۔

جو بالکل بھول بھلیوں جیسا تھا۔

جہاں اکثر چین سموکرز ہی پائے جاتے تھے۔۔۔۔

مارتھا اسے وہیں چھوڑ کے واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔ان سب کا رخ

اب اسی بلڈنگ کی بیک سائیڈ کی جانب تھا۔۔۔۔وہ لڑکی چلتے ہوئے

Farwa Khalid Novels

اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اس نے کچھ سٹوڈنٹس کو اس جانب آتے دیکھا تھا۔۔۔اس لیے وہ بھی وہاں آگئی تھی۔۔۔۔

مگر جیسے ہی اس پرانی طرز کی عمارت کے اونچی چھت والے کوریڈور میں داخل ہوئی زرا سا آگے بڑھنے پر اس کا دل گھبرانے لگا تھا۔۔۔

"یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔"

اس نے گھبراتے ہوئے کہا تھا۔۔وہ واپس پلٹنے لگی تھی جب اچانک لائٹ چلی گئی تھی۔۔۔مکمل اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔۔وہ چیختی ہوئی الٹے قدموں پیچھے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔اسے بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے اپنے بہت قریب کسی شے کا احساس ہوا تھا۔۔وہ کبوتر تھا۔۔۔

جو اس کے زرا سے چھونے پر پھڑ پھڑاتا ہوا دیوار سے ٹکراتا نیچے جا گرا تھا۔۔۔اس خوفناک آواز پر اس کی حالت مزید غیر ہوئی تھی۔

گرتی پڑتی وہ بہت مشکل سے باہر آئی تھی۔۔۔اس کی فائلز وغیرہ وہیں گر چکی تھیں۔۔۔۔جبکہ سیون سٹارز کے ممبر اس کی ہولناک چیخیں سنتے ہنس ہنس کے دوہرے ہو گئے تھے۔۔۔اتنی زبردست ریگنگ انہوں نے آج تک کبھی کسی کی نہیں کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

انہیں بہت لطف آیا تھا۔۔۔وہ باہر ہی ہنستے ہوئے کھڑے تھے جب وہ روتی ہوئے بھاگتے ہوئے وہاں آئی تھی۔۔۔اس کا دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔۔۔پورا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔ رونے کی وجہ سے ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔۔۔۔جو دیکھ نتالیہ، بدر اور انیل سنجیدہ ہوئے تھے۔۔جن میں شاید تھوڑی بہت انسانیت تھی۔۔۔اس لڑکی کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا وہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ان پاکستانیوں کو ہر جگہ گھسنا ہوتا ہے۔۔۔اور پھر مظلوم بھی ایسے بنتے ہیں۔۔۔ایڈیٹ۔۔۔اگر سروائیو نہیں کر سکتی تھی تو اکیلے یہاں پہنچی کیوں۔۔۔؟؟'

ایشا کو اس کا رونا دیکھ کوفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔اسے روتے ہوئے لوگوں سے ویسے بھی نفرت محسوس ہوتی تھی۔۔۔اسے اپنی زندگی میں یاد نہیں تھا کہ وہ کبھی روئی ہو۔۔وہ تب بھی نہیں روئی تھی جب اس کی ماں کے پہلے بوائے فرینڈ جارج نے اس کی عزت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔اور وہ اس کا سر پھوڑ کر گھر سے فرار ہو گئی تھی اور اس برستی طوفانی بارش میں مانچسٹر کے روڈ پر تنہا گزار

Farwa Khalid Novels

رات دی تھی۔۔۔ ایک آنسو بھی اس کی آنکھوں سے نہیں گرا تھا۔۔۔

اسے نہ تو رونا پسند تھا اور نہ ہی لوگوں کی ترس بھری نگاہیں برداشت تھیں۔۔۔

وہ بہت چھوٹی عمر سے اپنی ماں کے بغیر اکیلے رہ رہی تھی۔۔۔ اب اتنی سٹرانگ ہو گئی تھی کہ اسے کسی کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔ اس کے دوست اس کے ساتھ ہمیشہ کھڑے رہے تھے۔۔۔ اگر وہ نہ بھی ہوتے وہ تب بھی اکیلی سب پر بھاری تھی۔۔۔ اسے ایموشنل ہونا پسند نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ کہتی تھی انسان کو اتنا سٹرانگ ہونا چاہیے کہ کوئی آپ کو افیکٹ نہ کر سکے۔۔۔

وہ ایسی ہی تھی۔۔۔اس وقت اس لڑکی کا بری طرح رونا بھی اس کو ہلا نہیں پایا تھا۔۔۔جبکہ باقی سب کو ہی اس لڑکی کی حالت دیکھ افسوس ہوا تھا۔۔۔مگر وہ سب ایشا کے ڈر سے کسی پاکستانی سے بات نہیں کرتے تھے۔۔۔کیونکہ پھر ایشا ان سے بات کرنا چھوڑ دیتی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

"جلدی چلو آج سنا ہے ایڈوانس سٹرکچر کی کلاس ہے اور سنا ہے ایک ہفتہ پہلے یونیورسٹی میں کسی نیو پروفیسر نے جوائن کیا ہے۔۔۔ آج وہی ہماری کلاس لیں گے۔۔۔۔"

بدر نے معلومات دی تھی۔۔۔ جس پر ان سب نے کوئی خاص نوٹس نہیں لیا تھا۔۔۔ انہیں کبھی کسی کے بھی آنے سے پرواہ نہیں ہوئی تھی۔ وہ اپنی ہی مستی میں گم رہتے تھے۔۔۔

وہ ڈپارٹمنٹ میں داخل ہوتے مطلوبہ روم کی جانب بڑھے تھے۔۔۔ جہاں ونڈوز سے تمام سٹوڈنٹس کو اٹینٹو بیٹھا دیکھ وہ اتنا تو سمجھ چکے

Farwa Khalid Novels

تھے کہ پروفیسر نے ٹائم پر پہنچ کر کلاس شروع کر دی تھی۔۔۔ اور وہ پورا گروپ لیٹ تھا۔۔۔

"ہم لیٹ ہیں۔۔۔ پتا نہیں کیسے پروفیسر ہیں اندر جانا الاؤ بھی کریں گے یا نہیں۔۔۔"

نتالیہ کو اپنی کلاس کو اتنی سنجیدگی سے بیٹھتے دیکھ فکر ہوئی تھی۔۔۔

"اتنی ہمت نہیں ہے کسی میں کی سیون سٹار کو داخلہ نہ دے۔۔۔ اس یونی میں اپنا باقی کا وقت حرام تو نہیں نہ کرنا اس نے۔۔۔ اگر نیو بھی ہے تو باقی پروفیسرز نے ہمارے بارے میں بتا کر ہی بھیجا ہو گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

جوزف کے انداز میں اپنے پروفیسرز کے لیے زرا سی ریسپکٹ نہیں تھی۔۔۔ ایشا بھی اس کی بات پر منہ چڑھا گئی تھی۔۔۔

روم کے دروازے پر پہنچتے ان سب نے اندر آنے کی اجازت مانگی تھی۔۔۔ پروفیسر صاحب رخ موڑے کھڑے تھے۔۔۔

سیاہ پینٹ کے اوپر کریم کلر کا کوٹ پہنے وہ شخص کلاس سے مخاطب تھا۔۔ اس آواز پر ڈسٹرب ہوتے اس نے بنا ان کی جانب دیکھے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

اس انسلٹ پر ان سب کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

"سر ہم بھی اس کلاس کا حصہ ہیں۔۔۔اندر آنے کے لیے آپ کی

اجازت کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

ایشا اگروال مزید دروازے پر کھڑا رہنا برداشت نہیں کر سکتی

تھی۔۔ شستہ انگریزی زبان میں اپنی خفگی کا اظہار کرتے وہ ان سب

کے روکنے کے باوجود اپنی جگہ سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے وہ شخص پلٹا تھا۔۔۔

"رک جاؤ وہیں۔۔۔"

اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ ایشا کو وہیں رکنا پڑا تھا۔۔۔وہ چاہنے

کے باوجود اس دہشت ناک آواز کے بعد آگے نہیں بڑھ پائی تھی۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ اس شخص کی پرسنلٹی دیکھ مار تھا اور نتالیہ سمیت لڑکوں کے منہ بھی کھلے کہ کھلے رہ گئے تھے۔۔۔

گندمی رنگت کا مالک وہ پرکشش نقوش اور مردانہ وجاہت کا شاہکار وہ چھبیس ستائس سال کا شخص ان کا پروفیسر تھا۔۔۔انہیں یقین نہیں آیا تھا۔۔

"تم سب دس منٹ لیٹ ہو۔۔۔میری کلاس میں لیٹ کمرز کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔کل ٹائم پر اگر آئے تو اس کلاس میں شریک ہو سکیں گے۔۔۔آج نہیں بیٹھ سکتے کلاس میں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ اپنی جگہ سے آگے آتا ایشا سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔جو اپنی جگہ ساکت کھڑی اس پروفیسر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جس کی شخصیت واقعی ایسی تھی کہ دیکھنے والا کچھ لمحوں کے لیے اس میں کھو سا جاتا۔۔۔

"آؤٹ۔۔۔۔"

اس کے مقابل آتے اس نے ایشا کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے اسے باہر کا راستہ دکھایا تھا۔۔۔ایشا ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔۔۔اس کی دودھیا رنگت اور سرمئی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کیونکہ اسے فرسٹ رو میں بیٹھے محب اور روما کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ دکھائی دی تھی۔۔۔ ایشا اگروال آج تک ایسے ہی سب کی انسلٹ کرتی آئی تھی۔۔۔ اس کی انسلٹ کرنے کی ہمت اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کی تھی۔۔۔

"دس منٹ لیٹ ہونے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ گائز اندر آؤ۔۔۔"

اس نے پرواہ کیے بغیر قدم آگے بڑھائے تھے جب اس پروفیسر نے اپنا بازو آگے کرتے اسے روکا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں ایشا کا سر اس کے بازو سے بہت بری طرح سے ٹکرا گیا تھا۔۔

"آؤچ۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔وہ مٹی کا بنا انسان تھا یا فولاد کا۔۔۔

وہ بلبلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ہاؤ ڈئیر یو۔۔۔۔"

ایشا اپنا سرخ پڑتا ماتھا ہاتھ سے مسلتے اس پر چیخی تھی۔۔۔۔ جب جوزف اور مارتھا تیزی سے آگے آئے تھے۔۔۔انہیں ڈر تھا کہ یہ ایشا غصے میں اوپر جھپٹ ہی نہ پڑتی۔۔

"وی آر رئیلی سوری سر۔۔۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

مار تھا اس وجیہہ شخص کو گھورتی اپنے مخصوص سٹائل میں بولتی ایشا کا بازو پکڑ کر کھینچتی وہاں سے نکال کر لے گئی تھی۔۔۔ایک جانب سے اس کا بازو جوزف نے پکڑ رکھا تھا۔۔

پروفیسر دامل شیخانی نے نخوت بھرے انداز میں اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا اور واپس اپنی پوزیشن پر آتا دوبارہ سے اپنا لیکچر شروع کر چکا تھا۔۔۔

اسے ایسی بگڑی مخلوق سے ڈیل کرنا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔

"تم لوگ مجھے کیوں لے کر آئے وہاں سے۔۔۔میں منہ توڑ دیتی اس شخص کا۔۔۔یہ یقیناً محب اور روما لوگ ہماری ریگنگ کر رہے

Farwa Khalid Novels

تھے۔۔۔ورنہ وہ شخص کہاں سے پروفیسر لگ رہا تھا۔۔۔ہمارے ساتھ گیم ہوئی ہے۔۔ تم میں سے کوئی بات نہ کرے مجھ سے۔۔۔ میرا ساتھ نہیں دیا کسی نے۔۔۔میں اسے عقل سیکھا دیتی۔۔۔"

ایشا اگروال کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا ہوا تھا۔۔۔وہ اپنی کلاس کی ہی نہیں ڈپارٹمنٹ کی بھی سب سے زہین لڑکی تھی۔۔اس کی ٹیچرز اس کی پڑھائی میں اچھی کارکردگی دیکھ کر اس کی شرارتیں اگنور کر دیتے تھے۔۔۔۔

اس کے تمام پروفیسرز اس کی حاضر جوابی اور اس کی ذہانت سے بہت متاثر تھے۔۔۔وہ بہت کم پڑھ کر بھی سب کو پیچھے چھوڑ دیتی

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔وہ بہت کم لیکچرز مس کرتی تھی۔۔۔ مگر جوزف،مارتھا اور گولڈی اس معاملے میں تھوڑے نان سیریس تھے۔۔۔وہ اپنی اٹینڈس پوری کرنے کے لیے ہی ہی کلاس لیتے تھے۔۔۔

اس لیے ایشا کو کلاس سے نکالا جانا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اسے محب اور روما کے مسکراتے چہرے بھی مشکوک لگے تھے۔۔۔اس لیے بنا سوچے سمجھے اس کے پروفیسر سے بدتمیزی کر لی تھی۔۔۔

"ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔وہ کوئی نیو سٹوڈنٹ نہیں پروفیسر ہی ہیں۔۔۔ اور ہم نے ایڈوانس سٹرکچر کی کلاس انہیں کے پاس پڑھنی ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

بدر جو مارتھا کے کہنے پر اس پروفیسر کی ڈیٹیلز نکالنے گیا تھا وہ قریب آتے بولا تھا۔۔۔

ایشا کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہوئی تھی۔۔

اگر پروفیسر تھا تو اس کے بد تمیزی بھرے لہجے پر اب اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"مسلم لگتا ہے یہ۔۔۔ کونسے ملک سے ہے۔۔۔۔"

ایشا کے سوال پر بدر مسکرایا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"تمہاری فیورٹ کنٹری پاکستان سے ہیں۔۔۔ بہت زیادہ جینیئس اور قابل انسان ہیں۔۔۔ نجانے ڈگریوں کا کتنا ڈھیر ہے ان کے پاس۔۔۔ اتنی کم عمری میں ایسی کامیابی امپریسو ہی ہے۔۔۔"

بدر کی اطلاع پر ایشا بدمزا ہوئی تھی۔۔۔ حسین نقوش بگڑ گئے تھے۔۔۔ وہ پاکستانیوں کا سایہ بھی برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔ اور اب اس کا پروفیسر پاکستانی نکلا تھا۔۔۔ وہ بھی ان کے میجر کورس کا۔۔۔ جس کو وہ سکپ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ان سب نے ہی اس کے بگڑتے تیور دیکھ گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایشاڈارلنگ تھوڑاسا کمپرومائز تو کرنا ہی پڑے گا۔۔۔ کیا تم چاہتی ہو کہ یہ سبجیکٹ فیل کر کے تم اپنی پوزیشن روما اور محب کے آگے ڈال دو۔۔۔ وہ پروفیسر ہیں انہیں ویسے ہی ڈیل کرنا۔۔۔ ویسے بھی بہت سٹریکٹ لگے ہیں۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ فضول کی کسی بات میں پڑیں گے۔۔۔"

مارتھا تو پہلی نظر میں ہی اس ایشین مرد کی دیوانی ہو چکی تھی۔۔۔ ایسی وجاہت اس کے یہاں کے مردوں میں نہیں دیکھی تھی۔۔۔ سیاہ بال جیل کی مدد سے ماتھے پر سیٹ تھے۔۔۔ پاکٹس میں ہاتھ

Farwa Khalid Novels

ڈالے جا طرح سے وہ کھڑا تھا۔۔۔وہ منظر نگاہوں سے ہٹ ہی نہیں

رہا تھا۔۔۔

مار تھا کو اس کے ساتھ یہ پہلی کلاس نہ لینے کا بے حد افسوس ہوا

تھا۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا کل وہ ان سب کو ہی ٹائم پر لے کر وہاں

پہنچے گی۔۔

اس کے لیے پہلے ان سب کو مل کر ایشا کا برین واش کرنا تھا۔۔۔جو

کلاس سے نکالے جانے پر بہت زیادہ بپھری ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"سر دامل کی کلاس کتنی انٹرسٹنگ تھی نا۔۔۔بہت مزا آیا۔۔۔اور کتنے اصول پسند ہیں نا۔۔۔اب دیکھنا وہ جیسے سیون سٹار کے چھکے چھڑائیں گے۔۔وہ برداشت کرنے والے لگتے نہیں ہیں۔۔۔"

وہ لوگ اگلے لیکچر کے لیے کلاس روم میں آئے ہی تھے جب روما کی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"بکواس مت کرو۔۔۔"

ایشا تپ کر ان کی جانب پلٹی تھی۔۔۔مگر پروفیسر ولیم کے آنے پر روما دل جلاتی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے اسے اچھا خاصہ چڑھا

Farwa Khalid Novels

گئی تھی۔۔۔اگر اسے پروفیسر ولیم کی ریسپکٹ کا خیال نہ ہوتا تو وہ اس لڑکی کا منہ توڑ کر رکھ دیتی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"چلو میرے ساتھ۔۔۔"

کلاسز کی اختتام پر مارتھا نے اس ک ہاتھ پکڑا تھا اور پروفیسرز کے آفسز کی سائیڈ پر چل دی تھی۔۔۔

"کہاں لے کر جارہی ہو۔۔؟میرا موڈ بہت خراب ہے مجھے کلب جانا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا جو دوسروں کا خون جلاتی آئی تھی۔۔۔اپنی آج کی ہوئی انسلٹ وہ ابھی تک ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔۔

"وہاں بھی چلے جائیں گے پہلے سر دامل سے سوری تو کر لیں۔۔۔"

مارتھا کی بات پر ایشا اپنی جگہ پر رک گئی تھی۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔میں کیوں معافی مانگوں۔۔۔۔انہوں نے تو انسلٹ کر کے واپس بھیج دیا تھا۔۔۔"

ایشا کو اس کی بات پسند نہیں آئی تھی۔

وہ اس طرح سے نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ کیوں معافی مانگتی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"پورا سمسٹر گزارنا ہے ان کے ساتھ۔۔۔ کیا چاہتی ہو تمہارے اس

بے ہیوئیر کی وجہ سے تمہیں فیل کر دیں۔۔۔ روما تمہاری ٹاپ

پوزیشن پر آن بیٹھے۔۔۔ ہمیں سر سے اپنا رویہ ٹھیک رکھنا ہو گا۔۔۔

ورنہ نقصان ہمارا ہی ہو گا۔۔۔۔"

مارتھا اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"وہ پاکستانی ہے۔۔۔ آئی ہیٹ پاکستانی پیپلز۔۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔

"فار گاڈ سیک ایشیا پاکستانی انسان نہیں کھاتے۔۔۔ ایک انسان کے

ساتھ ہوئے غلط تجربے کی وجہ سے تم سب کو اس کیٹیگری میں کب

FarwaKhalid Novels

تک رکھو گی۔۔۔ سٹوڈنٹس تک ٹھیک ہے مگر وہ پروفیسر ہیں۔۔۔ ان کے ساتھ تم ویسا برتاؤ نہیں کر سکتی۔۔۔"

مارتھا جانتی تھی ایشا اگروال کو سمجھانا اور دیوار سے سر مارنا برابر تھا۔۔۔

مگر اس کی اتنی کوشش پر لگے بندھے ایشا بھی اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔

دروازے پر ناک کرتے وہ اجازت لے کر اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ سامنے ہی وہ کرسی کی پشت پر اپنا کوٹ ڈالے اپنے سامنے کوئی نوٹس کھولے ہوئے تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

انہیں دیکھ کر اس نے نگاہیں اٹھا کر ان دونوں لڑکیوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جن میں سے ایک وہی تھی جس نے آج دن کے وقت اس سے بدتمیزی کی تھی۔۔

سنہری بالوں والی وہ پیاری سی لڑکی اپنی مغرور نقوش کے ساتھ اس وقت بھی ایسے ہی کھڑی تھی۔۔ جیسے اسے زبردستی لایا گیا ہو وہاں۔۔۔

"وی آر سوری سر۔۔۔ ہمیں کلاس کی ٹائمنگ میں کنفیوژن ہو گئی۔۔۔ مگر وعدہ کرتے ہیں اب آگے دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

مارتھانے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

"اِٹس اوکے۔۔اب آپ جاسکتی ہیں۔۔۔"

وہ مختصر جواب دیتادوبارہ سامنے کھلے نوٹس پر سر جھکاتے اپنے انداز میں انہیں وہاں سے جانے کا بول گیا تھا۔۔۔

مارتھاکی رنگت مارے انسلٹ کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ ایشاتو دلچسپی بھری نگاہوں سے اس شخص کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ جس نے ایک کے بعد دوسری نگاہ اس پر نہیں ڈالی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

پہلی بار ایسا کوئی مرد دیکھا تھا اس نے جس نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔دل ابھی بھی اسے پروفیسر قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کے گھنے بالوں سے سجے سر کو گھورتے مارتھا کے ساتھ وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

"یار اس بندے میں کس قدر ایٹیٹوڈ ہے نا۔۔۔"

اب مارتھا کا موڈ آف ہو چکا تھا۔۔۔جبکہ ایشا اب مسکرا رہی تھی۔۔۔

"سکون مل گیا تمہیں۔۔یا دوبارہ جانا پسند کرو گی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ہیڈ فونز کانوں میں لگاتے وہ مارتھا کو چڑھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔وہ دونوں اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو کلب نہیں چلو گی۔۔۔؟؟"

مارتھا کو اپنی گاڑی دوسری جانب موڑتے دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔

"نہیں آج نہیں۔۔۔مام نے آج جلدی آنے کو بولا تھا۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے وہاں سے گاڑی نکال کر لے گئی تھی۔۔۔

جبکہ ایشا جو نکلنے ہی لگی تھی۔۔اس کی نظر وہاں پارکنگ میں آتے پروفیسر دامل پر پڑی تھی۔۔۔جس کی گاڑی اس کی گاڑی کے ساتھ

Farwa Khalid Novels

ہی پارک تھی۔۔۔ ایشا نے جلدی سے اپنی گاڑی کے کالے شیشے اوپر کیے تھے۔۔

تاکہ وہ اسے نہ دیکھ پائیں۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کی گاڑی باہر کی جانب جاتی دکھائی دی تھی۔۔ ایشا کے دماغ میں نجانے کیا آیا تھا کہ وہ بھی گاڑی اس کے پیچھے بھگا کر لے گئی تھی۔۔۔

پورا راستہ اسے فالو کرنے کے بعد وہ اس بلڈنگ کے باہر پہنچ چکی تھی جس میں پروفیسر دامل شیخانی کا فلیٹ تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

گاڑی پارک کرتا وہ اپنی ضروری چیزیں نکالتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ بلڈنگ کا نام پڑھتے وہ کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد گاڑی وہاں سے نکالنے لگی تھی۔۔۔ جب اسے اپنے پیچھے موجود گاڑی نظر آئی تھی۔۔۔

یہ سیاہ گاڑی کئی دنوں سے اس کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔ ایشا کو اس کی مام نے بولا تھا کہ اپنے ارگرد اگر کوئی مشکوک حرکت نوٹ کرے تو فوراً اسے بتائے۔۔۔ مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔۔ اپنی ماں کی ہر بات کے مخالف جانا ہی اس کا شوق تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ گاڑی کو آگے بڑھا گئی تھی۔۔۔اب دو گاڑیاں اس کے پیچھے لگ چکی تھیں۔۔۔۔ایشا کے چہرے پر گھبراہٹ پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔

"جوزف مجھے لگ رہا ہے میں خطرے میں ہوں۔۔۔"

اس نے فوراً جوزف کو کال ملائی تھی۔۔۔

"اپنی لوکیشن سینڈ کرو میں فوراً پہنچتا ہوں۔۔۔اور جلدی سے پولیس کو کال کرو۔۔۔"

جوزف نے اسے ہدایت دی تھی۔۔۔

"نہیں پولیس کو کل نہیں کر سکتی۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیوں۔۔۔؟؟"

جوزف کو اس لڑکی کی کبھی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"ماما نے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔"

اس کی آواز گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔وہ ایک جیسی سیاہ گاڑیاں اب تین کی تعداد میں اس کے پیچھے تھیں۔۔۔یہاں کوئی بھی ہوتا تو اس کی حالت غیر ہو جانی تھی۔۔وہ تو پھر ایک لڑکی تھی۔۔۔۔

"واٹ۔۔؟؟؟"

Farwa Khalid Novels

جوزف کی بے یقین آواز پر اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔ گاڑی وہیں ایک جانب روکتے اس نے دونوں ہاتھوں پر چہرا رکھتے آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔

یہ سب پہلی بار نہیں ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔ وہ بہت چھوٹی سی تھی۔۔۔تب سے اسے ایسے ہی مینٹلی ٹارچر کیا جا رہا تھا۔۔۔ اسے مانچسٹر چھوڑ کر جانے کی کئی بار دھمکیاں مل چکی تھیں۔۔

یہاں اتنے سخت قانون تھے کہ وہ اگر کمپلین کرتی تو پولیس اس کو اس مصیبت سے نکال سکتی تھی۔۔۔اس کی ماں جتنی پہنچ رکھتی تھی وہ آرام سے اس کی حفاظت کر سکتی تھی۔ مگر انہوں نے ہمیشہ سے

Farwa Khalid Novels

اسے وارننگ دے رکھی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ پولیس کو اس حوالے سے انوالو نہیں کرے گی۔

نہ ہی کوئی کمپلین کرے گی۔۔۔بس فوراً انہیں انفارم کرے گی۔۔۔

وہ پہلے بھی ایسی ہریسمنٹ کا شکار ہو چکی تھی پر کبھی کمپلین نہیں کی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اسے ایسے ہی بیٹھے کافی دیر گزر چکی تھی۔۔۔جب اپنے گاڑی کے قریب کسی کو بھی نہ آتے دیکھ وہ ایک دم سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ روڈ اب پوری طرح سے خالی تھی۔۔۔اس کے آس پاس ان سیاہ گاڑیوں کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔

وہ گہری سانس ہوا میں خارج کرتے۔۔۔ گاڑی وہاں سے نکال کر لے گئی تھی۔۔۔

اس کا رخ وائن بار کی جانب تھا۔۔۔ جہاں گولڈی، انیل اور جوزف اس کے منتظر تھے۔۔۔۔ اس جگہ پر شراب پینا عام تھا۔۔۔

ہر رات شراب کی محفلیں سجتی تھیں۔۔۔وہاں کپلز کی صورت آئے لوگ سر عام بے حیائی پھیلا رہے ہوتے تھے۔۔۔ مگر وہاں کے لوگوں کے لیے یہ بے حیائی نہیں عام بات تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

گولڈی اور انیل اپنی اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ مصروف تھے جب جوزف اس کے پاس آن بیٹھا تھا۔۔۔

"ایشا۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔"

جوزف نے شراب بہت زیادہ پی رکھی تھی۔۔۔ جبکہ ایشا ابھی بھی اپنے حواسوں میں تھی۔۔۔ جوزف نے اس کی ٹیبل پر رکھے ہاتھ کو تھام کر لبوں سے لگانا چاہا تھا جب ایشا نے اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا تھا۔۔۔

"آئی نو۔۔۔ مگر آئی ڈونٹ لائک یو۔۔۔ ہمارے بیچ کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ڈرنک کا آخری اپ اندر اتارتے وہ اپنی چیزیں اٹھائے لڑکھڑاتے قدموں سے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ باہر اچھی خاصی ٹھنڈ تھی۔۔۔ اپنی سلیولیس بانہوں کے گرد کوٹ ڈال کر انہیں ڈھکتے وہ اپنی گاڑی کی جانب آئی تھی۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔

رات گہری تھی مگر مانچسٹر کے روڈ اس پہر بھی روشنیوں میں جگمگا رہے تھے۔۔۔ وہاں روڈ کے کنارے پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بجتی میوزک کی دھنوں نے ماحول کو مزید رومانوی بنا دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کئی کپلز ہاتھ تھامے موسم کو انجوائے کرتے ایک دوسرے میں گم آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔ مگر ایشا کو ان سب باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

اس کی دوست مارتھا اب تک چار بوائے فرینڈ بدل چکی تھی۔۔۔ ان کے ساتھ فزیکل ریلیشن میں رہ چکی تھی۔۔۔ باقیوں کے بھی یہی حالات تھے۔۔ بدر اور نتالیہ ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے تھے۔۔۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے انہیں اپنی حدود پتا تھیں۔۔۔ جبکہ ایشا ان سب سے ہہ مختلف تھی۔۔۔ وہ نہ تو مسلم تھی اور نہ کسی بھی طرح کی پابندی تھی اس پر۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر اسے خود ہی کسی کو اپنے سے قریب آنا پسند نہیں تھا۔۔۔جب بھی کوئی اس کے ہاتھ کو بھی ٹچ کرتا تھا تو وہ بہت شدید ری ایکٹ کرتی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اب سب دوست اس بات کا خیال رکھتے تھے۔۔۔

جوزف بہت پہلے سے سے پسند کرتا تھا۔۔۔اپنی گرل فرینڈ سے بھی اس کی وجہ سے بریک اپ کرچکا تھا۔۔۔مگر ایشا کی جانب سے اس کی ہر بار کی پیش قدمی پر انکار ہی ملا تھا۔۔۔

وہ گاڑی سست روئی سے چلاتے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔جب اچانک اس کی نظر سڑک کے کنارے پر پڑی تھی۔۔۔وہ آنکھیں پوری

Farwa Khalid Novels

طرح سے کھولنے کی کوشش کرتے کنارے پر گٹھڑی بنی بیٹھی اس سکڑی سمٹی لڑکی کو پہچاننے کی کوشش کی تھی۔۔۔

یہ وہی تھی جس کو صبح ان سب نے بے وقوف بنایا تھا۔۔۔ ایشا کا ایک بار دل چاہا تھا وہ آگے بڑھ جائے۔۔۔ مگر پھر اس لڑکی کی حالت دیکھ اسے دس سال کی ایشا یاد آئی تھی جو اپنی ماں کے بوائے فرینڈ سے بچ کر ایسے ہی ڈری سہمی روڈ کے کنارے پوری رات بیٹھی رہی تھی۔۔۔

اس کی مدد کرنے کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر اس کا نجانے کیوں دل چاہا تھا ایک بار جا کر اس لڑکی سے اس طرح بیٹھنے کی وجہ پوچھنے کا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ گاڑی پارک کرتی اسکے پاس آگئی تھی۔۔۔ بارش سے بچنے کے لیے اس نے ہاتھ میں چھتری اٹھا رکھی تھی۔۔۔

"سنو۔۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

اس نے قریب جاتے اسے آواز دی تھی۔۔۔ جس اس لڑکی نے گھبرا کر اوپر دیکھا تھا۔۔

ایشا کو دیکھ وہ مزید ڈر گئی تھی۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے۔۔ رہائش قدر ہے تمہاری ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا دیکھ اب کہ ایشا تپے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ۔۔۔"

اس کی مسلسل خاموشی پر زچ ہوتے وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب اس لڑکی نے گھبرا کر ایشا کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔ ایشا تھم سی گئی تھی۔۔۔

"کیا سچ میں آپ میری مدد کریں گی۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

اس کے خوفزدہ لہجے میں ایک آس تھی۔۔۔ ایشا کو نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ اس کا ہاتھ جھٹک نہیں پائی تھی۔۔ اس کا سر بے اختیار اثبات میں ہلا تھا۔۔۔

"میرے ساتھ فراڈ ہوا ہے۔۔۔ پاکستان سے میرے بابا نے رقم بھیج کر میرے آنے سے پہلے رینٹ بھر دیا تھا۔۔ مگر اب وہ لوگ مکر گئے ہیں۔۔۔ وہ کہتے ہیں دوبارہ رینٹ دو۔۔۔ ہمیں پاکستان سے کوئی پیسہ نہیں ملا۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا اب کیا کروں۔۔ بابا کو بتایا تو وہ پریشان ہو جائیں گے۔۔۔ ان کے پاس جتنی رقم تھی وہ میری پڑھائی پر لگا چکے ہیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ روتے ہوئے اسے اپنی دکھ بھی داستان سنانے لگی تھی۔۔

ایشا کو اس کے آنسوؤں سے کوفت ہو رہی تھی۔۔۔ مگر وہ لڑکی اسے معصوم اور سچی لگی تھی۔۔۔

"کیا نام ہے تمہارا۔۔۔؟؟"

ایشا کو اپنا سر اب گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے شراب پی رکھی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے حواسوں پر قابو رکھ پانا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔

"عروہ۔۔۔۔"

اس نے جواب دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"دیکھو میں تمہیں کچھ وقت کے لیے رہنے کی جگہ دے سکتی ہوں۔۔۔ مگر خبردار جو میرے کسی بھی دوست یا کسی بھی اور انسان کے سامنے تم نے اس بات کا ذکر کیا تو اسی دن تمہارا سامان اٹھا کر اپنے گھر سے باہر پھینک دوں گی۔۔۔ یاد رکھنا یہ بات۔۔۔"

ایشا نے اس پر احسان کرنے کے ساتھ ساتھ وارن بھی کیا تھا۔۔۔

"آپ کے گھر میں کون کون ہے۔۔۔؟؟"

وہ جھجھکتے ہوئے سوال کر گئی تھی۔۔۔

"اکیلے رہتی ہوں میں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا اسے اپنی پیچھے آنے کا کہتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کے اپنی دوست نتالیہ کو بھی اپنے ساتھ نہیں رہنے دیا تھا۔۔۔وہ

اس کا رہنے کا انتظام کہیں اور بھی کروا سکتی تھی۔۔۔ مگر یہ لڑکی اسے

اتنی معصوم اور بے وقوف لگی تھی۔۔۔

جو یہاں اکیلے سروائیو نہیں کر سکتی تھی۔۔ اس لیے ایشا نے نجانے

جس احساس کے تحت اس کی مدد کرنے کا سوچا تھا۔۔۔

"ایک اور بات۔۔۔ اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو اپنے ان آنسوؤں پر

قابو رکھنا۔۔۔ مجھے نفرت ہے روندو لوگوں سے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اسے اس بات کی خاص طور پر ہدایت کرتے بولی تھی۔۔۔ جس پر عروہ نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔

"آپ اکیلے کیوں رہتی ہیں۔۔۔؟؟ آپ کی فیملی کہاں ہے۔۔۔؟؟"

اپارٹمنٹ پہنچ کر عروہ کے لبوں سے فوراً یہ سوال نکلا تھا۔۔۔ جو وہ کب سے اپنے اندر دبائے بیٹھی تھی۔۔۔

اپارٹمنٹ اس کی سوچ سے زیادہ وسیع اور خوبصورت تھا۔۔۔ جہاں ہر آسائش موجود تھی۔۔۔

اس کی بات پر ایشانے تیز نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں رہنے کی جگہ دی ہے اس پر شکر کرو۔ اور ہاں میں تم سے بمشکل ایک سال ہی بڑی ہو نگی مجھے اب دوبارہ مت کہنا۔۔۔"

وہ اپنے مخصوص اکھڑ لہجے میں کہتی اسے اپنے روم کے برابر والے روم میں جانے کا کہتی خود اپنے بیڈ روم کی جانب آگئی تھی۔۔۔ اس کے حواس اب اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔

بنا چینج کیے وہ بیڈ پر اوندھے منہ گرتی کچھ ہی دیر بعد اپنے حواسوں سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

"گڈ مارننگ سر۔۔۔"

آج وہ سب وقت سے پہلے کلاس میں پہنچ چکے تھے۔۔۔مار تھا اور ایشا ایک ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

جبکہ ایشا کے دائیں جانب جوزف بیٹھا ہوا تھا۔۔۔رات کی ریجکشن بھلائے۔۔وہ پھر سے دوستانہ انداز میں موجود تھا۔۔۔نشے میں وہ کیا سے کیا اظہار کر جاتا تھا جو ایشا نے زیادہ سیریس بھی نہیں لیے تھے۔۔

پروفیسر دامل کے اندر داخل ہونے پر سب نے ہی اسے وش کیا تھا۔۔۔جس کا جواب دیتا وہ اپنے ڈائس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دراز قدر، چوڑا کسرتی سراپا وجیہہ نقوش اور چہرے پر سجی ہلکی سی بیئرڈ وہ دیکھنے میں بے انتہا پرکشش تھا۔۔۔ایک ہی دن میں یونیورسٹی کے اندر اس کی وجاہت کی چرچے ہونے لگے تھے۔۔۔

کلاس کے اندر بھی یہی حال تھا۔۔۔باقی لڑکیوں سمیت اس کی اپنی بیسٹی مارتھا کی ٹھنڈی آہیں اسے سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا نتالیہ جو ہر وقت بدر میں ہی گم رہتی تھی وہ بھی اس وقت اپنی نگاہوں کی ستائش نہیں چھپا پائی تھی۔۔۔

"ایڈیٹس۔۔۔۔"

ایشا کو اس وقت وہ سب لڑکیاں ایسی ہی لگی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اگلا لیکچر شروع کرنے سے پہلے وہ کل کی دی گئی اسائنمنٹ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔اس کورس میں ان کا زیادہ پریکٹیکل ورک تھا۔۔۔جو انہیں ڈفرنٹ برتج کنسٹرکشن لوکیشن پر جا کر کرنا تھا۔۔۔

ابھی وہ انہیں اس حوالے سے بنیادی معلومات دے رہا تھا۔۔۔

باری باری سب سٹوڈنٹس جا کر اسے اپنے اسائنمنٹ چیک کروا رہے تھے۔۔۔

"اس اسائنمنٹ کا مجھے تو نہیں پتا تھا۔۔۔"

اپنے سب دوستوں کے ہاتھوں میں فائلز دیکھ اس نے انہیں گھورتے پوچھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اس شخص سے اپنی مزید انسلٹ نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔۔

"بدر نے رات کو گروپ میں میسج کیا تھا۔۔۔تم نے جواب نہیں دیا تو میں نے تمہاری بھی بنا دی۔۔۔"

مارتھا نے مسکراتے ہوئے اپنے بیگ سے ایک اور فائل نکالتے اس کی جانب بڑھا دی تھی۔۔۔جو دیکھ ایشا مسکرائی تھی۔۔۔مارتھا اتنی محنت کس لیے کر رہی تھی وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔

"یہ روما سر کے ساتھ کچھ زیادہ فری ہونے کی کوشش نہیں کر رہی۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

مارتھا کی خفگی بھری آواز پر اس نے بھی ڈائس کی جانب دیکھا تھا۔۔ پروفیسر دامل شیخانی روما کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔۔۔ ایشا کی نگاہیں اس کی سحر انگیز مسکراہٹ پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔ اسی لمحے دامل نے بھی نجانے کس احساس کے زیر اثر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ان سیاہ آنکھوں کا ٹکراؤ ایک دم سے سرمئی آنکھوں سے ہوا تھا۔۔۔ وہ بری طرح سے گڑبڑاتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔ جبکہ دامل ابھی بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

کریم کلر کی شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس بالوں کو پونی ٹیل میں کس کر مقید کیے وہ لبوں پر ڈارک لپسٹک ماتھے پر کٹے بینگز کو ہاتھ سے چھوتی وہ لڑکی اس پوری کلاس میں سب سے منفرد اور نمایاں تھی۔۔۔وہاں مختلف رنگ اور نسل کے لوگ بیٹھے تھے۔۔۔۔

لیکن وہ ان سب سے مختلف تھی۔۔۔اس کے چہرے کی مغروریت اسے مزید پرکشش بناتی تھی۔۔۔اسے دیکھ کر لگتا تھا جیسے اسے اپنی لائف میں مزید کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔

مگر اس کے باوجود وہ دنیا سے خوش نہیں تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل نے روما کو جواب دیتے اس کی جانب سے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

سب باری باری اس کے پاس جا کر چیک کروا رہے تھے۔اگلی باری ایشا کی تھی۔۔ مگر اسے کوفت سی ہونے لگی تھی۔۔۔وہ اس شخص کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔پاکستانی لوگوں سے اسے شدید نفرت تھی۔۔۔خاص کر مردوں سے۔۔۔۔

لڑکیاں پھر اسے قابلے قبول ہوتی تھیں۔۔۔۔ مگر مرد اسے بالکل بھی برداشت نہیں تھے۔۔۔

اس نے رول نمبر پکارتے اسے اپنے پاس آنے کو کہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"مجھے نہیں جانا۔۔۔"

اس نے مارتھا کو دیکھتے انکار کیا تھا۔۔۔

"سر بلا رہے ہیں۔۔۔ پہلے ہی ہمارا امپریشن بہت برا گیا ہے۔۔۔ ابھی ایسا کچھ مت کرو۔۔۔"

مارتھا اسے سمجھاتے جانے کا بول رہی تھی۔۔۔ صرف مارتھا کی خاطر وہ اٹھی تھی۔۔۔ اس کے قدم سست روئی سے ڈائس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔ وہ ایک بار پہلے بھی اس شخص کے قریب ہو چکی تھی۔۔۔ اس کا ماتھا ابھی بھی اس ٹکراؤ کی وجہ سے سوجا ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے قریب کھڑے ہوتے ایشا کو اسکی مہک نے پھر سے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

وہ اپنے چہرے کے بگڑتے زاویوں کے ساتھ فائل اس کی جانب بڑھا گئی تھی۔۔۔

"یہ اسائنمنٹ آپ نے خود بنائی ہے۔۔۔۔"

وہ اسائنمنٹ کھولتے پوچھنے لگا تھا۔۔۔

"نو سر۔۔۔مجھے اس بارے میں کوئی آئیڈیا نہیں تھا۔۔۔میری فرینڈ مارتھا نے بنائی میرے لیے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔جو سنتے پروفیسر دامل کے وجیہہ نقوش مزید تن گئے تھے۔ایشا کے نوٹ کیا تھا کہ جیسا خوشگوار موڈ اس کا باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ تھا ویسا اس کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔

اس نے بنا کوئی جواب دیئے وہ اسائمنٹ واپس کرتے اپنے سامنے ڈائس پر رکھی شیٹ پر اس کے نام کے سامنے زیرو مینشن کر دیا تھا۔۔۔ایشا کی نظر بے اختیار روما کے نام پر گئی تھی۔۔۔جسے پورے نمبر ملے ہوئے تھے۔۔جبکہ اس کی ساری اسائمنٹس محب بناتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

باقی کسی بھی سٹوڈنٹ کے فل مارکس نہیں تھے۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ سرخ چہرے کے ساتھ واپس آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ بھی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

مارتھا اس کا موڈ آف دیکھ کر بولی تھی۔بظاہر وہ لوگ واٹینٹو تھے کیونکہ پروفیسر دامل لیکچر شروع کر چکے تھے۔۔۔

"اس کا روما کے ساتھ کچھ ہے۔۔ دونوں پاکستان سے ہیں۔۔۔ یہ اس لڑکی کو اتنی فیور بغیر کسی وجہ کے تو نہیں دے رہا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

آج تک ہمیشہ تمام ٹیچرز سے اس امپورٹنس ملی تھی وہ اس وقت اس شخص کی جانب سے روما کو دی جانے والی اہمیت ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"وہی تو سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں تمہیں۔۔۔ ایک دن ہمارے کلاس میں نہ ہونے کی وجہ سے اس روما نے کیسے اپنی جگہ بنا لی ہے۔۔۔ اسی لیے بول رہی ہوں اپنی ذہانت استعمال کرو اور سر دامل کو امپریس کرنے کی کوشش کرو۔۔۔"

مارتھا کی بات پر ایشا نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کو امپریس کرنے کی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اپنے بالوں کو جھٹک کر ایک ادا سے کہتے وہ زرا اونچی آواز میں بول گئی تھی۔۔

"لیکچر کے دوران بولنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ آپ کو اگر کلاس میں بیٹھنے کے مینرز نہیں ہیں تو ابھی نکل جائیں کلاس سے۔۔۔"

امیشا کی جانب سے پیدا کی گئی ڈسٹربنس پر وہ تیز لہجے میں بولتا اسے باہر جانے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

امیشا اپنی سیٹ سے اٹھتی اسے غصے میں کچھ بولنے لگی تھی۔۔۔ جب مارتھا نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے چپ رہنے کا کہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی دودھیار نگت غصے کے عالم میں بالکل سرخ ہوئی تھی۔۔ وہ بنا اس کی جانب دیکھے اپنی چیزیں اٹھائے کلاس سے نکل گئی تھی۔۔۔

"اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔۔ باقی بھی تو بول رہے تھے میری انسلٹ کر دی ایڈیٹ۔۔ کاش میرے پاس اس کی کلاس چھوڑنے کا آپشن ہوتا۔ ڈین سے بات کروں کیا پتا کوئی حل نکال دیں۔۔۔"

اس کا بس چلتا تو وہ پروفیسر چینج کروا دیتی۔۔۔ پر اس کے بس میں نہیں تھا یہ۔۔۔

وہیں ڈپارٹمنٹ کے باہر درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی وہ اپنے دوستوں کے باہر آنے کی منتظر تھی۔۔۔ اگر ایسے اس کے کسی

Farwa Khalid Novels

دوست کا باہر نکالا جاتا تو اس نے اپنے دوست کو اکیلا نہیں چھوڑنا تھا۔۔۔خود بھی ساتھ باہر آجانا تھا۔۔۔

لیکن اس کے دوستوں نے آج ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔جس پر اسے مزید تپ چڑھی ہوئی تھی۔۔۔وہ درخت کے تنے سے سر ٹکائے کافی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔لوگ پاس سے آجا رہے تھے۔۔۔۔جب بھاری قدموں کی چاپ پر اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ وہی تھا۔۔۔پروفیسر دامل۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

لیکچر ختم کرنے کے بعد اپنے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔ بازو پر کوٹ رکھے ایک ہاتھ میں فائل اٹھائے وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ وہاں سے جا رہا تھا۔۔۔۔

ایشا خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔ ایشین مرد ایسے ہی پر کشش اور وجاہت کی شاہکار دیکھے تھے اس نے۔۔۔ مگر اس شخص کی پرسنلٹی بہت شاندار تھی۔۔۔۔ وہ جس خوبصورت لہجے میں انگلش بولتا تھا انگریز بھی اس سے متاثر ہو چکے تھے۔۔۔

"سر ایکسکیوز می۔۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کے پیچھے روما بھاگتے ہوئے نکلی تھی۔۔ اور اب اس کے تیز قدموں کا ساتھ دیتی اس کے آفس کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ ایشا کی نگاہوں نے دور تک ان دونوں کا پیچھا کیا تھا۔۔ کچھ سیکنڈز بعد اس کے سب دوست ہنستے ہوئے باہر نکلے تھے۔۔۔

"یار میں تو دامل سر کا فین ہو گیا۔۔۔ کیا بولتے ہیں۔۔۔؟؟ بہت مزا آیا ان کی کلاس میں۔۔۔۔'

یہ بات کہنے والا جوزف تھا۔۔۔ جس کو لیکچر لینا تو دور کی بات یونی آنے پر دل نہیں کرتا تھا۔۔۔ باقی سب بھی اس کا لیکچر لے کر اس کے فین بن چکے تھے۔۔۔ جو بات ایشا کو خفگی کا شکار کر گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور ان کے آوازیں دیتے رہنے کے باوجود یونی سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس کا موڈ نجانے کیوں پروفیسر دامل کو دیکھ کر بگڑ جاتا تھا۔۔۔

اپارٹمنٹ میں آتے ہی اس کا سامنا سب سے پہلے عروہ سے ہوا تھا۔۔ جو اس وقت لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی اپنی ساری بکس پھیلائے پڑھنے میں مگن تھی۔۔۔ ایشا بنا اس سے کوئی بات کیے اس کے سامنے پڑے صوفے پر براجمان ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ہاتھ میں موبائل اٹھائے وہ ایسے ہی سکرول کر رہی تھی۔ عروہ نے ایک بار اس کی جانب دیکھنے کی بعد دوبارہ اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔

ایشا کو صبح سے بہت بار سونل اگروال کی کال آتی رہی تھی۔۔۔ جسے وہ اگنور کرتی رہی تھی۔۔۔

پر اب ساتھ اس کے اپارٹمنٹ میں آجانے کے میسج کے ساتھ کالز آتی دیکھ اسے ناچار پک کرنی پڑی تھی۔۔۔

"ایشا واٹس رانگ ود یو۔۔۔ کیوں کرتی ہو تم میرے ساتھ ایسا۔۔۔ اپنی ماں کو اتنا اگنور کون کرتا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال اس کی آواز سنتے ہی بھڑک اٹھی تھیں۔۔ لیکن دوسری جانب پرواہ کسے تھی۔۔۔

"اوہ پلیز مام۔۔۔ روایتی ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بولیں کس لیے کال کی تھی۔۔۔"

صوفے پر نیم دراز ہوتے وہ چھت کو گھورتے بولی تھی۔۔۔

اسے اس قدر بدلحاظی کے ساتھ اپنی ماں سے بات کرتے دیکھ عروہ نے ایک تاسف بھری نگاہ اس پر ڈالتے واپس جھکالی تھی۔۔۔ اسے بے اختیار اپنی امی یاد آئی تھیں۔۔ ان کا محبت بھرا لمس۔۔۔

سب بہت یاد آرہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم کل رات پھر سے ان لوگوں کے گھیرے میں تھی تم نے مجھے انفارم کیوں نہیں کیا ایشا۔۔۔کیوں کرتی ہو تم ایسا۔۔کسی دن وہ تمہیں مار کر چلے جائیں گے اور مجھے خبر بھی نہیں ہو گی۔۔۔"

وہ غصے میں کیا بول گئی تھیں انہیں اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

جبکہ ایشا کے لبوں لے زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"فکر مت کریں۔۔۔اپنی موت کی خبر آپ تک خود پہنچانے کا انتظام کر کے جاؤں گی۔۔۔"

اس کی بات پر عروہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ مسکراتے ہوئے ایسا بول رہی تھی۔۔۔اس نے آج سے پہلے اس قدر احساس اور جذبات سے عاری لڑکی کوئی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

"میں کل تک تمہارے کیے لیے ایک باڈی گارڈ ہائر کر دوں گی۔۔۔ جو پورا وقت تمہارے ساتھ رہے گا۔۔۔اگر تم چاہو تو تمہارے ساتھ اپارٹمنٹ میں بھی رہ سکتا ہے۔۔۔"

ان کی بات پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟مجھے کوئی کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔۔۔مجھے کوئی بھی اپنے آس پاس نہ دکھے۔۔۔۔"

Earwa Khalid Novels

وہ سختی سے انکار کرتے بولی تھی۔۔۔۔

"تمہاری وجہ سے مجھے بلیک میل کیا جا رہا ہے۔ کوئی کام نہیں کر پا رہی میں۔۔۔ تم سے جو کہا ہے وہی ہو گا۔۔۔ یا تو تم پھر یہاں میرے پاس آکر رہو۔۔۔ یا پھر میں تمہیں اس ملک سے بہت دور بھیج دوں گی۔۔۔۔ فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے ڈیسائیڈ کر لو۔۔۔"

ان کا لہجہ دوٹوک تھا۔۔ وہ ہمیشہ بات نہ ماننے پر اسے ایسی ہی دھمکی دیتی تھیں۔۔۔۔

"میرے دوست میرا مذاق اڑائیں گے۔۔ اگر آپ کا بھیجا باڈی گارڈ پورا وقت میرے سر پر رہا تو۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے اپنی پریشانی بتائی تھی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ تمہیں آکورڈ فیل نہیں ہو گا۔۔۔ تم جتنا وقت یونی اور اپارٹمنٹ سے باہر رہو گی وہ تمہارے آس پاس ہی رہے گا۔۔۔"

سونل بیگم نے کال کاٹ دی تھی۔۔ جبکہ ایشا نے اکتائے ہوئے انداز میں موبائل صوفے پر پٹختے سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھے سیگریٹس اٹھا کر انہیں پینا شروع کر دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

عروہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھا تھا۔۔۔ یہاں کے لوگوں کے لیے عام بات تھی۔۔۔ مگر وہ پہلی بار کسی لڑکی کو یوں سیگریٹ پیتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کوئی پرابلم ہے۔۔۔؟؟"

ایشا نے اس کے گھورنے پر جواباً اسے گھورا تھا۔۔۔

"وہ۔۔ آپ کے مذہب میں اس سب کی اجازت ہے۔۔۔"

اس کا اشارہ فریج میں پڑی شراب کی جانب تھا۔۔۔ اس سوال پر سیگریٹ پھونکتی ایشا کے ہاتھ ایک پل کے لیے تھم سے گئے تھے۔۔۔ پر اگلے ہی پل وہ سر جھٹک گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔۔۔"

بالوں کو جھٹکتے اس نے انہیں پونی ٹیل سے آزاد کیا تھا۔۔۔وہ سنہری بال اس کے حسین چہرے کے گرد بکھرتے اس کی دلفریبی میں اضافہ کر گئے تھے۔۔۔

اس کا یہ حسن دیکھ کچھ لمحوں کے لیے عروہ بھی مبہوت رہ گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اب اپنی سلیولیس ٹاپ کے اوپر پہلی جیکٹ اتار چکی تھی۔۔۔جس میں سے جھانکتی اس کی عریاں باہوں کی نزاکت اور دلکشی واضح ہو رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

عروہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا سائیڈ پر رکھا موبائل بجا تھا۔۔۔اس پر جگمگاتا پاکستانی نمبر جو بھائی کے نام سے سیف تھا وہ دیکھ عروہ نے فوراً سے پہلے کال پک کی تھی۔۔۔ایشا بھی نام دیکھ چکی تھی۔۔۔اس کی ماں انڈین تھی وہ ہندی اردو دونوں جانتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

عروہ بات کرتے اٹھ کر تھوڑا سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی اور ساتھ ہی بیچ میں پلٹ کر اسے بھی دیکھ لیتی تھی۔۔ جو اسی حلیے میں صوفے پر نیم دراز تھی۔۔۔

کچھ دیر کی بات کے بعد وہ کال کاٹتے پھر سے وہیں آن بیٹھی تھی۔۔۔ مگر چہرے سے مسکراہٹ ابھی بھی نہیں گئی تھی۔۔

ایشا نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اب اس تھری سیٹر صوفے پر ایک کروٹ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا گلا مزید واضح ہونے لگا تھا۔۔۔اس کے وجود کی رعنائیاں دیکھ عروہ شرم سے سرخ پڑتی اب کی بار سر مزید جھکا گئی تھی۔۔۔

"تمہاری فیملی میں کون کون ہے۔۔۔؟"

ایشا کے پوچھنے پر اس نے سر اٹھایا تھا۔۔۔

"میرے پیرنٹس اور ایک سسٹر۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس نے سوچ کر جواب دیا تھا۔۔

"لیکن ابھی تو آئی تھنک تمہارے بھائی کی کال تھی۔۔۔"

ایشا نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"جی وہ میرے تایا کے بیٹے ہیں۔۔ ہم کزنز کو بھی بھائی ہی بولتے ہیں۔۔۔"

اس نے وضاحت دی تھی۔۔۔ جس پر ایشا نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔۔

"میں نے تو سنا ہے یہ پاکستانی مرد بہت کنزرویٹو ہوتے ہیں۔۔۔ یہ چاہتے ہیں ان کی عورتیں چار دیواری کے اندر ہی گھٹ گھٹ کر مر

Farwa Khalid Novels

جائیں۔۔ پھر تمہیں اور تمہارے جیسی یہاں پڑھنے آئی باقی لڑکیوں کو اجازت کیسے مل جاتی ہے۔۔۔"

اسنے آج تک جو سنا تھا وہ اس کی تصدیق چاہتی تھی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ ہمارے مذہب میں عورتوں کو سب سے بہترین اور اعلیٰ مقام دیا گیا ہے۔۔ کہ وہ شہزادیاں بن کر گھر میں رہیں اور ان کے مردان کے لیے کما کر لائیں۔۔۔ اسے قید کرنا نہیں غیر مردوں کی نگاہوں سے بچا کر اپنے مرد کے تحفظ میں رہنا کہتے ہیں۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ کی بات پر ایشا استہزایہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔

"ظاہر سی بات ہے تم تو ایسے ہی بولو گی۔۔۔"

وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"وٗاوٗ ہاٹ لیڈی آج تو بڑی تیاری کے ساتھ آئی ہو ہمارے پرفیسر صاحب کو تو اپنے حسن کے جال میں پھنسانے کا ارادہ نہیں ہے تمہارا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے آج مسٹرڈ کلر کا بہت کروپ ٹاپ پہن رکھا تھا۔ ٹائٹ جینز اور بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ جو بھی نظر اس کی جانب اٹھتی تھی وہ پلٹنا بھول جاتی تھی۔۔۔ جس کا اسے خوب اندازہ تھا۔ مگر وہ ایسا ہی چوکنا اور ساکت ہونا کسی اور کا دیکھنا چاہتی تھی۔

"ایشا اگروال سر نے کنسٹرکشن ایریا میں جانے کے لیے پہلے گروپ میں جن سٹوڈنٹس کے نام دیئے ہیں۔۔۔ آپ بھی ان میں شامل ہیں۔۔۔ ہم سب سٹوڈنٹس کو ایک ساتھ ابھی وہاں جانے کے لیے

Forwa Khalid Novels

نکلنا ہو گا۔۔۔ سر پندرہ منٹ کے بعد ہمیں وہاں جوائن کریں گے۔۔۔"

ان کی کلاس کی سی آر لیزا ہاتھ میں ڈائری اٹھائے اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔

اس شخص نے اس کا نام اس کے تمام دوستوں سے الگ روما اور محب والے گروپ کے ساتھ رکھا تھا۔۔ شاید اس کا مقصد یہی تھا کہ وہ یہاں سے بھی بیک آؤٹ کر جائے۔۔۔ ایشا نے اس کی نگاہوں میں اپنے لیے ناپسندیدگی واضح محسوس کی تھی۔۔ خاص کر جب تک اس

Farwa Khalid Novels

کی ڈریسنگ کو دیکھتا تھا۔۔۔تو اس کی آنکھیں رنگ بدلنے لگ جاتی تھی۔۔

اس وقت بھی اس کی ٹاپ فل سلیوز والی تھی۔۔۔ لیکن اگر وہ زرا سا بھی بازو اوپر اٹھاتی تو ٹاپ نے اس کے پیٹ سے ہٹ جانا تھا۔۔۔

ایک بار اس کا دل چاہا تھا اس منحوس گروپ کے ساتھ جانے سے بہتر بیک آؤٹ کر دے۔۔ مگر پھر ان سب ناپسندیدہ لوگوں کو ایک ساتھ زچ کرنے کا سوچتے وہ چل دی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر وہ اپنے فرینڈز کو بائے بولتے جیسے ہی مین گیٹ تک پہنچی جس گاڑی میں سب سٹوڈنٹس نے جانا تھا وہ وہاں سے نکل چکی تھی۔۔۔

ایشا جانتی تھی کہ یہ جان بوجھ کر کیا گیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

"ایڈیٹس۔۔۔"

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔اس کی اپنی گاڑی آج سروس ہونے کے لیے گئی ہوئی تھی۔اس لیے وہ خود نہیں جا سکتی تھی۔۔۔اسے سونل بیگم کی جانب سے سخت ہدایت تھی کہ وہ کبھی بھی اکیلے کسی بھی لوکل بس اور ٹیکسی میں نہیں بیٹھے گی۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ واپس پلٹنے ہی لگی تھی جب اسے وہ دور سے اپنی شاہانہ چال چلتا

وہاں آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

اسے اگنور کرتا وہ سیدھا اپنی گاڑی کی جانب گیا تھا۔۔۔

"ایکسکیوز می سر۔۔۔"

وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا جب ایشا نے اسے پکارا تھا۔۔۔

اس نے بنا پلٹے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اف اس شخص کا ایٹیوڈ۔۔۔۔"

وہ جل کر رہ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"سر میرے یہاں پہنچنے سے پہلے وہ لوگ مجھے چھوڑ کے چلے گئے۔۔۔ میرا اس کورس میں پہلے بھی بہت لاس ہو چکا ہے۔۔۔ یہ پراجیکٹ مس کر کے مزید نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

وہ شاید زندگی میں پہلی بار اس لہجے میں بات کر رہی تھی۔۔۔ دامل نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس دودھیا چہرے پر اس وقت بے پناہ معصومیت آن سمائی تھی۔۔۔

ایشا کو اپنے دوستوں سے بھی فیور لینا پسند نہیں تھا۔۔ مگر روما لوگوں کی پلاننگ خراب کر کے جب وہ وہاں دامل کے ساتھ پہنچتی تو

Farwa Khalid Novels

ان کی سڑی ہوئی شکل دیکھنے کا تصور بھی اس لمحے ایشا کو بہت خوشی دے رہا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا شاید وہ انکار کر دے۔۔۔ مگر جیسے ہی اس نے گاڑی میں آکر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھتی اس کے برابر فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔

اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔ اپنی مخالفین کو نیچا دکھانے کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

پسند تو اسے یہ برابر بیٹھا شخص بھی تھا۔۔۔ جس نے دو بار اس کی جان بوجھ کر انسلٹ کی تھی۔۔۔ آج ایک ساتھ وہ ان سب کو مزا چھکانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

ان کے درمیان ایک بار بھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔ اس کے گندمی مضبوط مردانہ ہاتھ اسٹیئرنگ پر جمے ہوئے تھے۔۔۔ جن پر بار بار ایشا کی غیر ارادی نظر آتے جاتی تھی۔۔۔ کہیں نہ کہیں اس شخص کی وجاہت نے اسے متاثر کیا تھا۔۔ اس میں ایک عجیب سی کشش تھی جو دیکھنے والوں کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا ایسے ہی بیٹھی تھی جب اس کی نظر بیک ویو مرر پر پڑی تھی۔۔

جہاں اسے پھر سے دو سیاہ گاڑیاں دکھائی دی تھیں۔۔۔اس کی آنکھوں میں خوف کی ابارت واضح ہوئی تھی۔۔خوف سے ہاتھوں میں پسینے آنے لگے تھے۔۔یہ ایریا اب تقریباً سنسان تھا۔۔۔ گاڑیاں نہ ہونے کے برابر تھیں۔۔اور وہ آگے جہاں جا رہے تھے وہ اس سے بھی زیادہ سنسان جگہ تھی۔۔

ایشا کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔کیونکہ اب ان گاڑیوں کی تعداد تین ہو چکی تھی۔۔۔پہلے کی نسبت وہ آج سپیڈ میں بھی تیز تھیں۔ایک دوبار ان کے بہت قریب بھی آئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نجانے مام کا بھیجا وہ باڈی گارڈ کہاں ہو گا۔۔۔ان لوگوں کے ارادے آج ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔چاہتے کیا ہیں یہ مجھ سے۔۔۔"

ایشا دامل کے سامنے اپنی کیفیت ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

مگر جیسے ہی وہ دو سیاہ گاڑیاں ان کی گاڑی کے دائیں بائیں آئیں۔۔۔ایشا کے لبوں سے بے اختیار دبی دبی چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

"واٹ ہیپنڈ۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

دامل نے گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے اس کے گھبرائے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تھنگ سر۔۔۔"

اس نے ٹشو سے اپنے چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتے جواب دیا تھا۔۔۔

وہ گاڑیاں اب بھی ان کے ساتھ ساتھ ہی تھیں۔۔۔اس کو اتنی مہارت سے ڈرائیو کرتے دیکھ ایشا اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ یہاں نیا نہیں تھا۔۔۔ورنہ جس طرح ارد گرد موجود گاڑیاں آگے پیچھے ہو رہی تھیں۔۔۔۔اب تک ان کی گاڑی الٹ چکی ہوتی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی نگاہیں بار بار اس کی جانب اٹھنے لگی تھی۔۔۔ جس کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔۔۔ وہ بہت ریلیکس موڈ میں ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ جلدی لوکیشن پر پہنچ چکے تھے۔۔۔ بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔ کنسٹرکشن ایریا میں بہت مٹی زدہ راستہ تھا۔۔۔

دامل نے اسے گاڑی میں بیٹھے رہنے کا کہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ گاڑیاں بھی کچھ فاصلے پر رک بھی تھیں۔۔۔ ایشا کی گھبراہٹ کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"سر بارش تو مزید تیز ہو رہی ہے۔۔۔ ہمیں اندر جانا چاہیے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس نے دامل کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ جس کا اس کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ سے چھتری اٹھاتا گاڑی لاک کرتا اتر گیا تھا۔۔۔ ایشا کو لگا تھا وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔۔

ارد گرد موجود گاڑیوں کا خوف بڑھنے لگا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کی سائیڈ پر آتا گاڑی کا دروازہ کھول گیا تھا۔۔۔

"باہر آؤ۔۔۔"

اس نے ایشا کو باہر آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ فوراً سے باہر آتی بارش سے تھوڑی سی بیگ گئی تھی۔۔۔ مگر دامل نے چھتری آگے

Farwa Khalid Novels

کرتے اسے کور کیا تھا۔۔۔وہ ایک دم سے اس کی بانہوں کے حصار میں آگی تھی۔۔۔

انتہائی بولڈ اور بلنڈ لڑکی۔۔۔جس نے بات کرنے سے پہلے سوچنے کی زحمت بھی کبھی نہیں کی تھی وہ اس لمحے اس شخص کے ایک دم سے قریب آنے پر کراہیت محسوس کرنے کے بجائے گھبرا سی گئ تھی۔۔۔جس ک اندازہ اس ٹھنڈ میں بھی اس کے ماتھے پر نمودار ہوتے پسینے کی قطروں سے ہو رہا تھا۔۔۔

اسے مردوں کے اپنے قریب آنے پر الجھن محسوس ہوتی تھی۔۔۔ مگر اس وقت ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ دونوں بارش سے بچنے کے لیے ایک ساتھ کافی قریب ہو کر چلتے اس جانب آئے تھے جہاں باقی سب سٹوڈنٹس موجود تھے۔۔۔

ایشا کی نظریں روما پر تھیں۔۔۔ جس کی جلن کا اندازہ وہ اتنی دور سے بھی لگا سکتی تھی۔۔۔ ایشا کا دھیان اس طرف تھا۔۔ وہ سامنے موجود مٹی سلپری جگہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اس کا پیر ایک دم سے سلپ ہوا تھا۔۔۔

وہ اس غیر ہموار جگہ پر بہت بری طرح سے گرتی جب بروقت مقابل موجود شخص نے اس کی نازک کمر کو اپنے آہنی حصار میں لیتے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اس کی سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔اسے اپنے پہلو سے ہٹتے ٹاپ اور وہاں محسوس ہوتے اس شخص کی مضبوط ہاتھ کے لمس پر اپنے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

دامل کے ٹھنڈے ہاتھ اس کو اپنے پیٹ پر پوری شدت کے ساتھ محسوس ہوئے تھے۔۔۔اس کے لبوں سے ایک دم سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔اتنی بے رحمی سے کون پکڑتا تھا۔۔۔

ایشا سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ یہ اسے گرنے سے بچانے کی کوشش میں بے اختیاری میں ہوا تھا یا جان بوجھ کر یہ حرکت کی گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر جو شخص اسے دیکھ کر اتنے سرد ترین تاثرات اپنے چہرے پر رکھتا تھا۔۔۔وہ بھلا اسے چھونے کی کوشش کیوں کر کرتا۔۔

دامل کے ہاتھ میں پکڑی چھتری کا رخ اس طرح سے آن ٹھہرا تھا کہ سامنے کھڑے سٹوڈنٹس کو ان دونوں کے درمیان ہوئے اس تصادم کا ٹھیک سے اندازہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔وہ دونوں تیز بارش میں بھیگ چکے تھے۔۔۔۔

دامل نے اس کو سیدھا کھڑا کرتے ہاتھ بڑھا کر اس کی ایک جانب سے اٹھی ٹاپ کو درست کیا تھا۔۔ ایشا کی آنکھیں اس حرکت پر مزید پھٹ چکی تھیں۔۔۔۔ یہ شخص اسے بار بار کیسے چھو سکتا تھا وہ

Farwa Khalid Novels

بھی اس کی اجازت کے بغیر۔۔۔ اسے اپنے پیٹ پر اب بھی جلن کا احساس ہو رہا تھا۔۔ جہاں سے اس شخص نے اسے پکڑا تھا۔۔

وہ روما کو جیلس کرنا تو بھول ہی چکی تھی۔۔۔ زندگی میں پہلی بار وہ اس طرح سے حواس باختہ ہوئی تھی۔۔ اس کا دماغ ابھی تک سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔۔۔

وہ سب سٹوڈنٹس کے بیچ آ چکے تھے۔۔۔ جہاں اب بلڈنگ کے اندر کھڑا ہونے کی وجہ سے وہ بارش سے محفوظ تھے۔۔۔ جبکہ ایشا کی رنگت غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ اسے اپنا پیٹ اور پہلو کا وہ حصہ اس شخص کے لمس سے جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہائے ایشا۔۔۔ دوستوں کے بل بوتے پر ہی اچھلتی ہو۔۔۔ ان کے بغیر تو تم سے بولا بھی نہیں جاتا۔۔۔"

بارش ایک دم سے بہت تیز ہو گئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے ابھی وہ انتظار ہی کر رہے تھے۔۔۔ باقی سب سٹوڈنٹس خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔ جبکہ وہ ایک جانب بیٹھی اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

روما اپنی بات کہتی اس کے سامنے پڑے بینچ پر بیٹھنے لگی تھی جب ایشا نے اس کے بیٹھنے سے پہلے بینچ کو کک کیا تھا۔۔۔ جو کی وجہ سے روما

Farwa Khalid Novels

بہت بری طرح سے زمین پر جا گری تھی۔۔۔وہاں داخل ہوتے دامل سمیت سب نے ہی مڑ کر اس جانب دیکھا تھا۔۔۔

محب اور گیری نے قریب آتے روما کو زمین سے اٹھایا تھا۔۔

"یہ کیا بچکانہ حرکت تھی۔۔۔؟؟"

محب اس پر چیخا تھا۔۔۔ روما کے دونوں ہاتھ چھل گئے تھے۔۔

"ڈونٹ شاؤٹ آن می۔۔۔زبان کھینچ لوں گی تمہاری۔۔۔۔"

ایشا اپنی جگہ سے اٹھتی محب کے مقابل آتے اس پر حملہ آور ہونے کو تھی جب اسی لمحے باقی لڑکیوں نے آتے اسے پکڑ لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

محب بھی غصے سے بپھرا ہوا اس کی جانب ہونے لگا تھا۔۔جب دامل آگے بڑھا تھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"

دامل کی سرد آواز پر وہاں ایک دم سے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

"اس جاہل انسان کو بالکل بھی تمیز نہیں ہے کہ لڑکیوں سے کیسے بات کی جاتی ہے۔۔۔"

ایشا دامل کا لحاظ کیے بغیر چیخی تھی۔۔۔اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا محب کا خود پر چلانا۔۔۔

"سر یہ۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

محب نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر دامل کی سرد نگاہوں نے اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

"معافی مانگیں ان سے۔۔۔"

دامل کی بات پر ایشا نے حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ محب کو اس کی بدتمیزی پر ایشا سے معافی مانگنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

"سر اس نے مجھے جان بوجھ کر گرایا ہے۔۔اس کو بھی معافی مانگنی چاہیے مجھ سے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

روما کو دامل کا ایشا کی سائیڈ لینا پسند نہیں آیا تھا۔۔ مگر دامل نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا کہتے محب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس بد تمیز لڑکی سے معافی مانگنے کا بالکل بھی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔ مگر پروفیسر دامل کی وہ بہت زیادہ عزت کرتا تھا۔۔۔ اسی خاطر اس نے مٹھیاں بھینچتے سرخ چہرے کے ساتھ معافی مانگی تھی۔۔۔

جس کا ایشا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ اس کی نظریں پروفیسر دامل شیخانی پر تھیں۔۔۔۔ جو اب وہاں سے ہٹ چکا تھا۔۔۔ بارش رک گئی تھی۔۔۔ اس لیے وہ انہیں پریکٹیکل والے ایریا میں لاتا

وہاں ادھوری بنی عمارتوں کے سٹرکچر کے بارے میں سمجھانے لگا تھا۔۔۔

اس پوراوقت ایشا کی نظریں اس کے خوبرو چہرے پر جمی رہی تھیں۔۔۔ جو پوراوقت نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ لیکچر دیتا رہا تھا۔۔۔ ایک دوبار اس کی نظریں ایشا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ مگر انیشا کی نگاہوں کازاویہ تب بھی نہیں بدلہ تھا۔۔۔۔

وہ یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔۔

"آپ کو اس مین سٹرکچر کے کانسپکٹ کے بارے میں اب کلیئر ہو چکا ہو گا۔۔۔ اس لیے اب باری باری سب آئیں اور ان بلاکس کی مدد

Farwa Khalid Novels

سے مجھے اس شیپ کی عمارت کا ڈھانچہ بنا کر دکھائیں۔۔۔جو اتنا پائیدار اور مضبوط ہو کہ اسے کوئی بھی قدرتی آفت تباہ نہ کر پائے۔۔۔"

اس کی بات ختم ہوتے ہی سب سے پہلے روما نے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔

ایشا کو یہ لڑکی اب مزید بری لگنے لگ گئی تھی۔۔جو دامل سے چپکنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔اس کو دیکھ کر ایشا نے بھی ہاتھ اٹھایا تھا۔۔وہ چاہتی تھی دامل اسے بلائے۔۔۔مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

باقی سب ٹیچرز کی طرح دامل نے اسے یہاں اہمیت نہیں دی تھی۔۔۔روما مہارت سے بلاکس رکھتی اسے متاثر کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔جو دیکھ ایشا کو نجانے کیوں اس پر مزید غصہ آنے لگا تھا۔۔

اس کے بلاکس ایک دو بار گرے تھے۔۔۔جس پر اس نے دامل سب مدد مانگی تھی۔۔۔اس چکر میں اس کا ہاتھ کئی بار دامل کے ہاتھ کو ٹچ ہوا تھا۔۔۔ایشا اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ اس لڑکی نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔

ForwaKhalid Novels

روما نے دامل کے دیئے وقت میں پوراسٹر کچر بنا دیا تھا۔۔۔ جس پر دامل نے اس کی بہت زیادہ تعریف کی تھی۔۔۔

"اس کورس پر تو اب دل و جان سے کام کرنا پڑے گا۔۔۔ اس شاندار بندے کے منہ سے تعریف سننے کا اپنا ہی مزا ہے۔۔"

اس کے ساتھ بیٹھی لڑکیاں جو وہیں کی مقامی تھیں۔۔۔ اپنا میک اپ سیٹ کرتیں وہ اب اگلی باری پر جانے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔ ایشا نے ہر بار ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔ ایسا کوئی بھی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر دامل اس کو نظر انداز کرتے ہر بار کسی اور کو بلا لیتا تھا۔۔ ایشا کا چہرا مارے ضبط کے لال ہو چکا تھا۔۔۔ اگر یہ شخص ان کا پروفیسر نہ ہوتا تو وہ اس کا منہ توڑ دیتی۔۔۔۔

اب تقریباً سب سٹوڈنٹس اپنا پریکٹیکل دکھا چکے تھے۔۔۔ آخری باری اس کی تھی۔۔۔

دامل نے اسے آنے کو کہا تھا۔۔۔۔ ایشا اپنا بیگ اور موبائل وہیں رکھتے نا چاہتے ہوئے بھی اٹھ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

محب نے سب سے نظر بچا کر روما کو ایشا کا موبائل غائب کرنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ جس پر روما نے دامل کو ایشا کی جانب متوجہ دیکھ ایشا کا موبائل آف کرتے اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیا تھا۔۔۔

ان کو یہی لگا تھا کہ ان کی اس حرکت سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ وہاں موجود دو زیرک نگاہوں سے بچ نہیں پائے تھے۔۔۔ سونل نے ایشا کو بولا تھا کہ اس کا باڈی گارڈ پورا وقت اس کے آس پاس رہے گا مگر اسے نظر نہیں آئے گا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل ایشا کے بلاکس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔اب تک کے تمام سٹوڈنٹس نے بہت اچھا کام کیا تھا۔۔۔مگر ایشا اس ڈھانچے کی بنیاد ہی غلط رکھی تھی۔۔۔

"لیکچر کے دوران اگر آپ کی توجہ میرے لیکچر پر رہے تو زیادہ بہتر ہو گا مس ایشا اگروال۔۔۔۔"

اس کا طنزیہ سرد لہجہ ایشا کی کانوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔

"میری غلطی نہیں ہے یہ بلاک ٹوٹا ہوا ہے۔۔اس لیے ڈھانچے کی بنیاد بن ہی نہیں پارہی۔۔۔۔میری بلڈنگ اوپری منازل تک پہنچنے

سے پہلے ہی گر رہی ہے۔۔۔اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں

ہے۔۔۔"

ایشا اس کے طنز کا مطلب اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔وہ اس کا گھورنا

بہت اچھے سے نوٹ کر چکا تھا۔۔۔ مگر ایشا کو فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

وہ اپنی مرضی کی مالک تھی۔۔۔جب جو دل چاہتا تھا وہ کرتی تھی۔۔۔

اس نے ٹوٹا ہوا بلاک سامنے کیا تھا۔۔۔اس کو دیا گیا ٹائم ختم

ہو چکا تھا۔۔۔

مگر ایشا دوسرا بلاک آجانے پر اپنا ڈھانچہ مکمل کر کے ہی جانا چاہتی

تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جس پر دامل نے سب سٹوڈنٹس کو بھیج دیا تھا۔۔۔اب وہاں صرف

وہ دونوں تھے۔۔

ان سب کے سامنے کے بعد دامل نے ایک جانب رکھے بیگ سے

ٹھیک والا بلاک نکال کر اس کے سامنے رکھا تھا اور ٹوٹا ہوا دور اچھال

دیا تھا۔۔۔ایشا نے حیرت زدہ ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس شخص نے اتنی دیر سے جان بوجھ کر اسے ٹوٹے ہوا بلاک کیوں

دے رکھا تھا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی یہ سوال نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ سے بلاک

لیتے ایشا کا دودھیا ملائم ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کے اپنے پورے وجود میں کرنٹ دوڑ گیا تھا۔۔۔ یہ پہلی بار نہیں تھا۔ اتنا تو اکثر جوزف اور گولڈی وغیرہ کے ساتھ ہاتھوں کا ٹکراؤ ہوتا رہتا تھا۔۔ جس پر وہ خفگی کا شکار ہوتی ناگواری بھرے انداز میں ہاتھ کھینچ لیتی تھی۔۔۔

اس کی عادت سمجھتے انہوں نے بھی کبھی اس بات کا برا نہیں مانا تھا۔۔۔

مگر اس وقت ایشا زیادہ حیرت کا شکار ہی اسی لیے ہو رہی تھی کہ بچپن سے جن دوستوں کے ساتھ رہ رہی تھی وہ۔۔ ان کا چھونا اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔ ان کے غلطی سے بھی ٹچ ہونے پر

Farwa Khalid Novels

وہ بے عزت کر کے رکھ دیتی تھی۔۔ اس شخص کے اب دوسری بات ٹچ ہونے پر بھی اس کی جانب سے کوئی ری ایکشن ہی نہیں نکل پایا تھا۔۔۔

اس کو اپنے اس ہاتھ میں لرزش سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس سنسان جگہ پر اس شخص کے ساتھ بالکل تنہا تھی۔۔۔ وہ کسی پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔۔ اسے مین گیٹ پر کھڑی سیاہ گاڑیوں کا خوف بھی تھا۔۔۔

اس لیے اس نے جلدی جلدی بلاکس رکھتے نے نیچے سے سارا ڈھانچہ مکمل کر لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اب اوپر کی منزل کو سیٹ کرنے کی باری تھی۔۔۔ جس ٹیبل پر وہ یہ ڈھانچہ ترتیب دی رہی تھی۔۔۔ داملی اس سے تھوڑے سے فاصلے پر کرسی پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

باقی سب کے ٹائم پر وہ ان کے ساتھ کھڑا ان کی مدد کرتا رہا تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ بہت ہی فرصت کے ساتھ اسے گھور رہا تھا۔۔۔

اس کی ان گھورتی گرم نگاہوں سے ایشا بہت زیادہ ڈسٹرب ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے آج جو ٹاپ پہنا تھا اگر وہ زرا سا بازو اوپر کرتی تو اس کا پورا پیٹ واضح ہونا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ پہلے سلیولیس ڈریسز پہنتی تھی۔۔اس نے اپنے باقی باڈی پارٹس کو کبھی واضح نہیں ہونے دیا تھا۔۔

مگر آج اس شخص کو دکھانے کے لیے وہ جان بوجھ کر اتنا تیار ہو کر آئی تھی۔۔اسے بالکل بھی خبر نہیں تھی کہ وہ واقعی اسے اتنی فرصت سے دیکھے گا۔۔۔

"جلدی کریں رات یہاں نہیں گزارنی ہم نے۔۔۔"

گھڑی پر ٹائم دیکھتے اس نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں ماتھے پر بل ڈالے کہا تھا۔۔کیونکہ ایشا ڈھانچے کو گھورتی بلا کس رکھنے کے لیے ہاتھ اوپر نہیں کر رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"بھاڑ میں جائے یہ شخص۔۔۔۔مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔"

اپنی اس کیفیت پر خود پر غصہ کرتے اس نے ہاتھ اوپر اٹھاتے بلاک اوپر رکھ دیا تھا۔۔۔جب اسی لمحے اس کی نظر دامل پر پڑی تھی۔۔ جس کی سیاہ نگاہیں اس کی اٹھی ٹاپ پر تھیں۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایشا کو کرخت تاثرات نظر آئے تھے۔۔۔

ایشا کی نظریں اپنے پیٹ پر گئی تھی۔۔۔اگلے ہی لمحے مارے شرم کے اس کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

ایک بلاک اس کی ہاتھ سے چھوٹا تھا۔۔۔اور سارا ڈھانچہ زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشانے بازو فوراً نیچے کیا تھا۔ آج سے پہلے کبھی اپنی ڈریسنگ پر اسے ایسی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔۔ بلکہ اسے تو پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کہ کوئی اسے دیر بھی رہا ہے یا نہیں۔۔۔ مگر اس وقت اس کی حالت بتا رہی تھی کہ اسے فرق پڑ رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں میں عجیب سا احساس تھا جو اسے اپنے اندر سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"کلاس کی ٹاپر سے ایک ڈھانچہ نہیں بن رہا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کی سرخ آنکھوں اور سرد تاثرات میں کیے جانے والے طنز پر ایشا نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

یہ شخص اس کے ساتھ کرنا کیا چاہ رہا تھا۔۔۔

"سٹے اوے۔۔۔۔"

ایشا اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ اپنی مخصوص بے خوف لہجے میں بولی تھی۔۔۔

دامل نے گہری نگاہوں سے سر سے پیر تک اسے گھورا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

چست جینز اور مسٹرڈ کراپ ٹاپ میں ملبوس اس کے وجود کی دلکشی واضح ہو رہی تھی۔۔۔بالوں کی کٹنگ اور ان کی سنہری چمک نے ان کی دلفریبی میں مزید اضافہ کر رکھا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اپنے حسن پر بہت زیادہ غرور تھا۔۔۔جو واضح طور پر نظر بھی آتا تھا۔۔۔

ایشا اسے اپنے قریب آتے دیکھ پیچھے ہٹی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سب کے سامنے جو شخص اس کی جانب دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا وہ اس وقت ایسا بی ہیو کیوں کر رہا تھا۔۔

دامل نے اپنی جیکٹ اتاری تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی رنگت بدلی تھی۔۔ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔۔ وہ بلیک بیلٹ چیمپئن تھی۔۔۔

خود پر حملہ کرنے والے کو ایک ہی وار میں گرانے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اس کے دماغ کے ساتھ ساتھ ہاتھ پیر بھی کام نہیں کر رہے تھے۔۔

کیونکہ اس کے سامنے اس شخص کا بہت اچھا میچ بن چکا تھا۔۔۔ وہ اسے باقی سب کی طرح بے وجہ گھورتا نہیں تھا۔۔۔ اس کی نگاہوں سے ایشا کو کراہیت محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

آج جس طرح سے محب کے چلانے پر اس نے اس کو اہمیت دی تھی۔۔۔ کسی سے اتنی جلدی امپریس نہ ہونے والی۔۔۔ وہ اس کی چارمنگ اور پاورفل شخصیت سے کہیں نہ کہیں متاثر ہو چکی تھی۔۔

لیکن آج یہ شخص جو کر رہا تھا وہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔ اس نے آج تک لوگوں کو پہچاننے میں کبھی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی دامل نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کرتے اپنی جیکٹ کو اس کی کمر کی گرد باندھ دیا تھا۔۔۔

"جب خود کو نمائش کا حصہ بناؤ گی تو دیکھنے والوں کی نظریں تو پڑیں گی۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا اس کی اس حرکت پر ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ ایشا کے اندر عجیب سی آگ بھر گئے تھے۔۔۔

اس کی زندگی میں آج تک اس نے خود پر کسی کو اتنا اختیار نہیں دیا تھا۔۔

اس کا دماغ گھوم چکا تھا۔۔۔

"میری مرضی میں جیسی ڈریسنگ بھی کروں۔۔ آپ کون ہوتے ہیں مجھ اس طرح سے چھونے والے۔۔۔"

وہ صبح سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔ مگر اب اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی کہ دامل نے اسے سب سے آخر میں کیوں

بلایا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کے ساتھ کی ایسا کیوں کر رہا تھا۔۔ اس سے

پہلے بہت ساری لڑکیاں ایسی گئ تھی جن کی ڈریسنگ اس سے بھی

زیادہ بے ہودہ تھی۔۔۔

پھر اسکے معاملے میں وہ ایسا کیوں کر رہا تھا۔۔۔

اسنے اگلے ہی لمحے دامل کی جیکٹ کھولنی چاہیے تھی۔۔۔ جس کی

سلیوز کو اس شخص نے اتنے زور سے اس کے پیٹ پر باندھا تھا کہ

اسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس نے کھولنے کی کوشش کی تھی مگر اس میں بھی ناکام رہی تھی۔۔۔

"کھولیں اسے۔۔۔"

اس نے دامل کی جانب دیکھتے اسے اس کی جیکٹ کھولنے کو کہا تھا۔۔

جو اپنی چیزیں سمیٹتا پہلے سے بھی زیادہ سرد تاثرات کے ساتھ اس کے مقابل آیا تھا۔۔

"اگر میرے ساتھ آنا ہے تو فوراً باہر آؤ۔۔۔ میں انتظار نہیں کروں گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اسے سخت نگاہوں سے گھورتا وہ باہر کی جانب نکل گیا تھا۔۔

"ایڈیٹ خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔؟؟ کل یونی میں تمہاری کمپلین نہ کی تو میرا نام بھی ایشا اگروال نہیں۔۔۔"

ایشا کو اس کی نگاہوں سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

بے دھیانی کے عالم میں اپنا بیگ اٹھاتے اس نے اپنے فون کی جانب دھیان ہی نہیں دیا تھا۔۔

وہ جیسے ہی باہر کی جانب بڑھی ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ وہ جگہ بالکل بھی سیف نہیں تھی۔۔ خوف نے اس کے پورے وجود میں انگڑائی لی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کافی دیر کی کوشش کے بعد اس نے اس جیکٹ کو اپنے وجود سے ہٹا

دیا تھا۔۔۔

جیکٹ کو غصے سے وہی پٹختی وہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

جب اسے محسوس ہوا تھا اس کے پیچھے کوئی ہے۔۔۔

ایک جھٹکے سے پلٹتے اس نے پیچھے دیکھا تھا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

جب اسی لمحے کسی نے اس کی گردن میں کوئی سخت سی شے ڈالتے

اسے دبوچ لیا تھا۔۔

ایشا کو چیخنے کا موقع بھی نہیں مل پایا تھا۔۔۔وہ جو کوئی بھی تھا اسے

مار دینے کے ارادے سے آیا تھا وہاں۔۔۔ایشا کو وہ بیلٹ جیسی کوئی

Farwa Khalid Novels

شے لگی تھی۔۔اسی لمحے اسے باہر دامل کی گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

سانس تنگ ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

اس نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے اس بیلٹ نما سخت شے کو اپنی گردن سے ہٹانا چاہا تھا مگر ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔اسے لگا تھا وہ مر جائے گی۔۔

اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔دم گھٹ رہا تھا۔۔۔اس نے بہت ہاتھ پیر مارے تھے۔۔مگر مقابلہ نہیں کر پائی تھی۔۔اس کی گردن ایک جانب لڑھک چکی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مانچسٹر یونیورسٹی جو دن بھر سٹوڈنٹس کی چہل پہل اور رنگینیوں سے بھری رہتی تھی۔۔۔اس وقت اس میں ہر سو اندھیرے پھیلے ہوئے تھے۔۔جہاں لاکھوں کی تعداد میں سٹوڈنٹس تعلم حاصل کرنے آتے تھے۔۔۔۔

مگر ان میں سے کس انسان کے کتنے چہرے تھے یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کچھ سال پہلے اس یونیورسٹی کے کچھ حصوں پر حملہ ہوا تھا۔۔۔ جس کو ایک سال کے اندر ہی دوبارہ سے تعمیر کر دیا گیا تھا۔۔۔ مگر اس کے اندر کچھ ادھوری کہانیاں اب بھی باقی تھیں۔۔۔

"سرراہ کے ایجنٹس کچھ سالوں سے پروفیسر بن کر اس یونیورسٹی میں خفیہ طور پر اپنی ریسرچ کر رہے ہیں۔۔۔ ان کے اوپر بہت بڑی سپورٹ ہے۔۔۔ یہاں کی انتظامیہ بھی ان کی مدد کر رہی ہے۔۔۔ کیونکہ یہ ساری سازش ہمارے وطن عزیز کے خلاف کی جا رہی ہے۔۔۔"

Forwa Khalid Novels

وہ شخص دیوار پر بنتے سائے کو دیکھ کر مخاطب ہوا تھا۔۔۔جو اس

وقت سیاہ لباس میں ملبوس تھا۔۔۔اس کا لباس اس طرح کا بنا ہوا تھا

کہ اس کی جسامت کا اندازہ بھی نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔اس کے ہاتھ سے چھوٹا سا بریف

کیس لیتا وہ سر کے اشارے سے اسے جانے کی ہدایت کرتا خود بھی

اندھیرے میں گم ہو گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میری بیٹی کو کیوں اس سب میں انوالو کیا جا رہا ہے سر۔۔۔اس

معصوم کا کیا قصور ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال جو دنیا والوں کے لیے ایک بہت بڑی بزنس وومین کے طور پر جانی جاتی تھی۔اس کی اصل حقیقت سے اس کی اپنی بیٹی بھی واقف نہیں تھی۔۔۔

گول میز کانفرنس میں اس وقت بہت سارے لوگ موجود تھے۔۔۔

یہ میٹنگ بہت ہی خفیہ مقام پر کی جارہی تھی۔۔۔

جس جگہ سے وہ بھی واقف نہیں تھے۔۔۔

وہاں سات کے قریب لوگ موجود تھے۔۔۔سونل اگروال جو راہ کی سینئر کمانڈوز میں سے ایک تھی۔۔۔اس کے برابر میں بیٹھا اس کا

Farwa Khalid Novels

بوائے فرینڈ موہت تھا۔۔۔ جس سے اس کی ملاقات اسی کام کے دوران ہوئی تھی۔۔

رام شرما ان کی سینئر آفیسر تھے۔۔۔۔ جو سربراہی کرسی پر براجمان تھے۔۔۔ ان سب کے چہرے ماسک سے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔ ان کے اصل ناموں اور شناخت سے کوئی واقف نہیں تھا۔۔۔ وہ سات لوگ اس وقت اپنی زندگی کے سب سے اہم مشن پر تھے۔۔۔

بیس سال پہلے جو کچھ ان کے ساتھ کیا گیا تھا اس کا بدلہ لینا تھا انہوں نے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ان کے جتنے بھی راز دشمنوں کے ہاتھ گئے تھے۔۔۔اس تباہی کا

انہیں اب دوہرا انتقام لینا تھا۔۔۔۔یہ سب لوگ اس وقت سے اسی

مشن پر کام کرتے اپنی زندگی کے بیس قیمتی سال گزار چکے تھے۔۔۔

انہوں نے آئی ایس آئی کے تین کمانڈوز کو ختم کیا تھا۔۔۔مگر ان

میں سے کسی سے انہیں کوئی راز نہیں مل پایا تھا۔۔۔

"آپ کی بیٹی ہی تو بنیاد ہے ہماری اس تباہی کی مس سونل۔۔۔"

شنکر کے لہجے میں اس لڑکی کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔جس

کی وجہ سے ان کا ایک ساتھی مارا گیا تھا۔جسے اس لڑکی کا باڈی گارڈ بنا

Farwa Khalid Novels

کر بھیجا تھا انہوں نے۔۔۔ ایشا پر حملہ کرنے آنے والوں سے بچاتے ہوئے وہ اپنی جان گنوا بیٹھا تھا۔۔۔

ایشا کل سے ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی۔۔۔ اس کو بیس گھنٹے کے بعد ہوش آیا تھا۔۔

"میری بیٹی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ وہ نہ اپنی دشمنوں کے بارے میں کچھ جانتی ہے اور نہ خیر خواہوں کا علم ہے اسے۔۔۔"

سومل اگروال اتنے سالوں سے ایسے ہی اپنی بیٹی کے لیے لڑتی آئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہم جانتے ہیں۔۔۔ آپ کی بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اس بار اس کی حفاظت کے لیے جس کو ہم بھیج رہے ہیں اسے کوئی ہلا بھی نہیں سکتا۔۔۔"

مسٹر رام کی بات پر سونل سمیت سب نے ہی اندر آنے والے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔

"گڈ ایوننگ ایوری ون۔۔۔"

دروازہ کھول کر اندر آتے اس لمبے چوڑے دراز قد شخص نے ان سب کو مخاطب کیا تھا۔۔ اس کے چہرے پر بھی ماسک تھا۔۔ مگر

Farwa Khalid Novels

اس کی سیاہ آنکھوں کی چمک بتارہی تھی کہ وہ اپنے اندر دشمنوں کو للکارنے کی طاقت رکھتا تھا۔۔۔

"یہ ہمارے بہت ہی خاص کمانڈو ہیں۔۔۔۔ اب تک کی سب سے ٹف ٹریننگ لی ہے انھوں نے۔۔۔ اب تک وکاس گپتا بن کر کام کرتے آئے ہیں۔۔۔۔ مگر اس وقت مانچسٹر یونیورسٹی کے سب سے ینگ اور قابل پروفیسر کے طور پر جانے جارہے ہیں۔۔۔ دامل شیخانی۔۔۔۔"

اس کی اصل شناخت کروائے بغیر اسکا تعارف کروایا گیا تھا۔۔۔۔

"کیا آپ میری بیٹی کی حفاظت کر پائیں گے۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال نے اپنی تسلی کرنی چاہی تھی۔۔۔

"آپ کی بیٹی کسی کو اپنے قریب تو آنے نہیں دیتی۔۔۔اس کی حفاظت کرنا تھوڑا مشکل ٹاسک ہے۔۔۔"

دامل کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے بولا تھا۔۔۔

جس پر سونل نے رام سر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو مسکرا رہے تھے۔۔۔

"کل رات آپ کی بیٹی کو بچا کر ہاسپٹل پہنچانے والے یہی تھے۔۔اگر یہ بروقت وہاں نہ پہنچتے تو آپ کی بیٹی کا حال بھی وہی ہوتا جو ہمارے آدمی کا ہوا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

رام سر کی بات پر سونل نے تشکر آمیز نگاہوں سے داملی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بہت شکریہ آپ کا۔۔۔مجھے امید ہے آگے بھی ایسے ہی حفاظت کریں گے آپ اس کی۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے سونل اگروال پر امید تھیں۔۔۔

جس کے جواب میں وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔اسے وہ لڑکی کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔۔۔مگر اس کو رام سر نے اسی دن یہ ڈیوٹی سونپ دی تھی جس دن اس نے یونیورسٹی جوائن کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے اب تک کے جتنے بھی ٹاسک ملے تھے۔۔۔ان میں یہ سب سے ناپسندیدہ تھا۔۔۔

وہ لڑکی بہت بدتمیز تھی۔۔۔

کچھ باتیں مزید ڈسکس کر لینے کے بعد وہ سب ایک ایک کرتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔رام سر اور داмл کے علاوہ۔۔۔

"یہ بہت بڑی زمہ داری ہے۔۔۔وہ لڑکی ہمارے لیے بہت اہم مہرا ہے۔۔۔اسے ہم کسی بھی قیمت پر گنوا نہیں سکتے۔۔۔کل رات غصے میں آکر تم نے جو حرکت کی وہ دوبارہ نہیں ہونی چاہے داмл۔۔۔"

رام سر اسے سمجھا رہی تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"بروقت پہنچ کر اپنی غلطی سدھار بھی تو لی نا۔۔۔ہاں ہمارا ساتھی مارا گیا۔۔۔اس کا بہت افسوس ہے مجھے۔۔۔۔اور ہمیشہ رہے گا۔۔۔"

اپنی بات کہتا وہ بھی وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ایشا یہ کیا ہو گیا یار۔۔۔؟؟ تمہاری گردن پر اس بری طرح سے کس نے حملہ کیا۔۔۔"

اس کے سارے دوست اس کے ہوش میں آنے کے بعد سے اسکے پاس موجود تھے۔۔۔مارتھا نے اس کی گردن کی جانب دیکھا تھا۔

Farwa Khalid Novels

جس پر نیل پڑ چکے تھے۔۔۔اس کی دودھیا حسین گردن کو دیکھ کر

اس کی تکلیف کا احساس اچھے سے کیا جا سکتا تھا۔۔۔

ایشا نے غائب دماغی سے ان سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"دامل سر کہاں ہیں۔۔۔؟؟"

ایشا کی بات پر مارتھا اس کے قریب ہوئی تھی۔۔

"وہ آئے تھے کل تمہاری عیادت کے لیے۔۔۔کافی افسردہ بھی

تھے۔۔۔کہ انہیں تمہیں وہاں ایسے چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔

انہوں نے بعد میں اپنے ڈرائیور کو بھیجا تھا وہی تمہیں ہاسپٹل لے کر

Farwa Khalid Novels

آیا۔۔۔ وہ لوگ تو تمہیں مرا ہوا چھوڑ کر پھینک گئے تھے وہیں۔۔۔"

مارتھا کے بتانے پر ایشا خاموش ہی رہی تھی۔۔۔ جبکہ جوزف کو اس کی یہ خاموشی ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"یہ جیکٹ جب تمہیں یہاں لایا گیا تو تمہارے وجود پر تھی۔۔۔ کیا تمہارے اور دامل سر کے بیچ کچھ ہوا تھا۔۔"

جوزف کی بات پر باقی سب نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ ایشا کو وہ سب بہت اچھے سے جانتے تھے۔۔۔

"شٹ اپ جوزف۔۔۔"

Earwa Khalid Novels

مارتھا کو اس کی بات پر بہت زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔

جبکہ ایشا نے ان سب کو وہاں سے جانے کا کہا تھا۔۔۔

"میں اکیلی رہنا چاہتی ہوں اس وقت۔۔۔"

اس کی بات پر وہ سب خاموشی سے باہر نکل گئے تھے۔۔۔اور باہر اب جوزف کی کلاس لی جا رہی تھی۔۔۔

ایشا کی نگاہوں کے سامنے بار بار وہ منظر گھوم رہا تھا جب ڈامل نے اسے کور کیا تھا اپنی جیکٹ سے۔۔۔

وہ تو یہ جیکٹ پھینک چکی تھی۔۔۔پھر یہ جیکٹ اس کے وجود پر کیسے آئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔اس نے مارتھا کو کہہ کر ہاسپٹل ڈسچارج لے لیا تھا۔۔۔

اس کی گردن میں بہت زیادہ پین ہو رہا تھا۔۔۔

مگر اس کی ہاسپٹل میں رہنے سے جان جاتی تھی۔۔۔وہ اس حادثے سے بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔وہ گھر جانا چاہتی تھی۔۔۔سونل اگروال آئی تھیں اس کے پاس۔۔۔وہ چاہتی تھیں کہ ایشا کچھ دن ان کے ساتھ رہے۔۔۔

لیکن ایشا کے ویسے ہی دوٹوک جواب پر وہ خاموشی سے واپس چلی گئی تھیں۔۔۔ایشا کو ہاسپٹل سے گھر چھوڑنے آنے والی نتالیہ اور

Farwa Khalid Novels

مارتھا ہی تھیں۔۔۔جوزف ان سب سے لڑ کر ناراض ہو کر جا چکا تھا۔۔۔

بوائز کو ویسے بھی ایشا اپنے اپارٹمنٹ میں آنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔۔۔مارتھا اور نتالیہ نے اسے نیچے سے ہی سی آف کیا تھا۔۔۔
آج دامل سر کا کوئی بہت امپورٹنٹ لیکچر تھا جسے ان میں سے کوئی بھی سکپ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ایشا اپارٹمنٹ میں داخل ہوتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اسے عروہ کہیں بھی دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے میں جاتے فریش ہو کر واش روم سے باہر آئی ہی تھی جب

Farwa Khalid Novels

اسے دروازے پر دستک سنائی دی تھی۔۔۔ عروہ کے علاوہ اور کون

ہو سکتا تھا بھلا۔۔۔

"کیسی طبعیت ہے اب آپ کی۔۔۔؟"

عروہ ہاتھ میں یخنی کا سوپ لیے اندر داخل ہوئی تھی۔۔اس کے

لبوں پر نرم مسکراہٹ اور آنکھوں میں تفاخر تھا۔۔۔

"ہممہ اب بہتر ہوں میں۔۔یہ کیا ہے۔۔؟؟"

اپنے گیلے بالوں کو جھٹکتے اسے گردن میں درد اٹھتا محسوس ہوا تھا۔۔

بہت مشکل سے وہ بالوں کو سلجھانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ سوپ ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے آپ کے لیے۔۔۔

آپ اسے پی کر دیکھیں آپ کو بہت بہتر فیل ہو گا۔۔۔"

عروہ کی بات پر ایشا نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"دیکھو میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے یہ آپ وغیرہ کہنا چھوڑ

دو۔۔۔مجھے ایسے لگتا ہے میں کوئی ساٹھ سال کی بوڑھی ہوں۔۔۔

اور دوسری بات مجھے یہ بالکل نہیں پسند۔۔شکریہ تم نے یہ بنایا مگر

اب اسے یہاں سے لے کر جاؤ مجھے نہیں پینا۔۔۔"

ایشا پہلے ہی سیدھے منہ کم ہی کسی سے بات کرتی تھی مگر اب اپنی

تکلیف کی وجہ سے مزید چڑچڑی ہو گئی تھی۔۔۔اسے جانے کا کہتے وہ

Farwa Khalid Novels

بیڈ پر نیم دراز ہوئی تھی۔۔۔زیادہ حرکت کرنے سے اس کی گردن میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔

"ایک بار اسے پی کر تو دیکھو پلیز۔۔۔درد میں بھی کمی آئے گی اور بہت سکون بھی محسوس ہو گا۔۔۔آئی پرامس۔۔۔تھوڑا سا ہی پی لینا پر پلیز پینا ضرور میں نے بہت محنت سے بنایا ہے۔۔۔"

اس کے انکار کے باوجود عروہ اسکے پاس بیڈ سائیڈ ٹیبل پر سوپ کا باؤل رکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

ایشا کچھ دیر اس باؤل کو دیکھتی رہی تھی۔۔پھر ہاتھ بڑھاتے اس نے اٹھا کر ایک سپون لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ واقعی بہت زیادہ مزے کا تھا۔۔۔ ایشا نے دھیرے دھیرے اسے پیتے ختم کر دیا تھا۔۔۔ وہ نہ صرف ٹیسٹی تھا بلکہ اسے پینے کے بعد ایشا کے اعصاب ریلیکس ہونے لگے تھے۔۔ وہ تکیے پر سر رکھے کب گہری نیند میں گئی تھی اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک ہفتے کے مسلسل ریسٹ کے بعد وہ آج یونی میں موجود تھی۔۔۔ جوزف نے اس سے کال کر کے اپنے غلط الفاظ کی معافی مانگ لی تھی۔۔۔ جس پر ایشا نے اسے معاف بھی کر دیا تھا۔۔

یونی میں سب کچھ ویسا تھا سوائے ایک بات کے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

پروفیسر دامل شیخانی کی مقبولیت پہلے سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔وہ نہ صرف ایک زہین اور قابل ٹیچر تھے بلکہ ان کی شاندار شخصیت نے اچھے خاصے دلوں کو گھائل بھی کر رکھا تھا۔۔ان کی آفس کے باہر ان کی سٹوڈنٹس کے ساتھ ساتھ دوسرے ڈپارٹمنٹ کی لڑکیوں کا رش بھی لگا رہتا تھا۔۔۔

صرف لڑکیاں ہی نہیں لڑکے بھی ان کی پرسنیلٹی اور ذہانت سے بہت متاثر تھے۔۔۔سب ہی ان کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے۔۔۔ایشا اپنے فرینڈز کو بھی اس شخص کا گرویدہ دیکھ اچھی

Farwa Khalid Novels

خاصی حیران تھی۔۔ وہ اس کی طرح اتنی جلدی کسی سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔۔

ایشا نے آج بلیک ٹی شرٹ کے نیچے جینز پہن رکھی تھی۔۔۔ سنہری بالوں کو کیچر میں مقید کر کے کمر پر ڈال رکھا تھا۔۔۔ کندھے پر شولڈر بیگ ڈالے وہ اپنے دھیان میں کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر سامنے سے آتے دامل پر پڑی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ چلتی روما کے لبوں پر بہت دلکش مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے یہ بھی خبر مل چکی تھی کہ روما دامل سر کے ساتھ فری ہونے کی بہت کوشش کرتی تھی۔۔۔ جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہی تھی۔۔۔ اپنی ذہانت کا استعمال کر کے وہ دامل سر کی فیورٹ سٹوڈنٹ بن چکی تھی۔۔

ایشا کو یہ بات آگ لگا گئی تھی۔۔۔ اسے اگنور کیے جانا اور دوسرے نمبر پر رہنا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔ اس کی زندگی میں آئے لوگوں میں یہ واحد انسان تھا جو اسے اگنور کر رہا تھا۔۔

ایشا کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے برابر سے گزرتے دامل کی نگاہیں ایشا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو وہیں کھڑی انہیں اپنے پاس سے جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔یہ شخص کہیں نہ کہیں اس کے ساتھ پیش آئے حادثے کا زمہ دار تھا۔۔۔

مگر اس نے طبیعت دریافت کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

ایشا کا موڈ خراب ہوا تھا۔۔۔وہ کبھی بھی کسی سے کوئی توقع نہیں رکھتی تھی۔۔۔مگر نجانے کیوں وہ چاہ کر بھی اس شخص کو اگنور نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اور نہ اس کا اگنور کرنا برداشت ہو رہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے وہ رات اچھے سے یاد تھی جب یہ شخص بغیر اس کی اجازت کے اس کے قریب آتا اس کے پیٹ پر اپنی جیکٹ باندھ گیا تھا۔۔تب اس کی آنکھوں کا انداز بہت عجیب سا تھا۔۔جسے دیکھ کر اس جیسی بولڈ اور کانفیڈنٹ لڑکی بھی گھبرا گئی تھی۔۔۔

لیکن اس وقت وہ اسکے اجنبیوں کی طرح گزر گیا تھا۔۔جیسے اسے جانتا بھی نہ ہو۔۔۔

"ایشا یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔چلو کلاس میں چلتے ہیں۔۔ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

مار تھا اسے وہاں پتھر بنا کھڑا دیکھ اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔

جس پر ایشا خاموشی سے سر ہلاتے اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔

"ایشا مجھے لگتا ہی اس بار تم اپنی پوزیشن برقرار نہیں رکھ پاؤ گی۔۔۔ روما بازی مار لے گی۔۔۔ جو کہ بالکل بھی نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔"

گولڈی اپنی گردن میں پہنی چین کو انگلی پر لپیٹتا اس کے ساتھ آن بیٹھا تھا۔۔۔

"ایک ہفتے میں ایسا کیا ہو گیا تھا تمہیں یہ لگ رہا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے اپنے مخصوص انداز میں آئی برو اٹھاتے اسے گھورا تھا۔۔۔روما اسے بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔ جس کا ذکر بھی اسے انتہائی ناگوار گزرتا تھا۔۔

اس کے پوچھنے پر تالیہ نے اسے دامل کی جانب سے ملی اسائمنٹ کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔ جس کا وقت دو دن پہلے ختم ہو چکا تھا۔۔۔روما کے مارکس سب سے زیادہ تھے۔۔اور ایشا کو فیل کر دیا گیا تھا۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟؟ وہ ہوتا کون ہے ایشا اگروال کو فیل کرنے والا۔۔۔"

ایشا یہ بات سنتے ہی بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

farwakhalid Novels

"تم ایک ہفتہ ہم سب سے کٹ آف رہی۔۔۔ تمہارا موبائل بھی آف تھا اس لیے تمہیں بتا نہیں پائے۔۔"

مار تھا اس کے بگڑے تیور دیکھ بیچارگی سے بولی تھی۔۔۔

"دیکھ لیتی ہوں میں اسے بھی جو ایشا اگروال سے ٹکر لینے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔"

ایشا اپنی چیزیں وہیں چھوڑتی اپنے اندر اٹھتے ابال پر قابو پاتے پروفیسر دامل شیخانی کے آفس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ ابھی مین انٹرس پر ہی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے اندر سے روما اور محب برآمد ہوئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ارے ایشا کیسی ہو تم۔۔؟؟ سنا ہے تم پر کسی نے حملہ کیا ہے۔۔"

محب اسے دیکھ کر لہجے میں مصنوعی افسوس سموئے آنکھوں سے چھلکتی خوشی بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔

"دوستوں سے زیادہ تو دشمن پال رکھے ہیں اس نے۔۔۔ کسی نے نکال دی ہو گی اپنی بھڑاس۔۔۔"

روما اس کی جانب دیکھ کر نخوت سے سر جھٹک گئی تھی۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ ابھی بھی دروازے پر ہی تھا۔۔۔ جیسے ایشا کو دا مل کے آفس میں ہی نہ جانے دینا چاہتی ہو۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا خاموشی سے آگے ہوئی تھی اور دروازے کا دوسرا پٹ پوری

قوت کے ساتھ پکڑتے چھوڑ دیا تھا۔۔۔جو سید ھا روما کے ہاتھ پر جا لگا

تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔یو بلڈی ایڈیٹ۔۔۔میرا ہاتھ۔۔۔۔"

روما درد سے چیخ اٹھی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

"جیسے میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وار کرتی ہوں۔۔۔میرے

دشمنوں کو چاہیے وہ گیڈر بن کر پیچھے سے وار نہ کریں۔۔۔اگر ہمت

ہے تو منہ پر آئیں۔ہاں ایک اہم بات میرا جو فون چرایا تھا تم لوگوں

Farwa Khalid Novels

نے اسے نیچ کر اپنے ہاتھ کی مرہم پٹی کروالینا۔۔۔ گڈ بائے ڈیئر اینیمیز۔۔۔۔"

ان دونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں ان کی اوقات بتاتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ روما درد سے دوہری ہوتی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا ایک ناخن بھی ٹوٹ گیا تھا۔۔

"یہ لڑکی حد سے بڑھ رہی ہے۔۔۔ اسے اب اسکی اوقات بتانی پڑے گی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

محب مٹھیاں بھینچے خفگی بھرے انداز میں بولا تھا۔۔اس کا بس چلتا تو وہ اس لڑکی کا منہ توڑ دیتا۔۔۔

"چھوڑنا تو میں نے بھی نہیں ہے اسے اب۔۔۔۔ سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔"

روما کا دل چاہ رہا تھا اندر جا کر اس کا حشر بگاڑ دے۔۔۔ لیکن وہ دونوں مل کر بھی اس لڑکی کے مقابل آکر ٹکرانے سے ڈرتے تھے۔۔جسے کبھی کسی بات کا لحاظ نہیں تھا۔۔وہ سر عام کچھ بھی کر جاتی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

ایشا غصے بھرے انداز بنا اجازت لیے دامل کے آفس میں قدم رکھا تھا۔۔۔اس دن اس شخص نے اسے اکیلے روک کر اس کے ساتھ جو برتاؤ رکھا تھا۔۔ایشا اس پر بھی اچھی خاصی تپی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا پورا ارادہ تھا اگلے دن یونی آکر اس پروفیسر کی کمپلین کرنے کو۔۔مگر اس کے ساتھ پیش آئے حادثے نے اس کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

"پروفیسر دامل شیخانی آپ اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہیں۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

وہ اس کے ٹیبل کے پاس آن کھڑی ہوتی غصے بھرے انداز میں اس پر دھاڑی تھی۔۔۔ دامل جو اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔ اس لڑکی کا اس طرح سے آنا اسے انتہائی گراں گزرا تھا۔۔۔

جواب ٹیبل پر اس کے سامنے جھکی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

اس کا لباس قابلے قبول ضرور تھا۔۔ مگر اس وقت وہ جس طرح سے ٹیبل پر جھکی کھڑی تھی۔۔۔ اس کے کھلے گلے سے اس کے وجود کی رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں۔۔

دامل نے بے اختیار نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ کیا طریقہ ہے اپنے پروفیسر کے آفس میں آنے اور بات کرنے کا۔۔۔"

دامل کرسیں کی پشت سے سر ٹکاتا اسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔

اسکی آنکھوں میں بھی غصے کی جھلک نمایاں تھی۔۔۔

"نہیں مانتی میں آپ کو اپنا پروفیسر۔۔۔ آپ کے جان بوجھ کر مجھے فیل کیا اسائمنٹ میں۔۔ تاکہ آپ کی وہ چہیتی سٹوڈنٹ اس بار ٹاپ پر آسکے۔۔۔ آپ ایک انتہائی برے پروفیسر ہیں۔۔۔ یاد رکھیئے گا اگر آپ نے مجھے اسائمنٹ مجھ پاس نہ کیا تو میں آپ پر ہریسمنٹ کا کیس کر دوں گی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا مزید آگے کو جھکتی انگلی اٹھا کر وارن کرتے بولی تھی۔۔۔

اپنی بات کہتے اس کا ارادہ پیچھے ہونے کو تھا جب اسی لمحے دامل نے ایک جھٹکے سے آگے ہوئے ایشا کی شرٹ کو گریبان سے پکڑتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔

ایشا اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے اس کی جانب جھک چکی تھی۔۔۔ اس نے مزاحمت کرنے کے چکر میں ٹیبل پر پڑا گلاس بھی زمین بوس ہوتا ٹوٹ چکا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

کمرے میں زور دار آواز گونجی تھی۔۔۔ جبکہ ایشا آنکھیں پھاڑے اس شخص کی یہ حرکت دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس کی مضبوط گرفت اب بھی اس کی شرٹ پر قائم تھی۔۔۔۔

ایشا جیسی بولڈ لڑکی کی رنگت بھی اس حرکت پر بے تحاشا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"دھمکی دے رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟ لگتا ہے تمہیں اندازہ نہیں ہے ہریسمنٹ کیسے ہوتی ہے۔۔۔؟؟ تم اسائمنٹ میں پاس ہونا چاہتی ہو رائٹ۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا کی آنکھوں میں اپنی سرد نگاہیں گاڑھے وہ اسے وارن کرتا جن نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایشا کی پیشانی عرق آلود ہوئی تھی۔۔۔

اس نے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی تھی مگر دامل کی گرفت بہت سخت تھی۔۔۔۔

"آج شام میرے فلیٹ پر آجانا۔۔۔ تمہاری اسائمنٹس کے مارکس لگ جائیں گے اور یہ بھی پتا چل جائے گا کہ ہریسمنٹ کیا ہوتی ہے۔۔۔"

دامل نے اپنی بات کہتے اسے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی رنگت ایسی تھی کہ ابھی خون چھلک پڑے گا۔۔۔اسے اس شخص سے ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں تھی۔۔۔جواب کرسی پر رکھا اپنا کوٹ اٹھاتا چلتا ہوا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"شام چھ بجے میں انتظار کروں گا۔۔۔"

اس شخص کی سیاہ آنکھوں میں عجیب سے رنگ تھے۔۔۔ایشا کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔یہ شخص باہر کیسا ہوتا تھا اور اس کے سامنے کتنا مختلف تھا۔۔۔

وہ ابھی بھی شاک میں کھڑی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی گستاخ نگاہوں کو بار بار اپنی گردن سے ٹکراتے دیکھ ایشا کو گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔وہ پہلے بھی ایسے لباس پہنتی تھی۔۔۔اور بھی بہت لوگ اسے دیکھتے تھے۔۔

جن کی نگاہوں کی پرواہ ہی نہیں رہتی تھی اسے۔۔۔مگر اس شخص کی نگاہوں میں نجانے ایسا کیا ہوتا تھا کہ اسے اپنی سانسوں کی رفتار بڑھتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔پہلے اس کی شرٹ کو انتہائی برے طریقے سے پکڑنا اور اب اسے گھورنا ایشا کا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اگلے ہی پل وہ اسے گھورتی آفس سے نکل گئی تھی۔۔۔اس کے نکلتے ہی دامل شیخانی کے لبوں کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔آنکھوں میں عجیب سا تاثر آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔

اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم خانم۔۔۔۔"

دوسری جانب موجود ہستی کی آواز سنتے ہی اس کے چہرے پر نرمی بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔آپ بہت زیادہ یاد آرہی ہیں۔۔۔"

اس نے بےچارگی سے کہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"جی۔۔کچھ دنوں کی بات ہے پھر آپ کے پاس ہونگا۔۔۔"

یہ بات کرتے اس کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔۔

کچھ دیر ان سے بات کرنے اور سب گھر والوں کا حال احوال پوچھتا وہ کال کٹ کرتا موبائل پاکٹ میں رکھ گیا تھا۔۔۔

اس کا رخ اپنی کلاس کی جانب تھا۔۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے اتنی ریڈ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔"

مارتھا اسے اپنے قریب آکر بیٹھتے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"پروفیسر دامل ویسا نہیں ہے جیسا وہ نظر آتا ہے۔۔۔وہ اتنا شریف اور جیریں ٹل مین بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔مجھے اس کی اصلیت باہر لانی ہے۔۔۔جس میں تم لوگ میری مدد کرو گے۔"

اس کی بات پر سب نے ہی چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔؟؟"

ان سب نے ہی ایشا کی بات پر حیرت زدہ ہو کر پوچھا تھا۔۔

"نہیں ہوا کچھ نہیں ہے پر اب ہو گا۔۔۔"

ایشا اپنی چیزیں اٹھاتی کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

"ایشا آر یو شیور ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔۔۔؟؟"

مارتھا اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی اس وقت پروفیسر دامل کے اپارٹمنٹ کے باہر موجود تھیں۔۔۔

اس کے ساتھ ہر کرائم میں شریک مارتھا اور انیل اس وقت اچھے خاصے خوفزدہ تھے۔۔ دامل شیخانی کی پرسنیلٹی سے وہ سب لوگ ہی بہت مرعوب تھے۔۔۔ سوائے ایشا کے۔۔۔

جسے اس شخص کو ایٹی ٹیوڈ ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔ وہ اسے یہاں سے نکالنا چاہتی تھی۔۔۔

"تم بیک آؤٹ کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے اس کی جانب گھورتی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"نن نہیں۔۔۔ آف کورس تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

مارتھا نے اپنا حلق تر کرتے جواب دیا تھا۔۔ یہ بہت رسکی کام تھا۔۔۔ اگر پروفیسر دامل کو زرا سی بھی بھنک پڑ جاتی تو وہ بہت بڑی مشکل میں پھنس سکتے تھے۔۔۔

"تم پھر جاؤ۔۔۔ میں دس منٹ تک آؤ گی۔۔۔"

ایشا کے چہرے پر اس وقت سرد تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص کی عقل ٹھکانے لگانے کی خاطر وہ اس وقت سلیوز لیس ریڈ

Farwa Khalid Novels

ٹاپ کے نیچے بلو پینٹ پہنے وہ لبوں پر سرخ لپسٹک سجائے کانوں میں ائیر نگز سجائے اس وقت قاتل حسینہ بنی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے وجود کی رعنائیاں بلیک کلر کے لانگ کوٹ میں چھپا رکھی تھیں۔۔۔

یہ حسین قیامت صرف دامل شیخانی کے اوپر ہی ڈھانی تھی۔۔مارتھا نے پہلے چھپ کر اس کے فلیٹ میں داخل ہونا تھا۔۔ تاکہ وہ وہاں سے دامل شیخانی کو کیپچر کرے کہ وہ ایشا کو کیسے ہریس کرتا تھا۔۔۔ اس ثبوت کے ساتھ وہ نہ صرف اسے بدنام کر سکتی تھی۔۔۔ بلکہ اسے یونی سے نکلوا بھی سکتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

یہی اس کا مقصد تھا۔۔۔

مارتھا بنا آواز پیدا کیے اس کی اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

دبے قدموں سے اندر آتے اسے وہ فل فرنشڈ لگژری فلیٹ جس میں ہر شے سفید رنگ کی تھی بہت خوبصورت لگا تھا۔۔۔

اسے وہاں ارد گرد کوئی بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ اپارٹمنٹ اچھا خاصہ بڑا تھا۔۔۔ مارتھا لابی سے ہوتی آگے بڑھی تھی جب اس کی نظر شیشوں کی دیواروں سے بنی ایک بہت بڑی جم پر پڑی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جہاں ایک جانب کسی مشین پر بیٹھا وہ اپنے کسرتی بازوؤں سے بھاری ویٹ اُٹھاتا ہیوی ورک آؤٹ کر رہا تھا۔۔۔

اس کا کسرتی وجود دیکھ مارتھا ستائشی نگاہوں سے اسے بے خود سا ہو کر تکے گئی تھی۔۔۔

"واؤ کتنا ڈیشنگ اور ہینڈسم بندہ ہے یار۔۔۔۔ اسے یونی سے نکال کر ظلم کرنے والی بات ہے خود پر۔۔۔ مگر اپنی اس غصیل دوست کا کیا کروں۔۔۔"

مارتھا کو اپنے دل کے تار بجتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ جب اچانک سے وہ اس کی نظروں سے غائب ہوا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"سر کہاں گئے۔۔۔؟؟"

مارتھا نے گلاس وال سے چہرا اٹکائے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں

وہ کہیں نہیں تھا۔۔

اسی لمحے مارتھا کو اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔اسے خوف

کے مارے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"مارتھا کیا کر رہی ہیں آپ یہاں۔۔۔؟"

انتہائی سنگین لہجے میں یہ سوال کیا گیا تھا۔۔مارتھا نے اتنی ٹھنڈ میں

بھی اپنا پسینہ صاف کیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی نظریں دامل کی جانب اٹھی تھیں۔۔اس کا مردانہ وجاہت سے بھرپور کسرتی وجود اس وقت مارتھا کے بہت قریب تھا۔۔۔

"آئم سوری سر وہ۔۔۔میں۔۔۔"

مارتھا اسوقت اتنی عجیب کیفیت کا شکار تھی کہ اس سے جھوٹ بھی نہیں بن پایا تھا۔۔۔

"جھوٹ مت بولنا۔۔۔تمہارے لیے زیادہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔۔۔"

دامل شیخانی واپس پلٹتا اسے ڈرائینگ روم میں آنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔مارتھا کی نگاہیں اس شخص کے سراپے سے ہٹ ہی نہیں

Farwa Khalid Novels

رہی تھیں۔۔۔اس نے ایسی خوبصورت باڈی پہلے کبھی نہیں دیکھی

تھی۔۔۔

دامل اس کی نگاہیں نوٹ کر چکا تھا اس لیے یہی چاہتا تھا کہ جتنی

جلدی ہو سکے یہ لڑکی یہاں سے نکل جائے۔۔۔اسے اس بات کا

بھی اندازہ تھا کہ مارتھا کے یہاں آنے کے پیچھے ایشا اگروال کا ہی

ہاتھ تھا۔۔

مارتھا اب تو کسی قیمت پر نہیں چاہتی تھی کہ ایشا کا پلان کامیاب ہو

اور دامل یونی سے جائے۔۔۔اس لیے اس نے دامل کو ایشا کا سارا

پلان بتا دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جو سنتے دامل کی پیشانی شکن آلود ہوئی تھی۔۔ جس کی وجہ ایشا کا پلان سن کر نہیں اس کے دوستوں کو اسے کی پھنسا کر جانا تھا۔۔۔ اس نے اب تک اتنا تو دیکھا تھا کہ وہ لڑکی سینے دوستوں کے لیے کھڑی رہتی تھی۔۔

مارتھا کو دوستی میں پہلی بار کی گئی دغا بازی پر افسوس تو ضرور ہوا تھا۔۔۔ مگر پہلی بار اسے کوئی بندہ اتنا پسند آیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں دامل شیخانی کے اوپر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کا بہت بار دل چاہا تھا اسے چھونے کو۔۔۔ وہ اگر پروفیسر کی جگہ کوئی عام لڑکا ہوتا تو اب تک ضرور اسے پرپوز کر چکی ہوتی۔۔۔ اور بوائے فرینڈ بھی بنا چکی ہوتی۔۔۔

لیکن دامل شیخانی کے سرد تاثرات نے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔

دامل نے اسے ایشا سے اس بارے میں کچھ بھی ڈسکس نہ کرنے کی ہدایت کرتے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ چاہے مغربی تہذیب میں رہ رہا تھا مگر اس کی سوچ مشرقی مردوں جیسی ہی تھی۔۔۔جو کسی غیر عورت کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔اسے حلال اور حرام میں فرق پتا تھا۔

مارتھا کے جانے کے کچھ دیر بعد ڈور بیل بجی تھی۔۔۔وہ اسی حلیے میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔گردن میں ٹاول ڈالتا وہ اٹھا تھا اور مین گیٹ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

سامنے کھڑی لڑکی اور اس کی تیاری دیکھ دامل کی پیشانی پر شکنوں کا جال بن چکا تھا۔۔۔

نگاہیں اس کے ریڈ لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔ یہ لڑکی بے پناہ حسین تھی اور اپنے حسن کی تابناکیوں سے واقف تھی۔۔ جس کا آج خوب استعمال کیا گیا تھا۔۔

دامل کے راستہ دینے پر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اس کی ستائشی نگاہیں ااس سفید رنگ سے سجے فلیٹ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ ساتھ ہی اس نے مارتھا کو تلاش کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ نجانے کہاں چھپی ہوئی تھی کہ اسے نظر بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

"گڈ ایوننگ سر۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس نے اسے دروازہ بند کر کے آتے دیکھ مخاطب کیا تھا۔۔ جس کا سر خم کر کے جواب دیا گیا تھا۔۔

ایشا اس کا حلیہ دیکھ اس کی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔۔۔

بلاشبہ وہ ایک حسین مرد تھا۔۔ جس کو دیکھ کر نجانے کتنی لڑکیاں اپنا دل ہار چکی تھیں۔۔۔ اسے یونی میں ایسے بہت سارے قصے سننے کو ملے تھے۔۔۔

اس کی پر کشش اور رعب دار شخصیت دیکھنے والے پر ایک طلسم سا طاری کر دیتی تھی۔۔۔ جس میں نجانے کتنے دل جکڑے جا چکے تھے۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

لیکن وہ ایشا اگروال تھی۔۔۔

جسے اپنے دل و دماغ پر مکمل کنٹرول تھا۔۔ وہ ایسے لوگوں کو ان کی اوقات دکھانا جانتی تھی۔۔

ویسے بھی وہ ایک پاکستانی تھا۔۔۔ جسے نجانے وہ کیسے برداشت کر رہی تھی۔۔۔

"آپ جو بھی کہیں گے میں وہ کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ وہ سب جو روما کر رہی ہے۔۔۔"

ایشا اس کے قریب جاتی اپنے کوٹ کا بیلٹ کھول گئی تھی۔ دامل خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اب وہ ایک ایک کر کے اپنے

Farwa Khalid Novels

کوٹ کے بٹنوں کو کھول رہی تھی۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریزاں تھی۔

دامل نے نوٹ کیا تھا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔ چہرے کی رنگت بھی سرخ تھی۔۔۔ مگر شاید اس کی ضد پر شے پر بھاری تھی۔۔۔ وہ نفرت میں کچھ بھی کرنے کا جذبہ رکھتی تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی اپنا کوٹ کندھوں سے سرکایا دامل کی آنکھیں سلگھ اٹھیں تھیں۔۔ دل چاہ رہا تھا ابھی اس بے شرم لڑکی کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔۔

جس میں حیا اور شرم نام کو نہیں تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

شاید اس کی تربیت ہی ایسے ہی کی گئی تھی۔۔ اسے صحیح غلط کا فرق سیکھایا ہی نہیں گیا تھا۔۔

ریڈ سلک کی چمکتی ٹاپ میں اس کے وجود کی تمام تر دلکشی اور دلفریبی واضح ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی عریاں بانہیں بے پناہ سفید اور روئی جیسی نرم و ملائم سی تھیں۔۔۔

اگر اس وقت دامل شیخانی کی جگہ کوئی بھی اور انسان وہاں ہوتا تو اس ہوش ربا سراپے کے آگے اپنے آپ پر اختیار کھو دیتا تھا۔۔۔ اسے بھکنے میں ایک پل بھی نہ لگتا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر وہ دانل شیخانی تھا جسے اپنی حدود کا بھی اچھے سے اندازہ تھا اور اس

لڑکی کی عزت کا بھی۔۔۔

مگر اسے اس حرکت کا جواب بھی بہت اچھے سے دینے کا ارادہ رکھتا

تھا۔۔۔

تاکہ وہ دوبارہ کبھی بھی کسی کے سامنے ایسا کچھ کرنے کی ہمت نہ کر

پاتی۔۔۔۔

یہ لڑکی جو کسی کا زرا سا لمس برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔اس کے

سامنے اپنا آپ پیش کر رہی تھی۔۔۔مارتھا کے ذریعے وہ اس کی

Farwa Khalid Novels

پلاننگ اگر نہ سن چکا ہوتا تو اس وقت سلگتے جذبات کے ساتھ اس

لڑکی کا حشر بگاڑ دینا تھا اس نے۔۔۔

جو اپنے آپ کو اس کے آگے اس طرح سے بے مول کر رہی

تھی۔۔۔

اس بات سے بے خبر کے وہ کتنی اہم اور قیمتی تھی۔۔۔

اس کے حسین رعنائیاں بکھیرتے سراپے سے نگاہیں چراتا وہ اس

کے مزید قریب ہوا تھا۔۔۔ اتنا کہ اس کی گرم سانسیں ایشا کا چہرا

جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی رنگت بے اختیار لال ہوئی تھی۔۔۔وہ ضد میں آ کر یہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اسے ایک دم سے احساس ہوا تھا۔۔ نگاہوں نے اردگرد مار تھا کو تلاش کرنا چاہا تھا۔۔

مگر وہ اب بھی اسے کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔ ایشا کے اب پسینے چھوٹنے لگے تھے۔۔۔۔

اس کو قریب آتے دیکھ وہ الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔

جب اسی لمحے اس کی کمر دیوار سے ٹکرائی تھی۔وہ چند قدموں کا فاصلہ طے کرتا اس کے اتنے ہی قریب آچکا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اس نے ہاتھ بڑھا کر ایشا کا چہرا اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔اس کے جبڑے کو اپنے پنجوں میں دبوچتے وہ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میری چوائس تم جیسی لڑکی ہو گی۔۔۔جسے اپنے وجود کو دوسروں کے سامنے عیاں کر کے اپنے آپ کو دعوتِ نظارہ بنا کر پیش کرنا اچھا لگتا ہو۔۔۔تم خود کو روما سے کمپیئر کر رہی ہو۔۔۔۔روما تم سے ہزار درجے بہتر ہے۔۔۔کیونکہ اس نے کبھی اپنی حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔اسے اپنی ذات کے وقار کا پوری طرح سے علم ہے۔۔حلال اور حرام کا فرق تمہارے کلچر میں

Farwa Khalid Novels

نہیں ہے۔۔۔ مگر میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ تم مجھ پر حرام

ہو۔۔۔۔

تمہیں چھونا حرام سمجھتا ہوں۔۔۔ اس وقت گھن محسوس ہو رہی ہے

تمہارے وجود سے۔۔۔ جو اس طرح بے پردہ ہو کر ایک نامحرم کے

سامنے پیش کیا گیا ہے۔۔ میرا معیار تم جیسی بولڈ اور بے شرم لڑکی

کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔"

ایشا کو اپنے جبڑے میں اس کی انگلیاں دھنستی محسوس ہوئی تھیں۔

جیسے اسے توڑ دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔۔

مارے تکلیف کے وہ کراہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جس پر دامل اس کے لبوں پر سجی ریڈ لپسٹک کو اپنے انگوٹھے سے

مسلتا اسے بہت حد تک صاف کر گیا تھا۔۔۔اس کی گرفت میں اتنی

سختی تھی کہ ایشا نے اس کے ہاتھوں کو دور جھٹکنا چاہا تھا۔۔۔

وہ بنا شرٹ کے اپنے نمایاں ہوتے کسرتی وجود کے ساتھ اس کے بے

پناہ قریب تھا۔۔۔ایشا کے دل کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں جل اٹھی تھیں۔۔اس کے چہرے پر پھیلتی تکلیف

کے آثار دیکھ دامل اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

مگر وہ اب بھی اس سے دور نہیں ہوا تھا۔۔۔

Forwa Khalid Novels

اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتا وہ اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔۔

اس کے یہ توہین آمیز الفاظ ایشا کی رنگت زرد کر گئے تھے۔۔۔وہ یک ٹک کھڑی اسے تکے جارہی تھی۔۔۔ آنکھوں کا اضطراب مزید بڑھنے لگا تھا۔۔۔

آج تک کبھی کسی نے اسے یہ الفاظ نہیں بولے تھے۔۔۔نہ کسی نے اسے ٹھکرایا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ہر کوئی اس کی جانب بڑھنے کی کوشش کرتا تھا وہ ہمیشہ سب کو دھتکارتی تھی۔۔۔اس طرح سے دھتکارے جانے کی تکلیف اس نے کبھی برداشت نہیں کی تھی۔۔۔

وہ تو یہاں اس شخص کو پھنسانے اور اسے تکلیف دینے کے لیے آئی تھی۔۔۔مگر دامل شیخانی کے سفاکیت بھرے حقیقت بیان کرتے الفاظ نے اسے اچھا خاصا ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"میں اپنی لائف جیسے بھی گزاروں۔۔۔جو بھی پہنوں آپ کون ہوتے ہیں مجھے ایسا کہنے والے۔۔۔میری زندگی پر صرف میرا اختیار ہے۔۔۔جو بھی چاہوں کر سکتی ہوں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا اپنے اندر بھڑکتے شعلوں کی تپش محسوس کرتی بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

"تو جاؤ جا کر اور مردوں کو لبھانے کی کوشش کرو دامل شیخانی تم جیسیوں پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔"

اس کا کندھوں سے ڈھلکتے کوٹ کو قہر آلود نگاہوں سے گھورتا وہ اس سے دور ہوتا حقارت آمیز لہجے میں بولتا اس لمحے ایشا اگروال کی ہستی ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اتنا برا آج تک بھی کسی نے نہیں بولا تھا اسے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم۔۔۔تم ایسا کیسے بول سکتے ہو مجھے۔۔۔"

ایشا چیخی تھی۔۔۔اس کے لیے یہ سچویشن بالکل نئی تھی۔۔۔آج تک کبھی کسی نے اسے ان باتوں کی آگاہی نہیں دی تھی۔۔۔وہ جس معاشرے میں رہتی تھی وہاں یہ عام باتیں تھیں۔۔۔

لڑکیوں اور لڑکوں کا بنا رشتے کے قریب آنا اتنی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی تھی۔۔۔پھر یہ شخص ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔

ایشا ایک دم سے اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

"چھوٹی اور پنچ سوچ رکھنے والا پاکستانی۔۔۔جس کے نزدیک اس کے گھر کی عورت صرف اس کے پیر کی جوتی بن کر رہے۔۔۔اپنی

Farwa Khalid Novels

عورتوں کو چار دیواری میں قید کر کے رکھنے والے مرد ہو نا تم۔۔۔

یہاں اس طرح اپنے مقابل آتے برداشت نہیں ہو پا رہا تمہیں۔۔

دقیانوسی مرد تم مجھ پر کیا تھوکو گے میں بھی تم جیسوں کو دیکھنا بھی

پسند نہیں کرتی۔۔۔

میں یہاں صرف تمہیں تمہاری اوقات بتانے آئی تھی۔۔۔میری

دوست مارتھا یہی پر ہے۔۔۔'

ایشا بھی جواباً اسی غضبناکی کے ساتھ بولتی مارتھا کو آوازیں دینے لگی

تھی۔۔وہ اپنا کوٹ پہن چکی تھی۔۔۔مگر اس کی بعد بھی اس شخص

Farwa Khalid Novels

کی چبھتی نگاہیں اسے اپنے وجود میں دھنستی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"جا چکی ہے تمہاری دوست تمہارا سارا پلان مجھے بتا کر۔۔۔"

دامل کی بات پر اس نے بے یقینی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تمہاری دوست نے تمہاری سالوں کی دوستی کو چھوڑ کر میرے کہنے پر تمہیں دھوکا دے دیا۔۔۔ وہ اگر چاہتی تو تمہیں سب بتا کر یہاں آنے سے روک سکتی تھی۔۔۔ مگر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کیونکہ میں نے اسے کہا تھا۔ تمہارا دوست انیل اور مارتھا دونوں نے تمہیں یہاں آنے دیا۔۔۔"

دامل کی بات پر ایشا کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔ یہ شخص کیا بول رہا تھا۔۔۔

مارتھا اور انیل ایسا کیسے کر سکتے تھے اس کے ساتھ۔۔۔

ایشا کو اب ایک دم سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔ اس نے اپنے کوٹ کا بیلٹ مزید مضبوطی سے اپنی گرد باندھا تھا۔۔۔ اس کی اس حرکت پر دامل شیخانی کے لبوں پر چند لمحوں کے لیے مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس لڑکی کی بہادری یہیں تک تھی۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے تیزی سے دروازے کی جانب گئی تھی۔۔۔

جسے لاکڈ دیکھ ایشا کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"دروازہ کھولو۔۔۔۔"

وہ وہیں سے کھڑے ہو کر چلائی تھی۔۔۔۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے جانے کی۔۔۔ابھی تم نے اپنی اسائمنٹ بھی تو پاس کروانی ہے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل اس پر ایک طنزیہ مسکراہٹ اچھالتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ ایشا نے اپنے کوٹ کی پاکٹ میں موبائل ٹٹولنا چاہا تھا مگر وہ سرے سے غائب تھا۔۔

ایشا کی رنگت صحیح معنوں میں اڑ چکی تھی۔۔

"اوہ گاڈ کہاں پھنس گئی میں۔۔۔مار تھا انیل چھوڑوں گی نہیں تم لوگوں کو۔۔۔"

وہ غصے سے بپھری ہوئی دروازے کو ٹھوکریں مارنے لگی تھی۔۔۔ مگر وہ اپارٹمنٹ ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے باہر آواز جا ہی نہیں

Farwa Khalid Novels

پارہی تھی۔۔۔وہ تھک ہار کر واپس لوٹی تھی۔۔۔لاؤنج خالی پڑا تھا۔۔۔

وہ اپنے غصے پر قابو نہ رکھ پاتے اس کے کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کا اگر لگ رہا تھا کہ وہ اسے ہراساں کرے گا تو وہ بھی کوئی کمزور لڑکی نہیں تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے کا منظر دیکھ اس کی قدم وہیں ساکت ہوئے تھے۔۔۔

پتھر ہوتی نگاہوں کے ساتھ وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جو اس وقت جائے نماز پر کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے کریم کلر کی پینٹ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔ سر پر سفید رنگ کی دھاگوں کی بنی چھوٹی چھوٹی جالیوں والی ٹوپی تھی۔۔۔ جو بہت آرام سے اس کے سیاہ گھنے بالوں سے سجے سر پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔

پوری توجہ کے ساتھ وہ اسے نماز پڑھتا دکھائی دیا تھا۔۔ ایشا کی آنکھوں کے سامنے ایک پرچھائی سی آن ٹھہری تھی۔۔۔ شاید وہ یہ منظر پہلے کہیں دیکھ چکی تھی لیکن کہاں۔۔۔۔ اسے بہت سوچنے کے بعد بھی یاد نہیں آیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ وہیں دروازے کے ساتھ لگی کھڑی اسے ساکت نگاہوں سے تکے جا رہی تھی۔۔ اسے ایسے لگا رہا تھا کہ اس کا وجود وہیں جکڑا جا چکا ہے۔۔۔ دل و دماغ پر چھایا اضطراب آہستہ آہستہ ہٹنے لگا تھا۔۔۔

دامل کی آواز اتنی اونچی تھی کہ اس کے ادا کیے جانے والے آواز ایشا سن پا رہی تھی۔۔۔ اس نے یہ سن رکھے تھے۔۔۔ ایشا کو اپنے دل میں عجیب سی تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔ وہ پوری طرح سے پسینے سے شرابور ہو چکی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی ماں نے اسے ہمیشہ سے یہی بتایا تھا کہ وہ ہندو ہے۔۔۔اس کے دماغ میں مسلم اور خاص کر پاکستانیوں کو لے کر بہت زیادہ نفرت بھری گئی تھی۔۔۔نتالیہ اور بدر سے اس کی دوستی ان دونوں کی کوششوں سے ہی ہوئی تھی۔۔۔

اسے اپنے پورے وجود میں بے چینی سی گھلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے کبھی اپنی ماں کی طرح بتوں کی پوجا نہیں کی تھی۔۔۔اس نے کبھی کوئی مذہب نہیں اپنایا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ کبھی کوئی تہوار نہیں بناتی تھی۔۔ اسے سونل اگروال دیوالی اور ہولی جیسے تہواروں پر اپنے پاس بلاتی تھیں۔۔ لیکن وہ کبھی نہیں گئی تھی۔۔۔ اسے اپنی زندگی پر کسی کی حاکمیت برداشت نہیں تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ اپنی مرضی کی مالک رہی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اب سونل اگروال نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔ مگر پوری طرح سے اس سے غافل نہیں ہو پائی تھیں۔۔۔ نہ کبھی ہو سکتی تھیں۔۔۔

ایشا ان کے لیے کتنی قیمتی تھی اس بات کا اندازہ ایشا کو بھی نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔وہ پوری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا۔۔

اپنے حواسوں کو بحال کرتے اس کی نظر ٹیبل کی جانب گئی تھی۔۔۔

جہاں ایک جانب اسے دامل کا لیپ ٹاپ کھلا نظر آیا تھا۔۔۔

وہاں کسی کی ویڈیو کال آرہی تھی۔۔۔ایشا نے نجانے کس احساس کے تحت ہاتھ بڑھایا تھا اور یس کا بٹن پریس کرتے کال اٹینڈ کرلی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سامنے ہی اسے بہت ہی باوقار سی خاتون بیٹھی نظر آئی تھیں۔۔۔

سفید لباس میں ملبوس نورانی چہرے کی مالک وہ بہت ہی باوقار سی خاتون تھیں۔۔۔ جنہیں دیکھ ایشا تھم سی گئی تھی۔۔۔۔

وہ بھی اس کو دیکھتیں حیران ہوئی تھیں۔۔۔

"بیٹی آپ کون ہو۔۔۔۔؟؟"

انہوں نے اس کی جانب دیکھتے بہت نرم لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

جبکہ ان کے ساتھ بیٹھی وجیہہ، ارسلان اور حمنہ بھی سکرین پر جھانکنے لگتے تھے۔۔۔ انہیں بھی یقین نہیں آیا تھا کہ دامل کا لیپ

Farwa Khalid Novels

ٹاپ کسی لڑکی کے پاس تھا۔۔۔ اور وہ بھی اس وقت اس کے گھر میں موجود تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ کتنی پیاری ہیں آپ۔۔۔؟؟ کیا آپ مصطفیٰ بھائی کی دوست ہیں۔۔۔"

ان میں سے ایک لڑکی نے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ ایشا مصطفی نام پر ٹھٹھک گئی تھی۔۔

"کک کون مصطفیٰ۔۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

ایشا کی نظریں ان لڑکیوں اور اس خاتون کے لباس پر تھیں۔۔۔

مکمل طور پر ڈھکے ہوئے لباس۔۔۔پر سکون چہرے اور آنکھوں سے ٹپکتا اطمینان۔۔۔

ایشا کو عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"جن کا لیپ ٹاپ اس وقت آپ پکڑ کر بیٹھی ہیں۔۔۔کہیں آپ نے بھائی کا لیپ ٹاپ چوری تو نہیں کر لیا۔۔"

وجیہہ کی بات پر ان باقی سب نے بھی اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں میں چور نہیں ہوں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی ان لوگوں سے اپنے مخصوص کھردرے اور بدتمیز لہجے میں بات نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"تم چور ہو۔۔۔بہت کچھ چرایا ہے تم نے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ ان میں سے مزید کوئی کچھ بولتا داملِ اس کے قریب آتا لیپ ٹاپ کی سکرین جھکاتا اس کے کان میں گھمبیر سرگوشی کر گیا تھا۔۔۔ایشا نے چہرا موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔ایشا کے ہونٹ اس کے ہونٹوں کو ٹچ ہوتے ہوتے بچے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کا دل ان سیاہ مقناطیسی آنکھوں کی گہرائیوں میں ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔وہ پتھر کی ہو چکی تھی اس لمحے۔۔

دوسری جانب دامل لیپ ٹاپ اٹھا کر سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اس نے ہیڈ فونز لگا لیے تھے وہ لوگ اب کیا بول رہے تھے ایشا کو سنائی نہیں دیا تھا۔۔

وہ تو اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو اب بالکل اجنبی بن چکا تھا۔۔۔اس کی بولتی نگاہیں ایشا کو بہت کچھ کہہ گئی تھیں۔۔۔جن کے ایک وار کے بعد اس کی دھڑکنیں ابھی تک جگہ پر نہیں آ پائی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کونسی لڑکی۔۔۔؟ یہاں کوئی لڑکی نہیں ہے۔۔۔ تم لوگوں نے غلط نمبر پر کال ملادی ہوگی۔۔۔"

وہ ان سب کو جھٹلا رہا تھا۔۔۔

اس نے دوبارہ ایک بار بھی ایشا کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"میرے گھر میں کوئی لڑکی نہیں ہے خانم۔۔۔ یہاں سب کے ایک جیسے گھر ہوتے ہیں۔۔۔ یقیناً ان نکموں نے پھر سے کسی غلط انسان کو کال ملادی ہوگی۔۔"

وہ بہت سکون سے اس کے سامنے بیٹھ کر جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اچھا خوبصورت ہو گی۔۔۔ یہاں ساری ہی ایک جیسی ہیں۔۔۔ مجھے فرق نہیں لگتا کسی میں۔۔۔"

شاید دوسری جانب سے اس کی تعریف کی گئی تھی۔۔۔ جس کا اس مغرور انسان نے یہ جواب دیا تھا۔۔۔ وہ اسے باقی سب کی طرح لگتی تھی۔۔۔

آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ ایشا اگروال پر اٹھتی نگاہیں ایک پل کے لیے ٹھہری نہ ہوں۔۔۔

مگر اس شخص نے ہر بار اس کی نفی کی تھی۔۔۔ اسے ایک ضد سی ہونے لگی تھی اس شخص سے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی ان سیاہ آنکھوں میں اپنے لیے ستائش دیکھنے کو دل چاہا تھا۔۔۔

وہ جو کچھ آج اسے بول چکا تھا وہ ایشا کے دل پر نقش ہوا تھا۔۔۔ جسے

وہ اتنی آسانی سے نہیں بھولنے والی تھی۔۔

وہ اپنی فیملی والوں سے بات کرتے ایک بالکل مختلف انسان تھا۔۔۔

اس کے اعنابی لبوں پر سحر انگیز مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

دلوں پر چھا جانے والی الوہی مسکراہٹ۔۔۔۔

ایشا اس کی جانب سے نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔ مسکراتے ہوئے

اس نے اپنی پیشانی پر پڑے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے جھٹکا تھا۔۔۔۔

ایشا کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا۔۔۔اس شخص کے چارم نے اسے ہپنوٹائز کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔وہ بے خود سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

جو اسے مکمل طور پر فراموش کیے بیٹھا تھا۔۔۔یہ ایشا کا خیال تھا۔۔۔

"دروازہ کھولیں۔۔۔آپ اس طرح سے مجھے قید کر کے نہیں رکھ سکتے۔۔میں آپ کی کمپلین کروں گی۔۔"

ایشا کافی دیر اس کے وجیہہ نقوش کو گھورنے کے بعد آخر میں اس کے لفظوں کے وار یاد کرتے خفگی سے بولی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی بات پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر ایشا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ایشا نے نوٹ کیا تھا اس کی آنکھوں میں ناگواری واضح تھی۔۔۔اس کی جانب دیکھتے مسکراہٹ بالکل ناپید ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے خدا حافظ کرتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اب لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم اپنی مرضی سے یہاں آئی ہو اپنے گھٹیا ارادوں کے ساتھ۔۔۔ میں نے بلایا نہیں تھا تمہیں۔۔۔اس لیے بار بار کمپلین کرنے کی دھمکیاں مجھے تو مت دو۔۔۔ میں اسی وقت کال کر کے تمہیں بنا

Farwa Khalid Novels

اجازت کرے گھر میں گھس کر چوری کرنے کے جرم میں گرفتار کروا

سکتا ہوں۔۔۔"

دامل شیخانی بہت ہی سکون سے بولتا ایشا کا غصے سے سرخ پڑتا چہرا

دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں نے کچھ چوری نہیں کیا۔۔۔ آپ کی پرمیشن سے آئی ہوں

یہاں۔۔۔"

ہر وقت کمپلین کر دینے کی دھمکیاں دیتے والی پولیس کے نام پر اس

وقت دامل کو سہمی ہوئی نظر آئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

"تو پھر میں بھی تو ایسا کچھ نہیں کیا جس کی تم کمپلین کرو گی۔۔نہ ہی تمہیں چھوا ہے اور نہ ہی ایسی کوئی خواہش رکھتا ہوں۔۔۔"

دامل اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ ایشا نے اس کی بات پر نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ اسائمنٹ ہے تمہاری آج کی رات ہے تمہارے پاس۔۔اگر اسے صبح تک مکمل کر کے مجھے سبمنٹ کروا سکتی ہو تو تم پاس ہو جاؤ گی۔۔۔"

دامل نے ایک فائل اس کے سامنے رکھی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا نے اتنے کم وقت کی ڈیڈ لائن پر آنکھیں پھاڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایک رات میں کیسے کروں گی میں۔۔۔"

اسے اس وقت یہ شخص انتہائی برا لگا تھا۔۔۔ جو جان بوجھ کر اس کے سارے ایسے کر رہا تھا۔۔

"یہ تم سوچو۔۔۔ اور جا سکتی ہو اب دروازہ کھلا ہے۔۔۔"

سرد و سپاٹ لہجے میں کہتے اسے باہر کا راستہ دکھایا گیا تھا۔۔۔ ایشا نے مٹھیاں میچتے بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا تھا۔۔۔ وہ چند قدم

Farwa Khalid Novels

ہی آگے بڑھی تھی جب ایک خیال پر اس کے قدم واپس پلٹے تھے۔۔

"آپ کے گھر والے آپ کو مصطفی کہہ کر کیوں پکار رہے تھے۔۔ ؟؟"

ایشا کو ایک دم سے یہ بات یاد آئی تھی۔۔۔

اگر اس کا نام مصطفیٰ تھا تو کیا وہ یہاں غلط پہچان سے رہ رہا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر دامل کی نگاہوں کا رنگ بدلہ تھا۔۔۔ ایشا بہت غور سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

"میرے گھر والے مجھے جس نام سے بھی پکاریں اٹس نن آف یور بزنس۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے نکلتا سرد پن اس لمحے ایشا کو ٹھٹھرا کر رکھ گیا تھا۔۔

وہ مزید کوئی سوال کیے بغیر وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی دامل بوجھل سانس خارج کرتا وہیں ایک جانب صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ آنکھیں موندے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھا وہ اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔۔ آنکھیں بہت زیادہ سرخ تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

یہ اس کی زندگی کا سب سے ٹف مشن تھا۔۔۔ جسے پر کام کرتے بہت بار اس کا دل چاہتا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے ملک واپس لوٹ جائے۔۔۔ لیکن پھر کچھ تھا جو اس کے قدم جکڑ دیتا تھا۔۔۔

اس کی آہیں اور سسکیاں اسے بے بس کر دیتی تھیں۔۔۔ وہ چاہ کر بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ایشا تمہارے لیے بھی کافی بنا دوں۔۔؟؟ میں اپنے لیے بنا رہی تھی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا لاؤنج میں بیٹھی سر گرائے اپنی اسائمنٹ بنانے میں مصروف تھی جب عروہ نے اپنے کمرے سے نکلتے پوچھا تھا۔۔۔

ایشا نے ٹائم دیکھا تھا بارہ بج چکے تھے وہ پچھلے پانچ گھنٹوں سے لگاتار کام کر رہی تھی۔۔۔اسکی گردن اکڑ چکی تھی۔۔۔ابھی آدھی اسائمنٹ رہتی تھی۔۔کمر الگ درد کر رہی تھی۔۔۔

"ہاں بنا دو۔۔۔"

وہ پہلے عروہ سے دور دور رہتی تھی۔۔۔مگر عروہ نے اس کی بیماری میں جس طرح سے اس کا خیال رکھا تھا اب وہ اس سے بہت اچھے

Farwa Khalid Novels

سے بات کرتی تھی۔۔۔ ان دونوں کے بیچ اچھی خاصی دوستی بھی ہو چکی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد عروہ نے بھاگ اڑاتا کافی کا مگ اسکے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔

"تھوڑی دیر ریسٹ کر لو۔۔۔"

عروہ اس کے پاس بیٹھتے اس کے سنہری بالوں کو دیکھتے بولی تھی۔۔۔ جو اس کے کندھے پر ایک جانب بکھرے ہوئے تھے۔۔ تھکی تھکی سی وہ اس وقت عروہ کو بہت پیاری لگی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کا چہرا بہت معصوم سا تھا۔۔۔ لیکن وہ خود ہی سرد اور خشک تاثرات سجا کر خود کو سب سے الگ تھلگ رکھتی تھی۔۔۔ اس کے بہت سارے دوست تھے مگر وہ کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔

اس نے اپنے گرد ایک باؤنڈری بنا رکھی تھی۔۔۔ جہاں سے اندر داخل ہونے کی اجازت کسی کو نہیں تھی۔۔۔

"تمہاری مدر انڈیا سے ہیں کیا۔۔۔؟؟؟"

عروہ نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا تھا کہ کہیں یہ نک چڑی مغرور لڑکی برا ہی نہ مان جائے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہاں۔۔۔"

ایشا نے اثبات میں سر ہلاتے جواب دیا تھا۔۔

"فادر۔۔۔وہ کہاں سے ہیں۔۔؟؟ تم نے کبھی ان کا ذکر نہیں کیا۔۔۔؟"

عروہ کے سوال پر کافی کا سپ لیتی ایشا کی رنگت ایک پل کے لیے سیاہ ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔۔۔

"ان کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔وہ بھی انڈیا سے ہی تھے۔۔۔"

بے تاثر لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اوہ آئم سوری مجھے آئیڈیا نہیں تھا۔۔۔"

عروہ افسردگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"نو ڈونٹ بی سوری۔۔۔"

اس نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے ایسے کہا تھا جیسے اس کے لیے یہ افسوس کی بات نہیں بلکہ خوشی کی بات ہو۔۔

"تم پاکستان میں کہاں سے ہو۔۔۔؟؟"

ایشا نے بات بدلتے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

"لاہور سے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ نے پرجوش لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔اسے ایشا کا یہ سوال کرنا اچھا لگا تھا۔۔

"کیا تم اس شخص کو پہچانتی ہو۔۔۔؟؟"

ایشا نے موبائل میں موجود دامل کی تصویر عروہ کے سامنے کرتے پوچھا تھا۔۔۔

"یہ تو دامل سر ہیں نا۔۔"

عروہ نے فوراً سے جواب دیا تھا۔۔۔جس پر ایشا بدمزا ہوئی تھی۔۔۔

"پاکستان میں کہاں رہتا ہے یہ جانتی ہو۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے ایک امید کے تحت دوبارہ سوال کیا تھا۔۔۔

"نہیں میں نے تو انہیں پہلی بار یہاں پر ہی دیکھا ہے۔۔۔بہت فخر ہوا ان کو یہاں اس طرح سے دیکھ کر۔۔۔ ہمارا ملک بھی کسی سے کم نہیں ہے۔۔۔ آپ کبھی میرے ساتھ پاکستان آئیں گی آپ کو اپنے سب گھر والوں سے ملواؤں گی۔۔۔سب بہت خوش ہونگے آپ سے مل کر۔۔"

ایشا اسے آپ کہنے پر بہت بار ٹوک چکی تھی۔۔۔مگر وہ تم کہتی کہتی پھر سے آپ پر آن رکتی تھی۔۔

"نو وے۔۔۔میں کبھی نہیں جاؤں گی وہاں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

بالوں کو جھٹکتے وہ نخوت سے بولی تھی۔۔۔ جس پر عروہ نے رک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایسے مت بولیں۔ کیا پتا جانا پڑ جائے۔۔۔"

عروہ کی آنکھیں اس کی حسین صورت کی جانب اٹھتیں پر اسرار انداز میں مسکرائی تھیں۔۔۔

"ایشا اگروال کی مرضی کے بغیر کوئی اسے اپنے اشاروں پر نہیں چلا سکتا۔۔۔ نہ ہی اس دنیا میں کوئی ایسا ہے جو مجھ پر تسلط جما سکے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کے لہجے میں غرور واضح تھا۔۔ عروہ اب کی بار کچھ نہیں بولی تھی خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتی کسی احساس سے مسکرادی تھی۔۔

"اگر آپ کو کسی سے محبت ہو گئی کیا تب بھی آپ ایسے ہی کہیں گی۔۔۔"

عروہ نے پہلے کبھی اس سے اتنی باتیں کبھی نہیں کی تھیں۔۔۔ آج نجانے کیوں دل چاہ رہا تھا۔۔۔ اس پیاری سی لڑکی سے بات کرنے کو۔۔۔ جس نے اپنے آپ کو بہت سخت خول میں بند کر رکھا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"محبت کچھ نہیں ہوتی۔۔۔ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ اور فریب ہے یہ۔۔۔ جس جذبے کو میں مانتی ہی نہیں ہوں۔۔۔ وہ ہو کیسے سکتی ہے مجھے۔۔۔"

ایشا اگروال اپنے مخصوص گھمنڈی لہجے میں بولتی اب دوبارہ سے اپنی اسائمنٹ پر جھک چکی تھی۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا وہ اب اس سے مزید بات کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

وہ صبح چھ بجے کے قریب اپنی اسائمنٹ مکمل کرتی وہیں صوفے پر ہی آنکھیں موندے لیٹ گئی تھی۔۔۔ مسلسل اتنی دیر سے بیٹھنے کی وجہ سے اس کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نیند سے آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں۔۔۔اسے نیند میں گئے ابھی تھوڑا سا وقت کی گزرا تھا۔۔جب غافل ہوتے اعصاب کے ساتھ ایک دم سے آنکھوں کے سامنے دامل شیخانی کی وہ سیاہ آنکھیں بے پناہ قریب آن ٹھہری تھیں۔۔وہ گھبرا کر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"

عروہ جو قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد کمرے سے نکل رہی تھی۔۔اس کو یوں ڈر کر اٹھتے دیکھ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"وہ ابھی وہ یہاں۔۔۔میرے قریب۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے جواب دیا تھا۔۔

"کون۔۔۔؟؟"

عروہ نے اس کا ہاتھ تھامے پوچھا تھا۔۔۔

"وہ دا۔۔۔"

وہ بولتے بولتے رک سی گئی تھی۔۔۔اگلے ہی پل عروہ کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔زوردار آواز میں اس کے کمرے کا دروازہ بند ہوا تھا۔۔

عروہ کانوں پر ہاتھ رکھتے مسکرائی تھی۔۔۔۔اسی لمحے اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میری اسائمنٹ مکمل ہو چکی ہے۔۔۔"

یونی آتے ہی وہ دامل شیخانی کے آفس میں اس کے سامنے موجود تھی۔۔۔ وہ ایک منٹ کے لیے بھی نہیں سو پائی تھی۔۔۔

اب اس کا سر نیند سے بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ آنکھیں نیند کے ڈوروں سے سرخ ہوتی مزید حسین لگ رہی تھیں۔۔۔ دامل نے ایک نظر اس پر ڈالتے اس کے ہاتھ سے فائل تھام لی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ آج کل کی نسبت بہتر حلیے میں تھی۔۔ براؤن کلر کے اوپن ٹراؤزر کے ساتھ لوز سی وائٹ شرٹ پہنے وہ بالوں کا سمیٹ کر کیچر میں مقید کیے گلے میں سکارف ڈالے مناسب حلیے میں کھڑی وہ ڈسٹرب سی لگی تھی۔۔۔

"بہت زیادہ غلطیاں ہیں اس اسائمنٹ میں۔۔۔۔"

اسائمنٹ دیکھتے اس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔ جس پر ایشا کی آنکھوں میں سرد پن آن ٹھہرا تھا۔۔

"آپ اگر مجھے فیل ہی کرنا چاہتے تھے تو رات بھر اس پڑھ سے ہلکان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا مٹھیاں بھیچے اپنی خفگی چھپاتے بولی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر دامل نے آبرو اچکاتے اسے گھورا تھا۔۔۔

"اپنے لفظوں کی تصیح کریں محترمہ۔۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ آپ کو رات بھر ہلکان ہونا پڑے۔۔۔"

دامل شیخانی اس کی آنکھوں میں جھانکتا اس کی بات کا کوئی اور مطلب نکالتا ایشا جیسی بولڈ لڑکی کی رنگت بھی شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟؟"

وہ اس کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم سمجھ چکی ہو۔۔۔ویسے تم جیسی لڑکی کے لیے تو یہ عام بات ہو گی۔۔۔"

اپنی کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے وہ اسے سر سے پیر تک عجیب نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

"مجھ جیسی لڑکی سے کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔کل بھی آپ نے میرے کردار پر بہت انگلیاں اٹھائی ہیں۔۔۔کیا جانتے ہیں میرے بارے میں جو ایسے الزامات لگا رہے ہیں۔۔۔"

ایشا تڑخ کر بولی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے آج تک کبھی کسی کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔ مگر

اس شخص کے یہ الفاظ اسے بہت زیادہ ڈسٹرب کر رہے

تھے۔۔۔اس کی کل کی کہی باتیں ابھی بھی دماغ میں گھوم رہی

تھیں۔۔۔۔

"مجھے جاننے کا شوق نہیں ہے۔۔۔جو نظر آ رہا ہے وہی بول رہا

ہوں۔۔۔۔جوزف جیسا لڑکا بیسٹ فرینڈ ہے تمہارا۔۔۔۔جس کے

فلیٹ پر ہر روز ایک نئی لڑکی ملتی ہے۔۔۔۔پھر تم سے کس بات کی

توقع کی جا سکتی ہے۔۔۔۔"

دامل شیخانی نجانے اس پر کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی رنگت بہت زیادہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔ آنکھوں کا اضطراب بڑھنے لگا تھا۔۔۔

"جوزف کی اپنی لائف ہے وہ جو بھی کرے۔۔۔ آپ مجھے کیوں اس کے ساتھ ایسے کمپیئر کر رہے ہیں۔۔۔"

ایشا کے اندر بے چینی گھلنے لگی تھی۔۔۔ اس نے آج تک اپنے آپ کو بہت سنبھال کر رکھا تھا۔۔۔ بظاہر وہ جتنی بھی ماڈرن اور بولڈ بن جاتی۔۔۔ کبھی کسی بھی لڑکے کو اپنے قریب تک نہیں آنے دیا تھا۔۔۔ مگر یہ شخص اس کے ظاہری حلیے سے نجانے کیا کیا سوچ بیٹھا تھا اس کے بارے میں۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اگروال کو اپنی ماں کی باتوں سے کبھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔ مگر اس وقت وہ اس شخص کی باتوں پر اس طرح سے ری ایکٹ کر رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"میری بھی اپنی مرضی ہے۔۔۔ جس کے بارے میں جیسی سوچ رکھوں۔۔۔ تمہارے بارے میں یہی سوچ ہے میری۔۔۔ اگر اتنا ہی برا لگ رہا ہے تو اس سوچ کو بدل دو۔۔۔"

دامل شیخانی اس لڑکی کو اپنی باتوں پر ڈسٹرب ہوتے دیکھ دل ہی دل میں مسکرایا تھا۔۔ وہ اپنی مقصد میں کامیاب ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے مقابل آتے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا اسے بند لمحوں کے لیے ہپنوٹائز کر گیا تھا۔۔۔ ایشا پلکیں تک نہیں جھپکا پائی تھی۔۔۔ اگلے ہی لمحے دامل پھر سے اجنبی بنتا آفس سے نکل گیا تھا۔۔۔

ایشا کتنی ہی دیر ویسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔ اس کا سر نیند سے بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ آنکھیں بھی جلنے لگی تھیں۔۔۔ اس کا ارادہ اسائمنٹ سبمنٹ کروا کر واپس جانے کا تھا۔۔۔ اس کی مار تھا سے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

Forwa Khalid Novels

مار تھا اس سے شرمندہ ہونے کے ساتھ ساتھ کل کے بارے میں جاننے کے لیے متجسس بھی تھی۔۔۔ مگر ایشا نے اس سے بات بھی نہیں کی تھی۔۔۔ نتالیہ اور بدر اسے گم صُم دیکھ اس کے پاس آئے تھے۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے اتنی پریشان کیوں ہو۔۔۔؟؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔"

نتالیہ اس کا بے حد سرخ پڑتا چہرا دیکھ پریشانی کے عالم میں بولی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نہیں مجھے لگ رہا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں واپس

جا رہی ہوں۔۔۔"

امیہا نے مار تھا، جوزف اور انیل کو اگنور کرتے نتالیہ کی بات کا

جواب دیا تھا۔۔۔ گولڈی بھی خاموش نگاہوں سے اس کی جانب

دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ ان سب کو بہت ڈسٹرب اور کھینچی کھینچی سی لگی

تھی۔۔۔۔

"اوہ ہو۔۔۔ مگر امیہا تمہیں دامل سر کی کلاس تو لازمی لینی

ہو گی۔۔۔۔ تم نے ان کی بہت کم کلاسز لی ہیں۔۔۔ تمہاری اٹینڈنس

بہت شارٹ ہو چکی ہے۔۔۔انہوں نے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے

Farwa Khalid Novels

تمہارا اور چند مزید سٹوڈنٹس کے ناموں کا کہ تم لوگوں نے اگر مزید ایک کلاس بھی مس کی تو تم ان کے کورس کا پیپر نہیں دے پاؤ گے۔۔۔"

بدر کی بات پر واپس پلٹتی امیہا کے قدم رک سے گئے تھے۔۔۔اس کی آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

"بات تو ٹھیک ہے۔۔۔تم نے ان کی گنی چنی چند کلاسز ہی لی ہیں۔۔۔"

نتالیہ کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتے مطلوبہ کلاس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایشا تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی۔۔۔؟ میں مانتی ہوں غلطی ہوئی ہے مجھ سے۔۔۔ جس کے لیے تم سے بہت بار معافی مانگ چکی ہوں۔۔۔ اب بس کر دو نا پلیز۔۔۔"

مارتھا اس کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔

"مجھے تم پر بالکل بھی ٹرسٹ نہیں ہے اب مارتھا۔۔۔ تم کبھی بھی کہیں بھی کسی بھی انسان کی شخصیت کے چارم میں ڈوب کر مجھے دھوکا دے سکتی ہو۔۔۔ اس لیے مجھے تم سے اب کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا اسے دوٹوک جواب دیتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ پیچھے آتے اس کے سب دوستوں نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کا یہ انداز دیکھا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ غصے والی تھی۔۔۔

مگر اس نے کبھی بھی اپنے دوستوں سے ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔ کیونکہ پہلے ان کی کبھی بھی کوئی بات غلط لگی ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ ان پر آنکھ بند کر بھروسہ کرتی تھی۔۔۔ مگر اب آہستہ آہستہ بہت ساری باتیں اسے کھٹکنے لگی تھیں۔۔۔

اسے اس بے راہ روی پر لانے والے اس کے یہی دوست تھے۔۔ وہ جو کبھی کسی کی نہیں سنتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اب دامل شیخانی کی کہی ساری باتیں اس کے دل و دماغ کو اپنے حصار میں جکڑ رہی تھیں۔۔۔

وہ خود بھی اپنی کیفیت نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئی روما اور محب پہلی نشست پر عین اس کی جگہ پر براجمان تھے۔۔۔انہوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔۔۔

وہ چاہتے تھے کہ ایشا ہنگامہ کرے اور دامل اسے کلاس سے نکال دے۔۔۔کیونکہ ان دونوں کا امیج دامل کے سامنے بہت اچھا تھا۔۔۔وہ دامل کی فیورٹ سٹوڈنٹس میں سے تھے۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ لوگ کچھ زیادہ ہی شیر ہو گئے ہیں سر دامل کی وجہ سے۔۔۔ ایشا میرے خیال میں اب تمہیں انہیں ان کی اوقات دکھانی کی ہو گی۔۔۔"

مارتھا جانتی تھی ایشا کبھی اپنی جگہ کسی کو نہیں دیتی تھی۔۔۔ اگر وہ کلاس میں نہیں ہوتی تھی تو بھی اس کی سیٹ پر کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔۔ مارتھا خود پیچھے ہٹ کر کھڑی اسے آگے کر گئی تھی۔۔

ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا تھا۔۔۔ وہ کی ہر جگہ لڑ کر اپنا امیج اتنا خراب کر چکی تھی۔۔۔ آج پہلی بار اسے اس بات کا احساس ہوا تھا۔۔۔ ورنہ پہلے کبھی اسے اپنے امیج کی بالکل بھی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

پر اب نجانے کیوں ان باتوں کی فکر ہونے لگی تھی اسے۔۔۔شایع

اس شخص کی نگاہوں میں اپنی جانب دیکھ کر واضح ہوتی ناگواریت

اس سے برداشت نہیں ہو پارہی تھی۔۔۔ایک ضد سی ہو گئی تھی ان

آنکھوں میں اپنے لیے ستائش دیکھنے کی۔۔۔۔

وہ مارتھا کی بات کو اگنور کرتی آخری سیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

شروع کی تھوڑی سی سیٹس ہی خالی تھیں۔۔۔جن پر جوزف اور

انیل وغیرہ کو بیٹھتے دیکھ اس نے وہاں بیٹھنے کی زحمت نہیں کی

تھی۔۔۔۔

"یہ ایشا کو اچانک سے کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

جوزف نے انیل اور مارتھا سے پوچھا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے دامل سر سے اسے اچھی خاصی جھاڑ پڑ گئی ہے۔۔۔ مگر یہ اثر لینے والی تو نہیں تھی۔۔"

مارتھا بھی اس کا یہ بدلہ انداز دیکھ حیران تھی۔۔ جب اسی لمحے دامل نے کلاس میں قدم رکھا تھا۔۔ جسے دیکھ سب ہی اٹینٹو ہوئے تھے۔۔ جبکہ روما اور محب ابھی تک اس شاک میں تھے کہ ایشا نے ان سے بحث کیوں نہیں کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ پہلی سیٹ پر بیٹھ کر بھی بار بار مڑ کر اس کی جانب دیکھ رہے

تھے۔۔۔ صرف وہی نہیں باقی سٹوڈنٹس بھی آج ایشا اگروال کا یہ

گم صم انداز دیکھ کر حیران تھے۔۔۔

دامل کی نگاہیں سب سے آخر میں اکیلی بیٹھی ایشا کی جانب اٹھی

تھیں۔۔۔

سب سے الگ تھلگ اپنے نوٹس پر جھکی وہ ناراض سی لگی تھی۔۔۔

اس کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ اس وقت بہت مشکل سے بیٹھی ہے۔۔۔

دامل نے اس کا سر نیند سے جھولتے دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کے اسائمنٹس کے فائنل رزلٹ یہ ہیں۔۔۔۔"

دامل نے پروجیکٹر پر ان کی مارکس شیٹ ڈسپلے کی تھی۔۔۔ ایشا نے نہایت ہی بے دلی سے نگاہیں اوپر اٹھائی تھیں۔۔ جب سب سے اوپر اپنا نام جگمگاتا دیکھ اس کی گرے آنکھوں میں چمک ان ٹھہری تھیں۔۔۔ دامل نے سب سے زیادہ نمبر اسے ہی دیئے تھے۔۔۔

اس کے حسین لبوں پر اس لمحے مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس نے نگاہیں موڑ کر دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ دامل بھی اس وقت اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ نگاہوں کے اس تصادم پر ایشا کے دل میں ہلچل ہوئی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کبھی کبھی اسے اس شخص کی آنکھیں بہت کچھ کہتی معلوم ہوتی تھیں۔۔۔اور کبھی سرد و سپاٹ بالکل بے تاثر سی۔۔۔

ایشا کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے اپنی اس کیفیت پر حیران ہوتی وہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں گھما کر روما کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو مڑ کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

جس کا بجھا ہوا چہرا ایک دم سے کھل اٹھا تھا۔۔۔

چاہے کچھ بھی ہو جاتا مگر روما کو وہ کسی بھی قیمت پر آگے نکلتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل اپنا لیکچر شروع کر چکا تھا۔۔۔ ایشا نے نوٹ کیا تھا کہ روما جو باقی پروفیسرز کے لیکچر میں کبھی انٹرسٹ نہیں لیتی تھی۔۔۔ دامل کا لیکچر پورے انہماک سے سنتی حصہ بھی لے رہی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے دامل کی بھی زیادہ توجہ اسی پر تھی۔۔۔ جو بات ایشا کو انتہائی بری لگی تھی۔۔

پوری کلاس کو پتا گیا روما دامل پر پوری طرح سے ڈورے ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اکثر اس کے آفس میں پائی جاتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل جس سے یونی کی نجانے کتنی لڑکیاں قریب آنے کی کوشش کر چکی تھیں۔۔۔وہ سب کو اگنور کرتا صرف روما کو ہی لفٹ کروا رہا تھا۔۔۔

جو بات ایشا کو مزید جلن کا شکار کر گئی تھی۔۔۔ان کی کلاس میں کی ایک جانب پریکٹیکل ورک کے لیے لی بنا ہوا تھا۔۔۔لیکچر کے بعد دامل نے سب کو اس جانب جانے کو کہا تھا۔۔۔

ایشا کی ابھی ہمت نہیں تھی لیب میں کھڑے ہو کر پریکٹیکل کرنے کی۔۔۔مگر روما کی ضد میں وہ وہاں آگئی تھی۔۔۔۔

"سر یہ سٹرکچر چیک کریں ٹھیک بنا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

روما بار بار دامل کو اپنی سمت بلاتی اپنا بہتر کام دکھا کر اس کی داد وصول کر رہی تھی۔۔ کئی بار پوچھنے کے لیے وہ دامل کے بہت قریب گئی تھی۔۔۔

جس پر ایشا کا ضبط ختم ہوا تھا۔۔۔ نجانے کیوں وہ غصے سے تپ اٹھی تھی۔۔

"سر مجھے بھی اس میں کنفیوژن ہے۔۔۔۔ مجھ سے یہ سٹرکچر سالو نہیں ہو رہا۔۔۔"

ایشا نے روما کی پکار پر دامل کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔ آج تک کبھی کسی کو اس کے سامنے روما نظر بھی نہیں آتی تھی۔۔ ایک یہی

Farwa Khalid Novels

شخص تھا جس اسے اتنی اہمیت دے رہا تھا اور وہ سر پر چڑھ رہی تھی۔۔۔

دامل پہلے روما کی پاس گیا تھا۔ جس پر ایشا کی آنکھیں سلگھ اٹھی تھیں۔۔۔ اندر تک آگ لگ گئی تھی اسے۔۔۔

روما نے جان بوجھ کر میٹر سکیل پکڑنے کے بہانے دامل کے ہاتھ کو چھوا تھا۔۔۔ ایشا کو لگا تھا کہ اس کے سامنے اس لڑکی کی اتنی تعریفیں کرنے والا اس کی اس حرکت پر ضرور اسے ڈانٹے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

روما کی کہی کسی بات پر وہ مسکرایا تھا۔۔۔اس کے وجیہہ چہرے پر

آتی یہ دلفریب مسکراہٹ اسے مزید پر کشش بنا گئی تھی۔۔۔ جو

دیکھ ایشا کچھ لمحوں کے لیے تھم سی گئی تھی۔۔۔

باقی سب لوگ ایک ساتھ گروپس میں کام کر رہے تھے۔۔۔وہ اپنے

ٹیبل کے پاس بالکل اکیلے کھڑی تھی۔۔۔۔

دامل روما کو بتاتا اب اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اس کے قریب

آنے پر اس کی سحر انگیز مہک ایشا کے گرد حصار باندھ گئی تھی۔۔

ایشا نے سانسیں روکتے خود کو اس شخص سے دور رکھنے کی کوشش کی

تھی۔

Farwa Khalid Novels

مگر اس کا کام دیکھنے کے لیے دامل کو اس کے ساتھ ہی کھڑا ہونا تھا۔۔

ایشا مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔جو اس کے قریب سے جھکتا سکیل اٹھا گیا تھا۔۔اس کے جھکنے کی وجہ سے اس کا کندھے ایشا کے کندھے سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔۔

ایشا گھبرا کر دور ہوئی تھی۔جس چکر میں اس کا ٹیبل ہلا تھا اور اوپر رکھے بلاکس ٹیبل پر آن گرے تھے۔۔

"آپ اگر تھوڑا سا دھیان اپنے کام پر دیں تو یہ بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل نے سکیل اٹھا کر اس کے اینگلز کی پیمائش کی تھی۔۔۔ جن میں بہت غلطیاں تھیں۔۔۔۔

باقی کا تو وہ خود ہی گرا چکی تھی۔۔۔۔ اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے سب انہیں کی جانب دیکھ رہے ہیں۔۔۔ مگر ان دونوں نے ہی توجہ نہیں دی تھی۔۔۔

دامل کی ایک بار نظر اٹھا کر دیکھنے پر سب ہی اپنے اپنے کام کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"آپ بھی ایک سٹوڈنٹ سے ہٹ کر اگر باقیوں پر بھی فوکس کریں گے تو ہمارا کام بھی آسان ہو جائے گا۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے روما کی جانب دیکھتے اس پر طنز کیا تھا۔۔۔

"میرے لیے سب سٹوڈنٹس برابر ہیں۔۔۔"

وہ اس وقت بالکل سرد وسپاٹ لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔۔ روما کے ساتھ جس طرح سے مسکرا رہا تھا وہ اب بالکل ناپید تھی۔۔۔ ایشا کچھ نہیں بولی تھی وہ اسے سمجھانے لگا تھا۔۔۔ مگر پورا وقت ایشا کا دھیان اس کے مضبوط ہاتھوں پر رہا تھا۔۔۔

سیاہ بالوں سے سجے گندمی مضبوط ہاتھ اور کلائی پر بندھی قیمتی گھڑی۔۔۔ اس نے اپنے سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کر رکھا تھا۔۔۔ ایشا کوشش کے باوجود اپنا دھیان اس کی جانب سے ہٹا نہیں پائی

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔وہ جو بھی بول رہا تھا وہ سب ایشا کے سر کے اوپر سے جا رہا

تھا۔۔۔

دامل نے چند منٹوں میں اسے سٹرکچر کی ترتیب بتادی تھی۔۔۔ایشا

اب بھی ایسے ہی کھڑی تھی۔۔۔

دامل دوسرے سٹوڈنٹ کے بلانے پر اس کی جانب جانے کے لیے

مڑا تھا۔۔۔۔

ایشا کے پیچھے سے گزرتے اس کی نظریں بے اختیار اس کی گردن پر

اٹھی تھیں۔۔بالوں سے ڈسٹرب ہوتی وہ ان کا جوڑا بنا کر کیچر میں

Farwa Khalid Novels

مقید کیے ہوئے تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کے پچھلے گہرے گلے سے اس کی گردن اپنے نظارے دکھا رہی تھی۔۔

دامل نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کا کیچر بالوں سے نکال دیا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل اس کی سلکی بال اس کی کمر پر بکھر گئے تھے۔۔۔ ایشا نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اسے سرد ترین نگاہوں سے گھورتا کیچر اس کے ٹیبل کی جانب اچھال گیا تھا۔۔ جس کی وجہ سے اس سارے بلاکس بکھر گئے تھے۔

اس زور دار آواز پر سب نے ہی ان کی جانب دیکھا تھا۔ مگر کوئی سمجھ نہیں پایا تھا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اپنا سرخ پڑتا چہرا جھکا گئی تھی تا کہ کوئی دیکھ نہ پائے۔۔۔

دامل کی اس حرکت پر اسے غصہ کیوں نہیں آیا تھا وہ تو اپنے آپ پر حیران اور بے یقین تھی۔۔۔ بغیر اجازت خود کو چھونے والوں کو وہ چھوڑتی نہیں تھی۔۔۔اور یہاں یہ شخص بار بار اسے چھو جاتا تھا اور وہ ری ایکشن دینے کے بجائے اپنے دل کی بدلتی کیفیت پر حیران ہو جاتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔؟؟ کیوں میرے اندر اتنا بدلاؤ آرہا ہے۔۔۔ کیونکہ دامل شیخانی کے آگے بول نہیں پارہی میں۔۔؟؟؟"

Farwa Khalid Novels

ایشا یونی کے بعد قریبی بیچ پر آگئی تھی۔۔۔

جہاں بڑھتی ٹھنڈ کی وجہ سے شام کے وقت بہت کم لوگ ہوتے تھے۔۔۔ ایشا اپارٹمنٹ نہیں گئی تھی۔۔۔ وہ چلتے چلتے بہت آگے نکل آئی تھی۔۔۔ ٹھنڈی ہوائیں جسم میں گھستی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ وہاں سب لوگوں نے ہی گرم لباس پہن رکھا تھا۔۔۔ زیادہ کپلز ہی تھے جو ایک دوسرے میں گم گہری رات کی تاریکیوں اور وہاں کہیں کہیں بیٹھے موسیقاروں کی دھنوں کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

وہاں کسی کو بھی دوسرے سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اپنے ہی دھیان میں آگے سے آگے اندھیروں کی جانب بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ جب اس کی پاکٹ میں موجود موبائل بجا تھا۔۔

"ایشا کہاں ہو تم۔۔۔؟"

سونل اگروال کی گھبرائی ہوئی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

"باہر ہوں مام۔۔۔"

ایشا نے بے دلی سے جواب دیا تھا۔۔ وہ اس وقت کسی کی کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔ اپنی ماں کی نصیحتیں تو بالکل بھی نہیں۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایشا تم جانتی ہو تمہاری جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔ تم سنسان جگہوں پر اکیلے نہیں جا سکتی۔۔۔ جلدی سے واپس آؤ وہاں سے۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔۔ وہ لوگ کسی بھی وقت تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔"

سونل اگروال کی بات سنتے ایشا کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے تھے۔۔ اس نے نگاہوں موڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ جب اسے پانچ سے چھ لوگ اندھیروں سے نکل کر اپنی جانب آتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔

ان سب کے چہرے سیاہ ماسک سے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہاں دور دور کر تاریکی میں ڈوبے پانیوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ اتنے آگے نکل آئی تھی کہ اس وقت وہاں مدد کے لیے بھی کسی کو نہیں پکار سکتی تھی۔۔

"مام وہ لوگ آگئے ہیں۔۔۔۔"

ایشا کی اس بات پر سونل اگروال کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔ایشا کو وہ کچھ نہیں ہونے دے سکتی تھیں۔۔۔ایشا کی کال کٹ چکی تھی۔۔۔

سونل اگروال نے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ دوسرا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہیلو۔۔۔ دامل۔۔۔ ایشا پر کچھ لوگوں نے حملہ کر دیا ہے۔۔۔ وہ

اسے جان سے مارنے کے ارادے سے اس کے پاس جا رہے

ہیں۔۔۔ وہ مار دیں گے اسے۔۔۔ جو کسی بھی قیمت پر نہیں ہونا

چاہیے۔۔۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میرا یہ مشن کبھی کامیاب نہیں ہو

پائے گا۔۔۔ جس کی خاطر میں اتنے سالوں سے اپنی زندگی وقف

کیے ہوئے ہوں۔۔۔"

سونل اگروال کے لہجے میں اپنی بیٹی کو کھونے سے زیادہ مشن میں

ناکامی کی فکر تھی۔۔۔ بوکھلاہٹ میں وہ کیا بات کر گئی تھیں۔۔۔

انہیں اس وقت خود بھی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

دوسری جانب سے یہ بات سن کر کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

"کک کون ہو تم لوگ۔۔۔؟؟ میرے قریب مت آنا۔۔۔"

ایشا ان کو خود سے دور رکھنے کی خاطر مسلسل نفی میں سر ہلاتی الٹے قدموں پیچھے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ جہاں پانیوں کی لہریں پوری قوت سے کناروں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ ایشا ان لہروں کا حصہ بنتی وہ سب ایک ساتھ آگے بڑھے تھے۔۔۔ اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے ان میں سے ایک اپنے کپڑوں میں چھپا خنجر نکال کر ایشا کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جو خنجر کو دیکھ کر خوف سے لرزنے لگی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں وہ بھیانک منظر آن ٹھہرا تھا۔۔۔جب وہ چھ سال کی تھی اور ایسے ہی اس پر خنجروں سے وار کر اسے بے دردی سے زخمی کیا گیا تھا۔۔۔وہ اسے مرا ہوا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔۔۔

اس کی زندگی تھی کہ اسے وہاں سے گزرتے لوگوں نے اٹھا کر فوراً ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔وہ ایک سال تک ہاسپٹل میں داخل رہی تھی۔۔۔

کس قرب سے وہ گزری تھی اس کا اندازہ اس کی زرد پڑتی رنگت سے صاف لگایا جاسکتا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اب پھر سے اس کے ساتھ وہی ہونے والا تھا۔۔۔وہ چہرے پر ہاتھ رکھے آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔

یقیناً اس بار وہ اسے زندہ چھوڑ کر جانے والی غلطی نہیں کرنے والے تھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ شخص اس کے پیٹ میں خنجر کھونپتا ایشا کے کانوں میں زوردار کراہ کی آواز گونجی تھی۔۔۔اس نے آنکھیں کھولتے اس آواز کی سمت دیکھا تھا۔۔۔جو شخص اس پر حملہ کرنے والا تھا۔۔۔وہ زمین پر پڑا درد سے بلبلا رہا تھا۔۔۔اس کے پیٹ سے خون

Farwa Khalid Novels

نکل رہا تھا۔۔۔ جو خنجر وہ اسے مارنے والا تھا وہ اسی کے پیٹ میں کھبا ہوا تھا۔۔۔۔

ایشا نے حیرت بھری نگاہوں سے سامنے کا منظر دیکھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔ اسے اپنی بصارتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ سرخ کپڑوں میں ملبوس دامل شیخانی ہی تھا۔۔۔ جو اکیلے ان سب لوگوں کو پیٹ رہا تھا۔۔۔ دو لوگوں کو اس نے مار گرایا تھا۔۔۔۔

جب اسی لمحے باقی دو افراد دوبارہ سے ایشا کے قریب آئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

انہیں ان کو جو مقصد سونپا گیا تھا وہ اسے ہر قیمت پر پورا کرنا چاہتے تھے۔۔۔

مگر اس سے پہلے کی وہ ایسا کر پاتے دامل ان سے بھی زیادہ پھرتی کے ساتھ ایشا کی جانب بڑھتا اس لرزتی کانپتی لڑکی کو اپنی جانب کھینچ کر اپنے مضبوط حصار میں قید کر گیا تھا۔۔

ایشا اس کے سینے سے آن لگی ویسے ہی بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

دامل کے لب اس کی پیشانی کو چھو گئے تھے۔ اس کے لبوں کے اس دہکتے لمس پر ایشا کو اپنے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑتی محسوس

Farwa Khalid Novels

ہوئی تھی۔۔وہ یہ تک نہیں سمجھ پائی تھی کہ یہ عمل بے دھیانی میں

سرزد ہوا تھا یا مقابل نے پورے ہوش و حواس میں ایسا کیا تھا۔۔

کیونکہ وہ اس کی جانب تو دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔۔

ایشا کو ابھی بھی اپنا ماتھا سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔وہ پتھر کی ہو چکی

تھی۔۔۔

اس ایک شخص نے اس جیسی بے حس، مغرور اور من موجی لڑکی کو

پوری طرح سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔وہ خود بھی اپنی کیفیت سمجھنے

سے قاصر تھی۔۔۔

Earwa Khalid Novels

وہ شخص اسے پروٹیکٹ کر رہا تھا۔۔۔ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر۔۔۔

جب دامل نے ایشا کو اپنے جانب کھینچا تھا تو ان لوگوں نے دامل کی بازو کو نشانہ بنایا تھا۔۔۔ خنجر کے زوردار وار سے اس کے بازو سے خون کے فوارے چھوٹ پڑے تھے۔۔۔ مگر اسے پھر بھی اپنی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اسے اس لڑکی کو ہر حال میں محفوظ رکھنا تھا۔۔

ایشا اس کا خون نکلتا دیکھ چیخ پڑی تھی۔۔۔ اس کا خون بہت زیادہ نکل رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر وہ زخمی ہاتھ کے باوجود ان پر بھاری تھا۔۔۔چند سیکنڈز میں اس نے ان کا کام تمام کر دیا تھا۔۔۔۔

"سر آپ کا خون نکل رہا ہے۔۔۔"

ایشا اس کا خون دیکھ چلائی تھی۔۔۔

"ابھی نکلو یہاں سے۔۔۔۔ تمہاری گاڑی کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

دامل کے پوچھنے پر وہ اس کے چہرے خون کو دیکھتی اس سمت کی جانب اشارہ کر گئی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

گیلی مٹی کی وجہ سے وہ تیز نہیں چل پا رہی تھی۔۔ جو دیکھ دامل نے

جھک کر اسے اپنے دوسرے کندھے پر ڈال دیا تھا۔۔۔ وہ یہاں پر

کسی کی نظروں کے سامنے آئے بغیر تیزی سے نکل جانا چاہتی تھا۔۔

جبکہ ایشا اس کی اس حرکت پر شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔ ساتھ ہی
اس کے زخم کی بھی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

اس کی گاڑی میں آتے دامل نے پچھلی سیٹ پر بیٹھتے اسے فوراً گاڑی

وہاں سے نکالنے کو کہا تھا۔ ان لوگوں کی ساتھی دوبارہ حملہ کرنے کے

لیے پیچھے آسکتے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اس کی ہدایت پر گاڑی فل سپیڈ میں وہاں سے نکال کر لے آئی تھی۔۔۔ڈرائیونگ میں ہمیشہ نمبر ون پر آنے والی کے ہاتھ آج پہلی بار اسٹیرنگ گھماتے کئی بار لرزے تھے۔۔۔

کئی بار اس سے گاڑی ڈس بیلنس ہوئی تھی۔۔وہ بار بار مڑ کر دامل کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اپنے زخم کو ابھی بھی ایسے ہی رکھے ہوئے تھا۔۔۔وہ فون پر کسی سے بات کرتا کافی غصے میں تھا۔۔۔

جیسے کسی کو بڑی طرح سے ڈانٹ رہا ہو۔۔۔اس کی آواز اتنی آہستہ تھی کہ ایشا چاہ کر بھی سن نہیں پائی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ کا خون بہت زیادہ بہہ رہا ہے۔۔۔اس پر کچھ باندھے

پلیز۔۔۔۔"

ایشا کو اپنی وجہ سے اس شخص کا یہ خون بہنا برداشت نہیں ہو رہا

تھا۔۔۔

دل کی حالت عجیب سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

"گاڑی سائیڈ پر روکو۔۔۔۔"

اس جگہ کے بالکل مخالف سمت آنکلنے پر دامل نے اسے گاڑی روکنے

کو کہا تھا۔۔۔۔وہاں اور بھی بہت ساری گاڑیاں پارک تھیں۔۔۔

لوگوں کی آمدورفت بھی تھی۔۔۔سناٹے کو چیرتی وہاں بیٹھے لوگوں

Farwa Khalid Novels

کی موسیقی کی آوازیں بہت بھلی لگ رہی تھیں۔۔۔۔ ایشا کی گاڑی کے شیشے بالکل کالے تھے۔۔

جہاں سے باہر کا فرد اندر کا منظر نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ایشا نے اس کی ہدایت پر عمل کرتے اپنی گاڑی سائیڈ پر روک دی تھی۔۔۔

"گاڑی میں فرسٹ ایڈ موجود ہے؟؟؟"

اس کے پوچھنے پر ایشا نے اثبات میں سر ہلاتے باکس باہر نکالا تھا۔۔۔ اتنی سعادت مند تو وہ اس کے آگے کلاس میں بھی نہیں ہوتی تھی۔۔ جتنی اس وقت بن رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اسے لے کر پیچھے آؤ۔۔۔"

دامل کے اگلے حکم پر وہ فوراً عمل کرتی دروازہ کھولنے ہی لگی تھی جب
دامل نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

"گاڑی کے دروازے لاک کر کے ادھر سے ہی پیچھے آؤ۔۔۔ اور یہ
جیکٹ فرنٹ مرر پر ڈال دو۔۔۔"

دامل کی اس بات پر ایشا کہ رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ آنکھیں باہر
کو نکل آئی تھیں۔۔۔ وہ یہ سب کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔؟؟"

ایشا نے مڑ کر سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اب میرے زخم سے نکلتا خون نظر نہیں آرہا تمہیں۔۔۔۔"

دامل کے انتہائی خفگی بھرے انداز میں کہنے پر ایشا اپنے تپش زدہ چہرے کے ساتھ وہیں سے پیچھے کی جانب آنے لگی تھی۔۔۔ اپنے دماغ میں آتی سوچوں کو جھٹکتے اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ زخمی شخص بھلا کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔

وہ شاید اپنا بازو بھی نہیں ہلا پا رہا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے اسے آنے کو کہا تھا۔۔۔

"زخمی شیر زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔۔۔ اپنے لیے احتیاط کرنا بہت ضروری ہے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

فون کان سے لگائے اس نے یہ بات اسے کہی تھی یا دوسری جانب کسی کو۔۔۔

ایشا سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ اسی دھیان میں وہ جو فرنٹ سیٹ کے بیچ چھوٹی بہت کم جگہ سے پیچھے کی جانب آرہی تھی۔۔۔ اس کا پاؤں سیٹ بیلٹ میں الجھا تھا۔۔ جسے نکالنے کے چکر میں اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے وہ سیدھی دامل کی گود میں جاگری تھی۔۔۔

دامل بھی اس کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔۔۔ ایشا کا چہرا اس کے کندھے سے ٹکرایا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی دلفریب مہک جو پوری گاڑی میں پھیلی ہوئی

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔اس کے بے حد قریب آجانے کی وجہ سے ایشا ہو اپنی سانسوں میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

دامل کے بازو کا حصار اسے اپنے کمر پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

ایشا ایک دم سے اس کے ہاتھ کو جھٹکتی دور ہوتی اس کے برابر سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔اس کے سنہری بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ کیچر نجانے کہاں گر چکا تھا۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر دامل کے کندھوں سے لگے اپنے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔۔۔اس کی رنگت بہت زیادہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ وہ شرمانا بھی جانتی تھی۔۔ جو اس وقت دامل کے سامنے اس طرح سے آجانے کی وجہ سے اسے بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔۔

دامل کو اب بازو میں شدید درد ہونے لگا تھا۔۔۔ اس نے کچھ زیادہ ہی لاپرواہی کر دی تھی۔۔۔ اس نے بہت مشکل سے ایک ہاتھ کی مدد سے شرٹ اتاری تھی۔۔۔ ایشا دروازے سے لگی اس کی جانب دیکھنے سے گریز برت رہی تھی۔۔۔

اس کی یہ حرکت دامل کے لیے حیران کن تھی۔۔۔

"اوہ نو یہ تو بہت گہری چوٹ ہے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کا زخم دیکھ ایشا کے چہرے پر پریشانی بھرے تاثرات مزید بڑھ گئے تھے۔۔۔ رنگت ایسے زرد ہوئی تھی جیسے یہ چوٹ اسی کے وجود پر آئی ہو۔۔۔

دامل بنا کچھ بولے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

سنہری بال اور گرے آنکھیں وہ انگریز لگتی تھی مگر اس کے چہرے کے نقوش بالکل ایشین تھے۔۔۔ جو بات اسے مزید حسین بنا دیتی تھی۔۔۔ وہ پہلی بار اتنی فرصت اور توجہ کے ساتھ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اگلے ہی لمحے اس اپناز خم صاف کرتے ایشا کی آنکھوں کے کنارے نم ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

دامل کتنے ہی لمحے اس کی جانب سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

"میرے لیے یہ سب کیوں کیا آپ نے۔۔۔ جس کے وجود سے بھی گھن محسوس ہوتی ہے آپ کو۔۔۔"

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اتنی دل برداشتہ کیوں ہو رہی تھی۔۔ اپنی زندگی میں ہوئے اس ایک حادثے کے بعد سے وہ اتنی بے حس ہو گئی تھی کہ سالوں گزر گئے تھے اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہیں ٹپکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے وہ خنجروں کے وار سے خون میں لت پت زمین پر گر کر درد سے بلبلاتی سات سال کی ایشا یاد آئی تھی۔۔۔وہ آخری بار تھا کہ وہ اپنے درد پر روئی تھی۔۔۔اس دن کے بعد سے اس نے رونا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ کبھی اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی تھی۔۔۔مگر ہاں وہ اتنی بے حس ہوگئی تھی کہ اسے کوئی تکلیف اتنی بڑی لگتی ہی نہیں تھی کہ وہ اس پر آنسو بہا سکے۔۔۔مگر آج اس وقت وہ خود بھی یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ تو بس اس بازو پر بنے گہرے کٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اگر خنجر تھوڑا سا اور آگے چلا جاتا تو اس کے بازو نے بالکل کٹ جانا تھا۔۔۔وہ اس درد کے ساتھ اسے ان لوگوں سے بچا کر یہاں تک لے آیا تھا۔۔۔

اس نے ایسا کیوں کیا تھا ایشا جاننا چاہتی تھی۔۔

"ہم دقیانوسی اور چھوٹی سوچ کے پاکستانی مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔عورتوں کی حفاظت کی خاطر اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل نے اس کو لرزتے ہاتھوں سے اپنے بازو پر پٹی باندھتے دیکھ اس کے ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے پٹی کو ایک جھٹکا دیتے انتہائی سختی سے زخم پر باندھا تھا۔۔۔

"آہ آرام سے۔۔۔۔"

اس کے اپنے زخم کے ساتھ ایسے بدلحاظی پر ایشا کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔ ساتھ ہی اپنے ہاتھ پر محسوس ہوتے اس کے لمس پر وہ عجیب سے احساسات میں گھر گئی تھی۔۔۔

"چوٹ مجھے لگی ہے۔۔۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

دامل نے اس کی زرد رنگت اور آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھا تھا۔۔۔ جبکہ ایشا اس کی بینڈیج کرنے کی وجہ سے تقریباً اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔۔۔ جس بات کا احساس اسے ابھی تک نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ تو ابھی تک اس کی تکلیف پر ہی اپنے وجود میں اذیت گھلتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جس بات نے اسے مزید الجھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

وہ ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھتی کہیں سے بھی وہ پہلے دن والی بدتمیز اور بے باک ایشا نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔ جیسے اپنے علاوہ

Farwa Khalid Novels

سب لوگ نفرت کے قابل نظر آتے تھے۔۔۔ جس کی مغروریت

اور حقارت بھری نگاہیں سامنے والے کو عجیب سے احساسات سے

دوچار کر دیتی تھیں۔۔۔۔

اس وقت تو وہ کھوئی کھوئی سی ڈری سہمی چھوٹی سی بچی لگ رہی

تھی۔۔۔ جسے اس لمحے کسی مضبوط کندھے کی اشد ضرورت

تھی۔۔۔

"تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟"

دامل کی بات پر اس نے بے یقینی کے عالم میں اپنے گالوں پر ہاتھ

پھیرتے آنسوؤں کی نمی کو محسوس کیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مم میں رو رہی ہوں۔۔۔؟؟"

اپنے پوروں پر آنسوؤں کی نمی محسوس کرتے وہ ششدر رہ گئی تھی۔۔۔یہ آنسو تب بھی نہیں نکلے تھے جب وہ لوگ اسے تقریباً مار دینے والے تھے۔۔۔ایشا نے نگاہیں اٹھا کر دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بینڈیج کی وجہ سے وہ اس کے بہت زیادہ قریب جھکی ہوئی تھی۔۔۔ جس بات کا احساس ابھی اچانک ہوا تھا اسے۔۔۔

دامل کی نظریں اس کی گہری آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔وہ بولتی نگاہیں اسے پھر سے کچھ کہتی معلوم ہوئی تھیں۔۔ ایشا کا دل

Farwa Khalid Novels

عجیب سے احساس سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ جس پر وہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

اسے اپنے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

وہ فوراً سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔

اس کی اس حرکت پر دامل کی آنکھوں میں مسکان آئی تھی۔ یہ لڑکی سدھر رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں تھوڑے سے فاصلے پر ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

گاڑی کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہونے کی وجہ سے باہر سے آتی میوزک کی آواز بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

"آپ اکیلے ان ہتھیار اٹھائے اتنے سارے لوگوں سے کیسے لڑ گئے۔۔؟؟ جیسے آپ مکمل ٹرینڈ ہوں۔۔۔ایک عام انسان تو ان لوگوں کا اس طرح سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔"

ایشا آخر کار وہ سوال پوچھ ہی گئی تھی جس نے اسے کافی ٹائم سے الجھا رکھا تھا۔۔

"تمہیں احسان مند ہونا چاہیے میرا۔۔نہ کے مجھے ہی مشکوک ٹھہرا دو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ شخص اس کے سوال پر اپنے مخصوص مغرور اور سرد لہجے میں بولتا اسے خاموش کروا گیا تھا۔۔

ایشا اس وقت اس کے اس حاکمانہ انداز پر کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔ وہ واقعی اس کی احسان مند تھی۔۔ اگر وہ بروقت نہ پہنچتا تو اس کا کام اب تک تمام ہو چکا ہوتا۔۔۔

ایشا کے موبائل پر مسلسل سونل اگروال کی کال آرہی تھی۔۔۔ جسے وہ بار بار کاٹ رہی تھی۔۔۔

اس کی یہ حرکت دامل کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی۔۔۔۔

"میرے خیال میں اب ہمیں جانا چاہیے یہاں سے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کی بات پر ایشا نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اس کی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھا۔۔۔ یہ بات ایشا نے آج بہت شدت سے نوٹ کی تھی کہ وہ اس کی جانب نہیں دیکھتا تھا۔۔۔
ہاں کبھی اسے زچ کرنا ہوتا تھا تو خوب گھورتا تھا۔۔۔

مگر یوں قریب آجانے پر ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔۔

ایشا کی خاموشی پر اس نے ایشا کو گاڑی چلانے کا کہا تھا۔۔۔ ایشا خاموشی سے سر اثبات میں ہلاتے آگے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔
گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے کسی احساس کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا

Farwa Khalid Novels

تھا۔۔۔وہ آنکھیں موندے سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے ہوئے

تھا۔۔۔

"کہاں جانا ہے۔۔؟"

ایشا نے پوچھا تھا۔۔

"تمہارے گھر۔۔۔۔"

اس جواب پر ایشا نے حیرت سے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ اس کے گھر آنا چاہتا تھا۔۔۔ایشا کے احساسات بدلے

تھے۔۔۔اسے لگ رہا تھا جیسے یہ شخص اس میں انٹرسٹ لے رہا

ہے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا نے گاڑی اپنے اپارٹمنٹ کی جانب موڑ دی تھی۔۔۔۔مانچسٹر میں رات کی وقت بھی دن جیسی روشنیاں تھیں شہر کے اندر۔۔

گاڑی جیسے ہی اس کے اپارٹمنٹ کے سامنے رکی اس نے مڑ کر دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اپنی جیکٹ اٹھا تا زخمی بازو پر پہن چکا تھا۔۔۔وہ کسی کے سامنے بھی اپنا زخمی بازو نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔

"اندر جاؤ اور آرام کرو۔۔۔۔آئندہ اس طرح سے اکیلے کہیں مت نکلنا۔۔۔ہر بار بچانے نہیں آؤں گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کی سرخ آنکھیں اس کی گرے آنکھوں کو گھورتیں وارن کر گئی تھیں۔۔۔۔وہ گاڑی سے نکل کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ صرف اسے باحفاظت پہنچانے کے لیے یہاں آیا تھا۔۔۔

جبکہ ایشا کا دماغ تو ابھی تک اس کی کہی بات میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

ہر بار کیوں بولا تھا اس نے۔۔۔پہلے کب بچانے آیا تھا وہ۔۔۔۔

ایشا فوراً گاڑی سے نکلی تھی اسے دیکھنے کے لیے۔۔مگر وہ کہیں نہیں تھا اب۔۔۔بوجھل قدموں کے ساتھ وہ اپنے اپارٹمنٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

دل پر یاسیت سی چھائی ہوئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

اچھی بھلی بے حسی اور اپنی من مانیاں کرتے وہ اپنی روکھی پھیکی زندگی بھی بہت انجوائے کر کے گزار رہی تھی۔۔۔روز کلب جانا وہاں شراب پی کر پہروں ہر بات سے انجان بن جانا۔۔۔

وہ خود میں رہتی ہی نہیں تھی۔۔۔

مگر اس ایک شخص کے آنے سے وہ بہت سی باتوں کو احساس کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ لڑکی جسے کسی کی نفرت سے رتی برابر بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

وہ شامل شیخانی کی ناگواریت بھری نگاہیں برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مام آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔ آپ مجھے ایسا کہہ بھی کیسے سکتی ہیں۔۔۔؟؟"

ایشا کچھ دنوں سے گھر پر ہی تھی۔۔۔ اسے نتالیہ سے پتا چلا تھا کہ دامل سر طبیعت خرابی کی باعث یونی نہیں آرہے تھے۔۔۔ اس لیے وہ بھی نہیں گئی تھی۔۔۔

"ایسا کیا غلط کہہ دیا میں نے۔۔۔؟؟"

سونل کی بیٹی کو گھورا تھا۔۔۔ جو کبھی ان کی سنتی ہی نہیں تھی اور ہمیشہ نقصان اٹھاتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اس حملے کے بعد آج اس سے ملنے آئی تھیں۔۔۔جو اس رات تو یہی سمجھ بیٹھی تھیں کہ ان کی بیٹی مر چکی ہے۔۔۔۔کل رات ایشا کے اپارٹمنٹ پر حملہ ہوا تھا۔۔۔ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ سونل اگروال اس وقت اس کے سامنے تھیں۔۔

دشمنوں کی جانب سے بار بار کیے جانے والے ان حملوں پر وہ سبھی خاصی پریشان لگ رہی تھیں۔۔۔وہ اب کسی بھی قیمت پر ایشا کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتی تھیں۔۔۔نہ وہ ان کے ساتھ آتی تھی۔۔۔اس لیے انہوں نے جو تجویز رکھی تھی وہ سن کر ایشا نے آنکھیں پھاڑے انہیں ایسے دیکھا تھا جیسے بہت ہی انہونی بات کر دی گئی ہو۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ مجھے اپنی ایشین ممالک کی کمزور اور لاچار لڑکی سمجھ رہی ہیں کیا۔۔۔ کہ اپنی مرضی سے کہیں بھی شادی کروادیں گی اور میں کر بھی لوں گی۔۔۔ صرف اس خاطر کے وہ انسان مجھے تحفظ دے گا۔۔۔ نو وے۔۔۔ اپنے یہ شاندار خیالات لے کر جاسکتی ہیں آپ یہاں سے۔۔۔"

ایشا انتہائی بدلحاظی سے بولی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے عروہ اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔

سونل نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ایشا کے گھر میں کوئی اور لڑکی بھی تھی اور انہیں پتا بھی نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کون ہے یہ۔۔۔؟؟"

عروہ نے انہیں ہیلو کہا تھا۔۔۔ جس کا جواب دیئے بغیر وہ ایشا سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔۔

"انیل کی کزن ہے مام۔۔۔ انڈیا سے آئی ہے اس کے پاس رہنے کو جگہ نہیں تھی۔۔ تو کچھ دن کے لیے میں نے اسے اپنے پاس رکھ لیا۔۔۔"

ایشا کی بات پر بھی سونل کی مشکوک نگاہیں عروہ پر تھیں۔۔۔ جو ان کا یہ بداخلاقی دیکھ وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کا کوئی قصور نہیں تھا کہ وہ بدلحاظ اور بدتمیز تھی۔۔۔اس کا ریزن یہ عورت تھی جس نے اس کی پرورش کی تھی۔۔۔

"تم نے کب سے چیریٹی کرنا شروع کر دیا۔۔۔ایسی تو کبھی نہیں تھی تم۔۔۔'

سونل اگروال جانتی تھیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی میں کوئی بھی نرم جذبہ اور ایسا بھرنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔وہ جیسی تھی اسے ایسا بنانے میں درپردہ انہیں کا ہاتھ تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"میں ویسی بھی کبھی نہیں بن سکتی جو آپ چاہتی ہیں۔۔۔ آپ بھول جائیں کہ میں کبھی آپ کے کہنے پر ایسے ہی کسی بھی ایرے غیرے سے میرج کرلوں گی۔۔۔"

ایشازچ ہوتے بولی تھی۔۔۔

"یہ پراپر شادی نہیں ہے ایشاوہ شخص صرف تمہیں سیکیورٹی دینے کی خاطر تم سے پیپر میرج کرے گا۔۔۔ تاکہ فل ٹائم تمہارے ساتھ رہ سکے۔۔۔ اگر تمہیں پیپر میرج نہیں کرنی تو اس کے بغیر بھی ایسا ہو سکتا کہ تم اس کے گھر میں اس کے ساتھ رہ لو۔۔۔ وہ بھی اس میرج کے لیے بہت مشکل سے مانا ہے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مجھے نہیں لگتا بغیر میرج کے ساتھ رہنے میں اسے کوئی اعتراض ہو۔۔۔"

سونل کی بات پر ایشا کو اپنی ماں سے سخت گھن محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ خود بھی تو اتنے وقت سے ایسے ہی رہ رہی تھیں۔۔۔ یہ بڑی بات تھی بھی نہیں آج کے کلچر کے حساب سے۔۔۔

مگر وہ اسی کلچر کا حصہ ہونے کے باوجود ویسی نہیں تھی۔۔۔ بظاہر وہ ایسی ہی بنی رہتی تھی مگر سچ تو یہ تھا کہ اس نے کبھی اپنے کسی میل فرینڈ کو بھی اپنے اپارٹمنٹ میں گھسنے نہیں دیا تھا۔۔

اسے عجیب فیل ہوتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اب اپنی ماں کی بات سن کر تو اس کا پارہ مزید ہائی ہو چکا تھا۔۔۔وہ ان کی کوئی بھی بات سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

اسے سونل کی اس بات نے ضرور حیران کیا تھا کہ اس شخص کو اس کی تصویر دکھائے جانے کے بعد بھی وہ پیپر میرج سے انکاری تھا۔۔۔بہت مشکل سے منایا گیا تھا اسے۔۔۔

"ایک بار اس سے مل لو دیکھ لو اسے۔۔۔پھر جو تمہاری مرضی ہوئی وہی کرنا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کے ہر بات کے انکار پر آخر کار تھک کر ایسا کہا تھا۔۔۔انہیں نجانے کیوں لگتا تھا کہ اس انسان کی چارمنگ پرسنیلٹی کے سحر سے ایشا بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پائے گی۔۔۔

جس طرح سے دامل نے ایشا کی جان بچائی تھی۔۔۔سونل اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی تھیں۔۔۔جس طرح سے اس نے ایشا کی حفاظت کی تھی شاید ویسا کوئی نہ کر پاتا۔۔۔اسی خاطر انہوں نے رام سر سے بات کر کے دامل کو ایشا کی پوری طرح سے زمہ داری اٹھانے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نہیں اپنے کام کے سلسلے میں کچھ مہینوں کے لیے انڈیا واپس جانا تھا۔۔۔اسی خاطر وہ ایشا کی جانب سے پوری طرح سے مطمئین ہو کر جانا چاہتی تھیں۔۔۔جو سر پھری اور ضدی لڑکی ان کو یہاں رہتے ہوے بھی ٹھیک سے کسی بات کا نہیں بتاتی تھی۔۔۔

"اوکے مل لوں گی پھر کبھی۔۔۔"

ایشا نے بے دلی سے کہا تھا۔۔۔

"پھر کبھی نہیں۔۔۔آج ابھی اور اسی وقت۔۔۔"

سونل نے اگلے ہی لمحے موبائل کان سے لگایا تھا۔۔۔اور کسی کو اندر آنے کو بولا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا جو بہت ہی بے ترتیب ہو کر صوفے پر سوئی ہوئی تھی۔۔۔اس کے نائٹ سوٹ کا ٹراؤزر ٹخنوں سے ہٹا ہوا تھا۔۔۔۔شرٹ کے اگلے ایک دو بٹن بھی کھلے ہوئے تھے۔۔۔سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے وہ رف سے حلیے میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اسے اپنی ماں کی یہ حرکت انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔۔۔

دروازہ کھلتے دیکھ وہ فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھتی کشن اٹھا کر اپنے سینے سے لگا گئی تھی۔۔۔پر اگلا لمحہ اسے مزید گہرے شاک میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔اندر داخل ہونے والا شخص کوئی اور نہیں دامل شیخانی تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی جیسے پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کی خیریت دریافت کرنا چاہتی تھی مگر اس کا فون نمبر بھی اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔اور اس کے اپارٹمنٹ اکیلے جانے کی غلطی تو وہ کر ہی نہیں سکتی تھی دوبارہ۔۔۔

"یہ۔۔۔۔یہ؟ آپ یہاں۔۔۔؟"

ایشا صحیح معنوں میں ہکلا گئی تھی۔۔۔

اس کی نظریں دامل کے بازو کی جانب گئی تھیں۔۔۔جسے وہ اب آرام سے ہلا پا رہا تھا۔۔۔جس کا مطلب تھا وہ کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم جانتی تو ہو انہیں۔۔۔ پروفیسر دامل شیخانی یہی وہ انسان ہیں جن سے تمہیں پیپر میرج کرنی ہو گی۔ اور یہ تمہیں پروٹیکٹ کریں گے۔۔۔"

سونل اگروال بول رہی تھیں۔۔۔ ایشا اب بھی بنا پلکیں جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ یہ سب کیا تھا۔۔۔۔

کون تھا یہ شخص اور اس کی ماں کو کیسے جانتا تھا۔۔۔

"مام۔۔۔؟؟"

ایشا سے بولنا بھی محال ہوا تھا۔۔۔

"جلدی فیصلہ کرو ایشا ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال ایس ڈھیلا پڑتا دیکھ اس پر مزید دباؤ ڈالتے بولی تھیں۔۔۔

"سر آپ یہ سب۔۔۔"

ایشا نے اپنے سنہری بالوں میں گداز انگلیاں پھنساتے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ کی مدر کو کہہ رہی ہیں وہ سنیں۔۔۔ اور جو کرنا چاہتی ہیں وہ کریں۔۔۔ آپ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ہوگا۔۔۔"

دامل کی بات سنتے ایشا کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔

وہ سونل اگروال سے الگ سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ انہیں اپنے ساتھ آنے کا کہتے وہ اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔ جبکہ دامل

Farwa Khalid Novels

کہ نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ جس لڑکی کے چہرے کی ہوائیاں اڑ چکی تھیں۔۔۔

"مام یہ میرے پروفیسر ہیں۔۔ یہ آپ کو کیسے جانتے ہیں اور اس شادی کے لیے کیسے۔۔؟؟ آپ مجھے کچھ سمجھائیں گی کیا۔۔؟"

ایشا کی بات پر سونل اگروال نے اپنی بیٹی کا یہ بدلہ ہوا انداز دیکھا تھا۔۔

"دامل میرے بہت اچھے دوست کا بیٹا ہے۔۔۔ بہت مضبوط اور بہادر لڑکا ہے۔۔۔ میری پریشانی دیکھ میری مدد کرنے کو بیت مشکلوں سے راضی کیا گیا ہے اسے۔۔۔ تم اب پلیز رد کر مزید

Farwa Khalid Novels

مسائل کھڑے مت کرنا۔۔۔اگر اپنی زندگی پیاری ہے تو یہ شادی کرلو۔۔۔ تمہیں اگر اس بات پر اعتراض ہے کہ وہ تم سے سات سال بڑا ہے تو کونسا تم نے اس کے ساتھ ساری زندگی گزارنی ہے۔۔ پیپر میرج ہے کچھ وقت تک ختم ہو جائے گی۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔ پلیز اب مزید دیر مت کرو۔۔۔اگر تمہارے یہ تیور دیکھ اس نے دوبارہ انکار کر دیا تو مشکل ہو جائے گا۔۔۔"

سونل کی بات پر ایشا چند لمحوں کے لیے خاموش ہوئی تھی اور اگلے ہی لمحے سر ہلا گئی تھی اثبات میں۔۔۔ جس پر خوش ہوتیں وہ باہر نکل گئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کو خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیوں مان گئی تھی۔۔۔

شاید اپنی ضد کی وجہ سے۔۔ وہ شخص جو اسے جھٹلا چکا تھا آج اسی سے پیپر میرج کر رہا تھا۔۔۔

یا پھر شاید روما کو دکھانے کے لیے۔۔۔ جو بلاوجہ دامل سے چپکنے کی کوشش کرتی تھی۔۔

اس شخص کو دیکھ کر ہی لگ رہا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے نہیں فورس کرنے پر ہی آیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ وہ اسے سخت ناپسند کرتا تھا۔۔۔اپنی مرضی سے تو کبھی ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

یہی ساری باتیں تھیں جو ایشا کو ایسا کرنے پر مجبور کر گئی تھیں۔۔
جس شخص نے اس کی پوری زندگی تہہ و بالا کر کے رکھی ہوئی تھی۔۔
اس کو زچ کرنے کا موقع وہ کیسے ہاتھ سے جانے دیتی۔۔۔

خود کو مختلف دلائل دیتی وہ اپنے دل و دماغ کی جنگ کو وہیں روک گئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اگر دامل شیخانی سے ملاقات سے پہلے والی ایشا اگر وال ہوتی تو کبھی بھی اس طرح پیپر میرج کر کے کسی کو بھی خود پر حق نہ دیتی۔۔۔

اگلے چند گھنٹوں کے اندر اس کی شادی وہاں کے قوانین کے مطابق کر دی گئی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ مسز دامل شیخانی بن چکی تھی۔۔

وہ جسے کبھی کسی بات سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔پیپرز پر سائن کرتے اس کا ہاتھ بھی کانپ گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سونل نے اس کا سارا سامان پیک کروا کر دامل کے اپارٹمنٹ میں بھیج

دیا تھا۔۔

امیشا کو شام تک دامل نے لینے آنا تھا۔۔۔وہ عجیب سے احساسات

سے دوچار اچھی خاصی نروس لگ رہی تھی۔۔۔ سونل دوسرے

کمرے میں کے دیر کے لیے ریسٹ کرنے گئی تھیں۔۔۔

جب وہ گھبراہٹ کا شکار ہوتی عروہ کے پاس آگئی تھی۔۔۔

"مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔ آپ اور دامل سر ایک ساتھ بہت

زیادہ سوٹ کریں گے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ اسے دیکھ خوش دلی سے بولی تھی۔۔۔ مگر ایشا جواب میں کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔

"ایک بات پوچھوں آپ مائینڈ تو نہیں کریں گی۔۔۔"

ایشا کے سر ہلانے پر اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا تھا۔

"دامل سر تو مسلم ہیں نا اور آپ نان مسلم۔۔۔ پھر وہ آپ سے شادی کرنے کے لیے کیسے تیار ہو گئے۔۔۔ ہمارے اسلام میں مردوں کو اس بات کی اجازت تو دی گئی ہے۔۔۔ مگر یہ عمل ناپسندیدہ ہی ہے۔۔۔ مسلم عورتوں کو چھوڑ کر نا مسلم عورتوں کو ترجیح دینا۔۔۔ شاید انہوں نے ایسا مجبوری کے تحت ہی کیا ہے۔۔"

Earwa Khalid Novels

عروہ نے پہلی بار ایسی کوئی سنگین بات کہی تھی۔۔۔ ایشا کی رنگت

ایک دم سے بدلی تھی۔۔۔۔

کوئی بھولی بسری یاد اس کے تصور میں آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔ مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔۔۔

"کیا آپ کے فادر بھی نان مسلم تھے۔۔؟"

عروہ نے پھر سے پوچھا تھا۔۔ جس پر ایشا کی سماعتوں میں ایک نام کی

پکار گونجی تھی۔۔ شاید کسی وقت میں اسے کئی بار اس نام سے پکارا گیا

تھا۔ مگر وہ نام اب اس کے لیے بالکل اجنبی اور ناپسندیدہ تھا۔۔۔

"تمہیں میرا انٹرویو لینے کا کچھ زیادہ شوق نہیں ہو رہا۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا اسے گھورتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔اس کا دل مزید بوجھل ہو چکا تھا۔۔۔اس نے اس سب کے بارے میں تو سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ شخص اس کے لیے اتنی اہمیت تو بالکل بھی نہیں رکھتا تھا کہ وہ اس کی خاطر مذہب بدل دے۔۔۔لیکن کچھ بہت پرانی باتیں ٹوٹی پھوٹی یادیں اسے بے چین کرنے لگی تھیں۔۔۔

اپنے بستر پر چت لیٹے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔وہ کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔مگر پھر بھی اپنے آپ کو روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

اس کے مندی مندی آنکھیں کھولتے ہاتھ سے اپنے موبائل ہو ٹٹولنا چاہا تھا۔۔۔جب اس کا ہاتھ ٹیبل سے ٹکرایا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔"

کراہ کے ساتھ اس نے آنکھیں پوری کھول کر دیکھا تھا۔۔۔جب ارد گرد کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پوری پھٹنے کے قریب ہوئی تھیں۔۔وہ اسی حلیے میں تھی مگر یہ اس کا روم نہیں تھا۔۔۔بہت ہی خوبصورت سا کمرہ تھا جہاں بیڈ اس کی شیٹ، دیواروں، پردوں اور صوفوں سے لے کر ہر شے سفید رنگ کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایک صرف وہی تھی جو بلیک کلر کے ناٹ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔ ہر طرف سے ہوتے اس کی نظریں جیسے ہی پیچھے موجود کھڑکی کی جانب گئیں وہاں پشت کیے کھڑے شخص کو دیکھ اس کے حواس پوری طرح سے بیدار ہوئے تھے۔۔۔

نجانے کیوں اس شخص کو دیکھ اسے اب اپنے حلیے کی فکر ہونے لگتی تھی۔۔۔

"مجھے لگا تھا تمہیں بات کرنا نہیں آتا۔۔۔ مگر تمہیں تو سونے کا طریقہ بھی نہیں ہے۔۔"

Farwa Khalid Novels

چائے کا مگ لبوں سے لگائے وہ طنز کرنے سے اب بھی باز نہیں آیا

تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے ایشا کی رنگت مارے خفت کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

جس بات کا ادراک جب سامنے نظر آتے مرر میں ہوا تو وہ خود پر

مزید حیران ہوئی تھی۔۔اس پر کیوں اس شخص کی ہر بات کا اتنا اثر

ہوتا تھا۔۔۔وہ کیسا جادو کر رہا تھا اس پر۔۔۔

"آپ کو کی اجازت سے میرے بیڈروم میں گئے اور مجھے اٹھا کر یہاں

لائے۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اپنے آپ کو نارمل کرتے اس نے تڑخ کر کہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم نے اور تمہاری ماں نے۔۔"

وہ اب بھی دوسری جانب رخ کیے ہی کھڑا تھا۔۔۔ مگر ایشا کو اس کا لہجہ انتہائی ہتک آمیز لگا تھا۔۔۔

"شادی کیوں کی مجھ سے۔۔۔؟ آپ تو مسلم ہیں نا۔۔؟"

ایشا کے دماغ میں عروہ کی بات ٹھہر چکی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے اس سوال پر وہ پلٹا تھا اور اس کی جانب آیا تھا۔۔۔

"تم کون ہو؟؟ اپنا مذہب جانتی ہو۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے وہ عجیب سے انداز میں پوچھ گیا تھا۔۔۔

"میرا کوئی مذہب نہیں ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے گڑبڑا گئی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل اپنے لہجے کو مضبوط بناتے اسے جواب دیا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ کچھ وقت میں تمہیں اس بات کا جواب بھی مل جائے گا۔۔۔ میری نماز کا وقت ہو گیا ہے میں نماز پڑھ لوں۔۔۔ تم بھی چینج کر کے فریش ہو جاؤ۔۔۔ ڈنر تیار ہے۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اس کا کھردرا لہجہ نرمی میں ڈوب گیا تھا۔۔ اس کے پھولے گلابی گال کو دھیرے سے تھپتھپاتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے اس انداز پر ایشا پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔ وہ کتنے ہی پل اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے اپنا گال سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

"یہ۔۔۔ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟؟ کون ہے یہ شخص۔۔۔؟؟"

ایشا اپنے سینے کے بائیں جانب اٹھتے درد کو دباتی وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔ اسے اچانک سے یاد آیا تھا کہ اس نے اس شخص کے گھر والوں کو اسے مصطفیٰ کہتے سنا تھا۔۔۔

کیا اس کا اصل نام کچھ اور تھا۔۔۔ وہ یہاں جھوٹ بول رہا تھا۔۔ ایشا کا دماغ پھر سے ماؤف ہونے لگا تھا۔۔۔

مگر گال پر اب بھی اس پر حدت ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ایک پل کو دل کانپ گیا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جب یہ صرف ایک پیپر میرج تھی تو وہ ایسے کیسے اسے چھو سکتا تھا۔۔۔ ایشا نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس شخص کو دوبارہ ایسا نہیں کرنے دے گی۔۔۔۔

شاور لینے کے بعد اس نے اپنے لیے ایک سلیوز لیس پنک کلر کی ٹاپ سلیکٹ کی تھی۔۔۔ جس کے نیچے بلو جینز تھی جس کے گھٹنوں سے نیچے ٹخنوں تک بہت سارے کٹ بنے ہوئے تھے۔۔۔ جس میں سے اس کی ٹانگوں کا حصہ واضح ہوتا تھا۔۔۔

اسے یہ جینز مارتھا نے گفٹ کی تھی۔۔۔ جسے اس نے اب تک نہیں پہنا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

آج پہن کر وہ دامل شیخانی کو باور کروانا چاہتی تھی کہ وہ آج بھی ویسی ہی لڑکی تھی۔۔۔ وہ کسی بھی طرح کی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔۔۔

وہ جس طرح سے اسے بہت نرمی سے بات کر کے گیا تھا۔۔۔ ایشا کی دھڑکنیں ابھی تک بے ترتیب تھیں۔۔۔

وہ لباس تبدیل کر کے اپنے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑتی، لبوں پر ڈارک لپسٹک لگاتے باہر آگئی تھی۔۔۔۔ جہاں وہ ابھی ابھی نماز پڑھ کر آیا تھا۔۔۔ اس نے اس وقت سفید رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔۔۔ سر پر ابھی بھی سفید جالی دار ٹوپی موجود تھی۔۔۔ اس کا چہرا بہت زیادہ روشن اور خوبصورت لگ رہا تھا اس پل۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اس کی جانب سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔ مگر جیسے ہی داмل کی نظریں اس کی جانب اٹھیں ایشا نے اس کی نگاہوں میں اپنے لیے ناگواریت دیکھنی چاہی تھی۔۔۔ مگر وہاں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

وہ اسے سر سے پیر تک گہری نگاہوں سے دیکھتا ڈائننگ ٹیبل کی جانب آنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی سادہ سی نگاہوں میں بھی کچھ ایسا تھا جو ایشا کے پورے وجود میں سنسنی دوڑا گیا تھا۔۔

اس نے نامحسوس طریقے سے اپنے گہرے گلے کو اوپر کیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی سلیوز لیس ٹاپ سے جھانکتی دودھیا بانہیں تو الگ ہی

Farwa Khalid Novels

دلکشی جھلکا رہی تھیں۔ ان کی ملائمت دور سے ہی محسوس کی جاسکتی تھی۔

اس کے بازو میں اب بھی وہ بریسلٹ موجود تھا۔۔۔

شاید صرف اس بریسلٹ کو ہی اجازت تھی ان نازک بانہوں کو چھونے کی۔۔۔۔

"آجاؤ ڈنر کرتے ہیں۔۔۔"

اسے لاؤنج کے ہی دوسری جانب رکھے ڈائننگ ٹیبل کی طرف آنے کا کہتا وہ اپنی ٹوپی اتار کر سائیڈ پر رکھ گیا تھا۔۔۔ اور ساتھ کی اپنی سلیوز جو فولڈ کرنے لگا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔میں باہر جارہی ہوں۔۔۔رات کو دیر سے لوٹوں گی۔۔"

ایشا اس کی جانب سے رخ موڑتے اپنے لہجے کو پہلے کی طرح مغرور بنانے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

"ڈنر کرلو پھر چلی جانا۔۔میں نے خود بنایا ہے اپنے ہاتھوں سے۔۔۔"

دامل شیخانی اتنے اچھے سے بھی بات کرنا جانتا تھا ایشا کو یقین نہیں آیا تھا۔۔اس نے پلٹ کر دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نجانے کس احساس کے تحت ایشا باہر کی جانب اپنے قدم نہیں بڑھا پائی تھی۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔ نجانے ایسی کیا کشش تھی جو اسے اس جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔

اس سے ایک کرسی کے فاصلے پر آن بیٹھتے وہ اپنا موبائل سائیڈ پر رکھ گئی تھی۔۔۔ اس کو اس طرح آتے دیکھ دامل کے اعنابی لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ جسے ایشا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ وہ اس کی نگاہوں سے پوشیدہ ہی رہی تھی۔۔۔

"یہ پاکستانی ڈشز ہیں۔۔۔۔ میں ایسے کھانے نہیں کھاتی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا سامنے پڑی بریانی، قورمہ اور اسی طرح کی پاکستانی ڈشز دیکھ ناک چڑھاتے بولی تھی۔۔۔ اسے ان کھانوں کی خوشبو بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ مگر جیسے یہ شخص اس سے نخوت ظاہر کرتا تھا ویسے اس نے بھی کرتے اس کے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔

"یہ کھانا میرے لیے ہے۔۔۔ تمہارا کھانا ان ڈشز میں ہے۔۔۔"

دامل نے وہاں باقی رکھی ڈشز کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔ جو ابھی تک کور تھیں۔۔۔

ایشا نے جیسے ہی ڈھکن اٹھایا۔۔۔ وہاں اس کا پسند کا کھانا موجود تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اور اسی طرح باقی کھانے دیکھ اس نے حیرت زدہ ہو کر دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کیا یہ سب اس نے بنایا تھا۔۔

"میرا زیادہ وقت فیملی سے دور اکیلے گزرا ہے۔۔۔ اس لیے میں کھانا بنانا اچھے سے جانتا ہوں۔۔"

دوستانہ لہجے میں بتاتے اس نے ایشا کی حیرت کم کی تھی۔۔۔

"اکیلی تو میں بھی رہی ہوں مگر مجھے اتنا سب بنانا نہیں آتا۔۔۔"

اس نے اپنے لیے کھانا نکالتے کہا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں میرے ساتھ رہو گی تو سب سیکھ جاؤ گی۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا کے آگے کو جھکنے پر اس کے گہرے گلے سے جھانکتے اس کے

دلکش وجود کی رعنائیوں پر دامل کی آنکھوں کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

جبکہ ایشا جو اپنے دھیان میں تھی اس کو اپنی جانب اس طرح سے

دیکھتا پا کر ایشا کے پورے وجود میں برقی رو دوڑ گئی تھی۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں سیکھنا۔۔۔۔"

ایشا پیچھے ہوتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"سیکھنے کی تو بہت زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ خاص کر پہننا

اوڑھنا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ اب اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے گہرے طنز پر

ایشا نے گھور کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"آپ بھی اپنی نگاہوں پر کنٹرول رکھنا سیکھیں۔۔۔"

وہ اسے پہلے دن ہی باور کروانا چاہتی تھی کہ جتنے دن بھی انہیں اس طرح ایک ساتھ رہنا تھا وہ اس کے رعب میں آنے والی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔نہ ہی وہ اسے کمزور لڑکی سمجھ کر اس کا فایدہ اٹھا سکتا تھا۔۔۔

"جب ایسا لباس پہنو گی تو نگاہوں پر کنٹرول بھی نہیں ہو پائے گا۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس شخص کی باتوں میں واضح دھمکی تھی۔۔۔ ایشا اس کے دیکھنے کے انداز پر گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

جلدی جلدی کھانا ختم کرتے وہ یہاں سے اٹھ جانا چاہتی تھی۔۔۔

جبکہ دامل اس کو جوابا حملہ آور نہ ہوتے دیکھ حیران ہوا تھا۔۔۔

"اس پیپر میرج کی کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔۔۔"

ایشا کو اس کے ہاتھ کا کھانا بہت پسند آیا تھا۔۔۔ وہ بہت رغبت سے کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

دامل کی اس بات پر اس نے خفگی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کہیں آپ کی روما یہ سن کر آپ سے ناراض نہ ہو جائے۔۔۔"

وہ تپ کر بولی تھی۔۔۔ نجانے کیوں سینے میں جلن کا احساس اٹھا تھا۔۔۔

"وجہ کوئی بھی ہو۔۔۔۔ تمہاری جانب سے ایسی کوئی بے وقوفی نہیں ہونی چاہے۔۔۔"

وہ اسے دوبارہ سمجھاتے ہوئے بولا تھا۔۔

"مجھے تمہارا وہ دوست جوزف بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔ اس سے زرا دوری بنا کر رکھو۔۔۔ تمہارے لیے بہتر رہے گا۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ شخص پل پل رنگ بدل رہا تھا۔۔۔ایک لمحے کے لیے نرمی سے بات کرتا تھا اگلے ہی پل اس کا لہجہ سرد و سپاٹ ہو جاتا تھا۔۔۔

"ایکسکیوزمی مسٹر دامل شیخانی یہ صرف ایک پیپر میرج ہے۔۔۔ آپ کوئی نہیں ہوتے میرے دوست ڈیسائیڈ کرنے والے۔۔۔"

وہ جوزف کو چھوڑ چکی تھی۔۔ مگر دامل کی بات پر اسے ضد سی ہونے لگی تھی۔۔

یہ شخص اس کا محسن تھا۔۔۔اس کی جان بچائی تھی۔۔۔

پچھلے کئی دنوں سے وہ اس شخص کا خیال اپنے دل سے نہیں نکال پائی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر جس طرح سے یہ نکاح ہوا تھا۔۔۔وہ الجھ گئی تھی۔۔۔یہ شخص وہ نہیں تھا جو اسے نظر آتا تھا۔۔۔۔

کبھی کبھی اس کی آنکھیں بولتی نظر آتی تھیں۔۔۔کچھ کہتیں۔۔۔ جن کی زبان سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔۔۔

اس دن جس طرح سے اپنی جان پر کھیل کر دامل نے اس کی جان بچائی تھی۔۔ایسے ہی کوئی کسی کے لیے نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ چاہے روما سے جتنا بھی کلوز ہو۔۔۔۔

مگر وہ چند پل کے لیے ہی سہی جن نگاہوں سے اسے دیکھتا تھا وہ بہت مختلف ہوتی تھیں۔۔۔بہت خاص لگتی تھیں ایشا کو۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے ضد سی ہونے لگی تھی اپنے آپ کو اس شخص کے لئے اہم ہوتا دیکھنے کی۔۔۔اسے کبھی اپنی ماں کے توجہ کی چاہ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔زندگی میں پہلی بار وہ کسی کے لیے خاص ہونا چاہتی تھی۔۔۔مگر یہ شخص چند لمحوں میں اسے اس کی اوقات یاد کروادیتا تھا۔۔

"اب میں ہی ڈیسائیڈ کروں گا۔۔۔اور تمہیں اسے فالو کرنا ہوگا۔۔۔۔"

دامل بھی اس کے اٹھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اتنی ہمت نہیں ہے ابھی کسی کی کہ ایشا اگروال کو اس کی من مانی کرنے سے روک سکے۔۔۔"

وہ اپنا موبائل اٹھاتے باہر کی جانب قدم بڑھا گئی تھی۔۔۔ مگر ایک دو قدم چلنے پر ہی اسے اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ آنکھوں پر نیند کا خمار آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔

ایشا نے آنکھیں کو سختی سے میچتے پھر سے کھولا تھا۔۔۔ مگر اس کے سر پر نیند کا غلبہ چھانے لگا تھا۔۔۔۔

"مجھے اتنی نیند کیسے آ رہی۔۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ حیران ہوتے پلٹی تھی۔۔۔اس سے اپنے قدموں پر کھڑا ابھی نہیں

ہوا جا رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتی دامل نے آگے بڑھتے اسے اپنی

بانہوں میں تھام لیا تھا۔۔۔ایشا نے اپنی کنپٹی کو مسلتے بمشکل آنکھیں

کھولتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

جھک کر اس کے نازک وجود کو اپنی کسرتی بانہوں میں اٹھائے وہ اس

کے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ ایشا کا سر اس کے مضبوط کندھے

پر تھا۔۔۔وہ اس کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔؟؟"

ایشا نے کپکپاتے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

اس کی بات کا جواب دینے کے لیے اس نے چہرا جھکا کر ایشا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس چکر میں وہ اس کی گرم سانسیں ایشا کے چہرے کو جھلسا گئی تھیں۔۔۔

" تمہیں نیند آرہی ہے۔۔۔ اچھی لڑکیاں رات کے اس پہر گھروں سے باہر نہیں جاتیں۔۔۔"

اس کی بیڈروم میں آتے بہت نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔۔ جبکہ اس کا چہرا ایشا کے چہرے کے اتنے قریب تھا کہ اپنی پیشانی کو مسلتے ایشا

Farwa Khalid Novels

بے دھیانی میں زرا سی آگے ہوئی تھی۔۔۔اسی لمحے اس کے گداز

لب دامل کے لبوں کو چھو گئے تھے۔۔۔ایشا کے پورے وجود میں

برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سر پیچھے کیا تھا۔۔۔ مگر اس حرکت پر دامل کی آنکھوں

کی جو رنگت بدلی تھی ایشا کا دل خوف کے مارے دھڑک اٹھا

تھا۔۔۔

"میں اچھی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔"

دامل نے اسے بیڈ پر لیٹایا تھا۔۔ مگر وہ پھر سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

گھٹنوں کو سمیٹ کر اس پر ٹھوڑی رکھتی وہ سامنے کھڑے دامل کی

Farwa Khalid Novels

جانب دیکھتے بولی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔۔

"بہت جلد بن جاؤ گی۔۔۔یہ لباس پہننا چھوڑ دو۔۔۔اپنی پاکیزگی کو پہچانوں۔۔۔تمہاری بنیادیں یہ نہیں ہیں۔۔۔"

وہ اس کے مقابل بیٹھتا اس کی جینز سے جھانکتی دودھیا ٹانگوں کو گھورتے بولا تھا۔۔۔

ایشا کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیوں اس لباس میں کیا برائی ہے۔۔۔؟؟لباس جسم کی خوبصورتی کو نمایاں کرنے کے لیے ہی تو ہوتا ہے۔۔۔ میں آئندہ بھی ایسا ہی پہنوں گی۔۔۔"

ایشا اس کی بات کے جواب میں خفگی سے بولی تھی۔۔۔

حواسوں میں پوری طرح سے نہ ہوتے ہوئے بھی اس لڑکی کی ضد ویسی ہی تھی۔۔۔

دامل نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی جینز کے اس واضح ہوتے حصے کو اپنے پوروں سے چھوتے ایشا کی رنگت خطرناک حد تک لال کر دی تھی۔۔۔ ایشا نے اپنی ٹانگیں پیچھے کرنی چاہی تھیں۔۔۔ مگر دامل

Farwa Khalid Novels

نے اس کے پیروں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے اسے ایسا کرنے سے

روک دیا تھا۔۔

"تو تم چاہتی ہو تمہاری خوبصورتی کو سراہا جائے۔۔۔"

دامل کے ہاتھ کی گستاخیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔

ایشا جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔

ایشا نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھوں کو تھامنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس کے

حواسوں نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل وہ اپنے

حواسوں پر قابو نہ رکھ پاتے پیچھے جا گری تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کا سر تکیے پر تھا۔۔۔وہ سوئی جاگی کیفیت میں تھی۔۔۔آنکھیں پوری طرح سے نہیں کھل پا رہی تھیں۔۔۔دماغ بھی آہستہ آہستہ غنودگی میں ڈوبنے لگا تھا۔۔

اسے دامل کے بھاری ہاتھ کا لمس اب اپنے ٹخنوں پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔"

ایشا کے لب ہولے سے ہلے تھے۔۔۔۔

جب اسے وہ کسرتی وجود پوری طرح سے اپنے اوپر حاوی ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اب نامحرم نہیں رہی تم میرے لیے۔۔۔ جیسے بھی بنی مگر بیوی ہو

میری۔۔۔ دامل شیخانی کو کسی قیمت پر برداشت نہیں ہے کہ اس کی

بیوی اپنے جسم کی نمائش کرواتی پھرے۔۔۔ اب اگر آئندہ تمہیں

ایسے نازیبا لباس میں دیکھا تو یاد رکھنا میری جانب سے دی گئی سزا تم

ساری عمر یاد رکھو گی۔۔۔۔

مجھ سے اب تم اپنے باطن کو نہیں چھپا سکتی۔۔ میں بہت اچھے سے

جانتا ہوں تم اندر سے کیا ہو اور باہر سے کیا۔۔۔ مجھ سے کچھ بھی

چھپانے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ جس دن ہارنے لگو میری پناہوں

Farwa Khalid Novels

میں خود ہی آجانا۔۔۔ ہمیشہ کے لیے سمیٹ لوں گا تمہیں۔۔۔ دوبارہ کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گا۔۔۔۔"

وہ اس کے کان کی لوح پر جھکا بھاری سرگوشیانہ لہجے میں بولتا ایشا کے دل کو جکڑ گیا تھا۔۔۔ وہ آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔۔ مگر اس کی ساری باتیں سن پا رہی تھی۔۔۔

دل کی دھڑکنیں طوفان برپا کرنے لگی تھیں۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر گرا تھا۔۔۔ جسے دیکھتے دامل شیخانی جھکا تھا اور اس آنسو کو اپنے لبوں پر چن لیا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا نے اس کے ہونٹوں کے پر شدت لمس پر بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں ایشا کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اگلے ہی پل اسے وہی لمس اپنی ٹھوڑی پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کے وجود میں واضح لرزاہٹ محسوس کرتے دامل شیخانی کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔۔

"گڈ نائٹ۔۔۔ہیو آ سویٹ ڈریمز۔۔۔"

ایشا کو لگا تھا وہ دور جا چکا ہے۔۔۔مگر کان کے بہت پاس اس کی بوجھل سرگوشی ایک بار پھر سے سنائی دی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی کان

Farwa Khalid Novels

کی لوح پر اس کے لبوں کا گستاخ لمس محسوس کرتے وہ کپکپائی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس پر کمفرٹر اوڑھتا کمرے کی کی لائٹس آف کرتے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ ایشا اب پوری طرح سے غنودگی میں جا چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح اس کی آنکھ ایک عجیب سے احساس کے زیر اثر کھلی تھی۔۔۔

نتھنوں میں گھستی مہک پر چند سیکنڈز کے لیے اس کے لبوں پر مسکان بکھری تھی۔۔۔ یہ مہک بہت خوبصورت تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر اگلے ہی پل رات کی گزرے مناظر یاد آتے وہ پٹ سے آنکھیں کھولتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اس نے ارد گرد نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔

وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

یہ مہک اسے اپنی اوپر اوڑھے کمبل سے آ رہی تھی۔۔۔

ایشا کی رنگت بے انتہا لال ہوئی تھی۔۔رات کو کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

اس شخص نے یقیناً اس کے کھانے میں کچھ ایسا ملایا تھا کہ وہ باہر جانے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔رات کو جو کچھ بھی ہوا تھا

Farwa Khalid Novels

اسے سب یاد تھا۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ داملِ واقعی اس کے اتنے قریب آیا تھا۔۔۔۔

کیا وہ حقیقت تھی یا کوئی خواب۔۔۔؟؟

کیا وہ شخص واقعی اس کے اتنے قریب آیا تھا۔۔۔۔

جو اس کی جانب دیکھتا بھی ٹھیک سے نہیں تھا۔۔۔ رات کی خاموشی میں گونجتا اس کا وہ بھاری لہجہ اس وقت بھی ایشا کے وجود میں سرد لہر دوڑا گیا تھا۔۔۔

وہ ابھی تک اسے لباس میں تھی۔۔۔۔ اس کی نظریں جیسے ہی جینز پر پڑیں اس کا چہرا شرم سے سرخ ہوا تھا۔۔۔۔ وہ بے باک لڑکی جو

Farwa Khalid Novels

کبھی بھی کچھ بھی بول دیتی تھی۔۔۔۔اس وقت اس کی حالت ہی غیر ہو چکی تھی۔۔۔

دامل کی شخصیت میں نجانے ایسا کیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی خود کو اس کے سامنے سنبھال نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔یہ غلط ہو رہا ہے۔۔میں اس طرح اس کے آگے بے بس نہیں ہو سکتی۔۔۔"

ایشا اپنے آپ کو مضبوط بناتی کمبل ہٹاتے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ مرر کے سامنے سے گزری تھی۔۔۔اپنا حلیہ دیکھ اس کے قدم آگے جا ہی نہیں پائے تھے۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ گھمبیر سرگوشی کانوں میں ایک بار پھر سے گونجی تھی۔۔۔اس کے سامنے دوبارہ سے اسی حلیے میں جانے کی ہمت نہیں کرپائی تھی وہ۔۔۔

اس نے اپنے سامان کی تلاش میں اردگرد نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔ وہاں کہیں پر بھی اس کے بیگز نہیں تھے۔۔وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جہاں وارڈروب کے قریب آتے اس کی نظر وہاں لگی چٹ پر پڑی تھی۔۔

جس پر دامل کی ہینڈ رائٹنگ میں لکھا تھا کہ اب اسے یہی سارے کپڑے پہنے تھے۔۔ ایشا نے الماری کے دونوں پٹ کھولے تھے۔۔

Farwa Khalid Novels

جہاں سامنے ہی ویسے تمام لباس ہینگ تھے۔۔۔ جو اس نے یہاں ساری مسلم لڑکیوں کو پہنے دیکھے تھے۔۔

"واٹ از دانان سینس۔۔۔۔ میں یہ کبھی نہیں پہنوں گی۔۔"

ایشا نے الماری کے پٹ بند کرتے خفگی سے کہا تھا۔۔ وارڈروب کے ساتھ ہی اس کے اپنے بیگز پڑے تھے۔۔ ایشا نے وہاں سے اپنی بلیک کلر کی فل سلیوز والی ٹاپ اور بلیک فارمل پینٹ نکال کر زیب تن کیا تھا۔۔ اس کے چہرے پر غصے بھرے تاثرات تھے۔۔۔

وہ کیوں اس کی سنتی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

بالوں کو ویسے ہی کمر پر کھلا چھوڑے وہ باہر آئی تھی۔۔۔چاروں جانب نگاہیں دوڑانے پر وہ اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔کچھ دیر کھڑے ہو کر سوچتے رہنے کے بعد وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔مگر وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔جس پر ایشا خاموشی سے واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔کچن میں اس کا ناشتہ رکھا ہوا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی پھر سے ایک نوٹ لکھ کر رکھا ہوا تھا۔۔۔

جس میں خاص ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ٹائم پر اس کی کلاس میں پہنچے ورنہ پھر داخلہ نہیں ملے گا۔۔۔

Fatima Khalid Novels

ایشا نے ناشتے کی جانب دیکھا تھا۔۔ جس کے ساتھ ہی اسے ڈنر یاد آیا تھا۔۔۔

اس کی رنگت بے پناہ انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔ کانوں کی لو ح سلگھ اٹھی تھی۔۔۔

وہ اپنی چیزیں اٹھائے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جہاں اس کی گاڑی پارکنگ میں کھڑی تھی۔۔۔۔

اس نے سکھ کا سانس لیا تھا کہ اس شخص نے اس سے گاڑی نہیں چھینی تھی۔۔۔

یونی پہنچتے پہنچتے اسے کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل کی کلاس شروع ہونے میں تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا۔۔۔

وہ کلاس سے ابھی تھوڑے سے فاصلے پر تھی جب اسے سامنے سے دامل آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

وہ بھی اسے دیکھ چکا تھا۔۔۔ اس کی نظروں میں ابھرتی ناگواری ایشا نے بہت شدت سے محسوس کی تھی۔۔۔ اس لڑکی نے اس کی بات نہیں مانی تھی۔۔۔

اس نے دوبارہ ایشا کی جانب نہیں دیکھا تھا۔ کلاس میں آکر بھی اس نے ایشا کو فل اگنور کیا تھا۔۔۔ جو بات ایشا کو بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

روما آج بھی اس کے ساتھ بالکل ویسے ہی مسکراتی رہی تھی۔۔۔۔

روما سے بات کرتے وہ بالکل نارمل لہجہ رکھتا تھا۔۔۔نجانے اس کے لیے ہی یہ غصہ اور خفگی کیوں تھی۔۔۔۔

وہ پورا لیکچر خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی رہی تھی۔۔۔

جس نے ایک بار بھی دوبارہ اس کی جانب نگاہیں نہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

"ایشا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟؟ تم ہم سے بات کیوں نہیں کرتی۔۔۔اتنی بدل کیوں گئی ہو تم۔۔۔؟؟ کیا کوئی پرابلم ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا کلاس ختم ہونے کے بعد سب کو اگنور کرتی باہر آگئی تھی۔۔۔ بینچ پر اکیلے بیٹھے وہ خاموشی سے لوگوں کو آتے جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جب گولڈی اس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔۔۔

"میں خود بھی نہیں جانتی کیا مسئلہ ہے میرے ساتھ۔۔۔ میں بدلنا نہیں چاہتی گولڈی پہلے جیسی ہی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ احساس سے عاری پتھر دل۔۔۔ جسے کسی کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیوں ایسی ہو رہی ہوں۔۔۔ مجھے فرق پڑنے لگا ہے اب۔۔۔۔ کسی کے رویے سے۔۔۔ اس کی نگاہوں کے بدلتے رنگوں سے۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی خفگی سے اور اس کے سامنے اپنا منفی پہلو لانے۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں اس کی زندگی میں صرف میں ہی میں ہوں۔۔۔ وہ مجھے چاہے، مجھے سوچے اور مجھے اہمیت دے۔۔۔ لیکن ایسا بھی نہیں ہو رہا۔۔۔ وہ مجھے اپنی طریقے سے چلانا چاہتا ہے۔۔۔ وہ مجھے سمجھ نہیں رہا۔۔۔ اسے سمجھنا چاہیے نا کہ میں کیا چاہ رہی ہوں۔۔۔

مجھے کبھی کبھی لگتا ہے وہ سب جانتا ہے کہ میں کیا چاہتی ہوں۔۔۔۔ وہ اگنور کرتا ہے وہ جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے۔۔۔ وہ مجھے اذیت دے رہا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا کو خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ اسے یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔ گولڈی اور وہ بچپن کے دوست تھے۔۔۔۔ جو بات وہ کسی سے نہیں کرتی تھی وہ گولڈی سے کہہ جاتی تھی۔۔۔

جو اس وقت اس کی بات سنتا کھل کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

"تو میری سٹون ہارٹ رکھنے والی پیاری سی دوست کے دل تک بھی آخر کسی نے رسائی حاصل کر ہی لی ہے۔۔۔ تمہاری زندگی جب نارمل نہیں گزری تو محبت کیسے عام بندے سے ہو سکتی ہے۔۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے یقیناً یہ کوئی بہت خاص انسان ہے۔۔۔ جس نے ایشا

Farwa Khalid Novels

اگر وال کو آنسو بہانے کے ساتھ ساتھ تمام ایموشنز سیکھا دیئے

ہیں۔۔۔"

گولڈی اس کا یہ بدلہ ہوا روپ دیکھ کر خوشگوار حیرت سے بولا

تھا۔۔۔۔

اس کی بات پر ایشا نے حیرت سے اپنے چہرے کو چھوا تھا۔۔۔وہ

اب پھر سے رو رہی تھی۔۔۔

کیا وہ شخص اتنا اہم ہو گیا تھا اس کے لیے کہ اس کے ذکر پر آنسو آن

ٹھہرتے تھے۔۔ایشا کا دل بے اختیار زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ وہ خوش نصیب کون ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

گولڈی اس کا سرخ چہرے دیکھ مسکرا کر بولا تھا۔۔

"کچھ بھی بول رہے وہ تم۔۔۔ ایسا کوئی نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کوئی ہو سکتا ہے جس سے میں محبت کروں۔۔۔"

ایشا اسے خفگی سے گھورتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ گولڈی وہیں بیٹھے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

"سلی گرل۔۔۔۔ گاڈ اس کی زندگی میں کوئی ایسا انسان بھیج دیں۔۔۔۔ جو اسے بھی زندگی کی اصل خوشیوں سے روشناس کروا سکے۔۔۔"

زیرلب بڑبڑاتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایشانے یونی میں ایک دو بار دامل سے ملنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر ایک بار اسے یہ کہہ کر اس کے آفس میں جانے سے روک دیا گیا تھا کہ وہ بزی ہے اور دوسری بار جب وہ کلاس لینے جارہا تھا تو اس کی آواز کو ان سنی کرتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

جیسے وہ سامنے موجود ہی نہ ہو۔۔۔

ایشا ان باتوں سے ہرٹ ہو رہی تھی۔۔۔ صرف اس کی مرضی کا لباس نہ پہننے کی وجہ سے وہ اس سے بات کرنا تو دور اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

ایسا کون کرتا تھا بھلا۔۔۔

ایشا کلاسز لینے کے بعد واپس اپارٹمنٹ آگئی تھی۔۔۔وہ ابھی تک واپس نہیں لوٹا تھا۔۔۔

ایشا لاؤنج میں صوفے پر نیم دراز وہ آنکھیں موندے اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔آج کل اس کی سوچوں کا رخ صرف دامل شیخانی ہی ہوتا تھا۔۔۔جب اسے بیرونی دروازہ کھولنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

جس پر وہ آنکھیں موندتی خود کو سوتا ظاہر کر گئی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

بھاری قدموں کی آواز لاؤنج میں گونجی تھی۔۔۔ ساتھ ہی اس کے کلون کی دلفریب مہک بھی چاروں جانب پھیل گئی تھی۔۔۔ ایشا نے اپنے سانسیں روک لی تھیں۔۔۔

اسے محسوس ہوا تھا وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ ایشا کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے بھی اسے اپنے بہت قریب محسوس کر رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کیونکہ اب اس کی گرم سانسیں ایشا کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔وہ اس کے چہرے پر جھکتا ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ایشا کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔

ہونٹ ماتھے سے ہوتے اس کے گالوں پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔

وہ اسے سویا ہوا سمجھ کر اس کے اتنے قریب آیا تھا۔۔۔یہ سوچ ایشا کو عجیب سے احساسات سے دوچار کر گئی تھی۔۔

کیا وہ اس کے لیے اہمیت رکھتی تھی۔۔

اس کے پر حدت لبوں کا لمس ایشا کی ہتھیلیاں بھیگو گیا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ یہ سب برداشت نہ کر پاتے آنکھیں کھول دیتی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جب اس کی جانب سے کی جانے والی بھاری گھمبیر سرگوشی ایشا کو ساکت کر گئی تھی۔۔

"میں نے بولا تھا مجھے گوارہ نہیں ہے میری بیوی ایسا لباس پہنے۔۔۔ تمہیں بہت شوق ہے اپنے وجود کی نمائش کروانے کی۔۔۔اب تم میری سزا پانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔"

وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

ایشا جو کسی کو اپنا ہاتھ بھی ٹچ نہیں کرنے دیتی تھی۔۔اس شخص کے لمس کے حصار میں ایسے جکڑی جاتی تھی کہ وہ اسے خود سے دور بھی

Farwa Khalid Novels

نہیں کر پاتی تھی۔۔۔اس کا دل عجیب سے انسان میں دھڑکنے لگتا تھا۔۔۔

سانسوں کی لے ہی بدل جاتی تھی۔۔۔جیسے اس وقت ہوا تھا۔۔۔

اس کے الفاظ پر ایشا کو اپنی رنگت سرخ ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔وہ کیا سزا دے سکتا تھا اسے۔۔۔

دامل اس کے پاس سے ہٹتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ ایشا نے آنکھیں کھولتے بے اختیار اپنے بے قابو ہوتے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر وہاں سے اٹھتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

کمرے میں آکر اندر سے لاک کرتی وہ بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔

گولڈی کے الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔ کیا یہ واقعی محبت تھی۔۔۔ اسے دامل شیخانی سے محبت ہو چکی تھی۔۔۔

"محبت نہیں۔۔۔ مجھے کیسے محبت ہو سکتی ہے۔۔۔"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ مگر دل اس بات کی تصدیق کر رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔ بیڈ پر بیٹھے وہ اس کے بارے میں ہی سوچتی رہی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔؟؟"

سونل اگروال انڈیا پہنچ چکی تھیں۔۔۔یہی بتانے کے لیے کال کی تھی۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

ایشا کھوئے لہجے میں بولی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے تمہاری آواز اتنی بجھی بجھی سی کیوں ہے۔۔۔؟؟ تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟؟"

سونل اگروال کو اس کے خراب موڈ کا پتا لگنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مام پلیز۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔اور جس کے ساتھ چھوڑ کر گئی ہیں وہ کچھ ہونے بھی نہیں دے گا۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے میں سونے لگی ہوں۔۔۔"

ایشانے خفگی سے کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔جبکہ سونل اگروال کتنی ہی دیر حیرت زدہ سی بیٹھی رہی تھیں۔۔۔

اس لڑکی کے اندر آتا بدلاؤ سب نوٹ کر رہے تھے۔۔۔جبکہ وہ ابھی بھی خود کو پہلی والی ایشا ہی ماننے پر بضد تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ جس قدر ذہنی اذیت کا شکار تھی اس کا اثر اس کی صحت پر ہونے لگا تھا۔۔۔اس وقت بھی اسے اپنے وجود میں حرارت سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

اسے جب جب اس شخص کی وہ سرگوشیاں یاد آتی تھیں۔۔۔پوری وجود میں ہلچل سی مچ جاتی تھی۔۔۔ماتھا اور گال ابھی بھی دہکتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

"ایک بار ان کی بات مان کر دیکھ لیتی ہوں۔۔۔کیا پتا میری بھی یہ کشمکش ختم ہو جائے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا کا دل ایک دم سے اس کی بات ماننے کو چاہا تھا۔۔۔ صرف ان مقناطیسی سرد نگاہوں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھنے کی خاطر۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ وارڈ روب کھولتے اس نے وہاں سے میرون رنگ کی بہت ہی خوبصورت کرتی نکالتے اس کے نیچے جینز

ٹراؤزر اور میرون رنگ کا ہی سکارف لیتے وہ واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اسے اپنے پورے وجود میں گرمائش سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اسی خاطر کافی دیر تک نارمل پانی سے شاور لیتے وہ باہر آ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

بالوں کو ڈرائیر سے خشک کرتے اس نے لبوں پر نیچرل لپسٹک لگائی تھی۔۔۔

اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔ ایشا کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس نے مرر میں اپنے آپ کو دیکھا تھا اس کی اپنی نگاہیں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔ اپنا آپ اسے کبھی اتنا حسین اور خوبصورت کبھی نہیں لگا تھا۔۔۔ اس نے آج تک زندگی میں کبھی کوئی سکارف نہیں لیا تھا۔۔۔ نہ ہی اسے کرنے کا ڈھنگ آتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سکارف کو اکٹھا کر کے گردن میں ڈالتے وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

وہ سامنے ہی کھڑا تھا۔۔ مگر اس نے ایشا کی جانب دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔۔

"آکر ڈنر کرلو۔۔۔"

بنا اس کی جانب دیکھے وہ واپس پلٹ گیا تھا۔۔ جبکہ ایشا نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے اسے سوتا ہوا سمجھ کر وہ کیسے اسے اپنا لمس بخش کر گیا تھا اور اب پھر سے اس کے آگے اجنبی بن گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشابنا کوئی ری ایکشن دیئے اس کے پیچھے آگئی تھی۔۔۔اس کا

سکارف اتنا بڑا تھا کہ ایشا اسے سنبھال ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

گردن سے پھسلتا وہ کندھوں پر پھیل رہا تھا۔۔۔

دامل جو سامنے ہی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا تھا اس کی نگاہیں اس لمحے

ایشا کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔اور اگلے ہی پل جیسے پلٹنا بھول گئی

تھیں۔۔

وہ اس لباس میں اتنی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی کہ دامل کا دل چاہا

تھا ابھی آگے بڑھ کر اس اداس آنکھوں والی پیاری سی لڑکی کو اپنے

Farwa Khalid Novels

باہنوں میں سمیٹ لے۔۔۔ جو اس وقت خود سے بھی روٹھی ہوئی

لگ رہی تھی۔۔۔۔

ایشا اسے اس طرح سے اپنی جانب دیکھتا پا کر نروس ہوئی تھی۔۔۔

وہ یک ٹک بے خود سا اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔ وہ جو تاثر ان سرد

نگاہوں میں دیکھنا چاہتی تھی اس لمحے اسے بھرپور طریقے سے نظر

آئے تھے۔۔۔ مگر وہ بنا اس سے کوئی بھی بات کیے اس کے سامنے

اپنی جگہ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل نے بہت مشکل سے نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ یہ کایا پلٹ اس کی دھمکی کی وجہ سے ہوئی تھی یا وہ واقعی اس کے کہے کو فالو کر رہی تھی۔۔۔

مگر جو بھی تھا دامل کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کی بات ماننے لگی تھی۔۔

"مجھے یہ نہیں کھانا۔۔۔"

اس نے اپنی تمام ڈشز سائیڈ پر کر دی تھیں۔۔۔

اس کی اس حرکت اور آنکھوں میں چھائے خوف کو دیکھتے دامل زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیوں۔۔۔؟؟"

دامل نے اس کے سامنے اپنا کھانا رکھتے پوچھا تھا۔۔۔ جس کی خوشبو نے کل بھی ایشا کو بہت زیادہ اٹریکٹ کیا تھا۔۔۔

"آپ نے کل میرے کھانے میں کچھ ملایا تھا۔۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔"

ایشا نے سالن پلیٹ میں نکالتے اب روٹیاں نکال رہی تھی۔۔۔اس نے اس سے پہلے کبھی بھی روٹی نہیں کھائی تھی۔۔۔اس کی خوراک عجیب کی قسم کی چیزیں ہوتے تھیں۔۔۔۔

"تم الزام لگا رہی ہو مجھ پر۔۔۔میں ایسا کیوں کروں گا۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کی نظریں بار بار بھٹک کر اس کی جانب ہی جا رہی تھیں۔۔۔وہ بار بار دوپٹے کو سیٹ کرتی اچھی خاصی پریشانی کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔اس سے دوپٹہ سنبھالا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"تاکہ میں باہر نہ جاؤں۔۔"

ایشا نے منہ بناتے کہا تھا۔۔

"تو مت جایا کرو نا ایسی فضول جگہوں پر جہاں تمہارا شوہر پسند نہیں کرتا۔۔"

دامل اس کی جانب جھکتے اس کے سکارف کو ٹھیک کرتا اس کی آنکھوں میں جھانکتے ان گہری آنکھوں کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ آنکھیں اسے پھر سے کچھ کہہ رہی تھیں۔۔۔اس کے ہاتھ کا لمس اپنی گردن اور سینے پر دوپٹے کو سیٹ کرتے محسوس کرتے ایشا کی رنگت خطرناک حد تک لال ہوئی تھی۔۔۔

"آپ اس طرح سے میرے قریب نہیں آسکتے۔۔۔"

ایشا گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔نجانے کیوں مگر دامل شیخانی کا یوں بے خود ہو کر اپنی جانب دیکھنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔وہ شخص اس کی جانب سے اپنی نگاہیں تک نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔

"میں کتنے قریب آسکتا ہوں تم یہ بات اچھے سے جانتی ہو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل اس کا دوپٹہ سیٹ کرتے اب پھر سے پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ ایشا کے چہرے پر پھیلتی سرخی اسے مزید حسین بنا رہی تھی۔۔۔ وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اچانک سے اس کی اندر یہ کوئی جذبات بھرنے لگے تھے۔۔۔ اس شخص کی زرا سی گستاخی پر اس کے گال تپ اٹھتے تھے۔۔۔

دل میں عجیب سی ہلچل پیدا ہونے لگتی تھی۔۔۔ ایشا اس کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔

مگر اس کی نگاہیں مسلسل خود پر محسوس کرتی رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ کو تو مجھ سے اور میرے وجود سے گھن محسوس ہوتی ہے نا۔۔۔

پھر یہ سب کیوں۔۔۔؟؟؟"

ایشا اپنے اندر چھپی الجھنوں کا جواب چاہتی تھی۔۔۔

"وہ پہلے کی بات ہے اب ایسا نہیں ہے۔۔۔۔اب اچھی لگتی ہو

تم۔۔۔"

دامل تپش زدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے جو الفاظ ادا کر گیا

تھا۔۔۔ایشا کو اپنے گلے میں نوالہ پھنستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ

بری طرح سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔

"پانی پیوں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل اس کی قریب جاتا اس کی کمر کو سہلاتے اس کے لبوں سے پانی کا گلاس لگا گیا تھا۔۔۔ انیشا کو سکارف اس کی گود میں سے ہوتا پیروں میں جا گرا تھا۔۔۔

کھانسنے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔ جنہیں ہاتھ بڑھا کر دامل نے نرمی سے اس کے گالوں پر سے صاف کیا تھا۔۔۔ ایشا تو اس کے اس نرمی بھرے انداز پر ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس شخص کی ایک بات ماننے سے اس کا کتنا مہربان اور اچھا روپ دیکھنے کو مل رہا تھا۔۔ اگر وہ پوری طرح سے اس کے کہے کے مطابق ڈھل جاتی تو کیا یہ شخص اس سے محبت کرتا۔۔۔

ایشا کو اس شخص کی توجہ پانا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ اس کی حالت نارمل ہوتے دیکھ دامل اس کے برابر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ اس کے کلون کی دلفریب مہک ایشا کو جکڑ رہی تھی۔۔۔ دامل اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

ایشا کی سانسیں رکی تھیں۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے پیروں میں گرا اسکارف اٹھا کر ایشا کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔ اس

Farwa Khalid Novels

کی اس حرکت پر ایشا کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ دامل کا ہاتھ اس کے پیر سے بھی ٹکرایا تھا۔۔۔

ایشا کو اس کی یہ چھوٹی چھوٹی باتیں دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ اس نے ہمیشہ لوگوں کو یہاں تک کہ اپنی ماں کو خود سے دور کی رکھا تھا۔۔ مگر کبھی کسی نے اس طرح خود سے اس کے پاس آنے کی اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنے کی اور اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے کی کوشش بھی کسی نے نہیں کی تھی۔۔

ایشا اپنے آپ کو اس شخص کے بارے میں سوچنے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔ وہ جب بھی اس کے بارے میں سوچتی تھی اس کا دل

Farwa Khalid Novels

دھڑکنے لگتا تھا۔۔۔ گھنیری پلکیں لرزنے لگتی تھی۔۔ چہرا ایک دم سے سرخ ہونے لگا تھا۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد دامل کافی بنانے کے لیے کچن میں گیا تھا۔۔۔ جب ایشا بھی اس کے پیچھے آئی تھی۔۔۔ پورا وقت وہی کام کر رہا تھا۔۔۔ ایشا کو یہ بات اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

"میں کافی بنادوں۔۔؟؟"

دامل کی چوڑی پشت کو گھورتے اس نے جھجھکتے پوچھا تھا۔۔۔

دامل نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کا سکارف اب پھر سے گرنے کو بے تاب تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سنہری بالوں کی کٹی ہوئی لٹیں اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔اس کے بالوں کندھوں سے تھوڑے سے نیچے تک تھے۔۔۔

"یس شیور۔۔۔"

دامل اسے کافی بنانے کا کہتا خود ایک جانب کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ ایشا کو لگا تھا وہ چلا جائے گا۔۔۔ مگر اس کی نگاہیں اپنے اوپر مرکوز دیکھ بہت بار ایشا کے ہاتھ لرزے تھے۔۔۔جو شخص اس کی جانب ویسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا وہ اب اپنی نگاہیں ہی نہیں ہٹا پا رہا تھا۔

Farwa Khalid Novels

ایشا جو پوری دنیا کے سامنے انتہائی کانفیڈنس سے بات کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔۔اس وقت دامل کی نگاہیں اسے بہت نروس کر رہی تھیں۔۔۔

جو محسوس کرتے دامل کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔اس وقت وہ کہیں سے بھی پہلے دن والی ایشا اگروال نہیں لگ رہی تھی۔۔۔بوب کٹ پہیئر ہی ساتھ عجیب وغریب قسم کے نازیبا حلیے میں جس میں اس کے نازک وجود کی رعنائیوں سب کی آں کھوں کو نظارے کرواتی تھیں۔۔

Farwa Khalid Novels

اس وقت وہ اس مناسب لباس میں پہلے سے بھی کہیں زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ایشا اپنے دھیان میں کھڑی تھی جب وہ اس کی قریب آیا تھا۔۔۔

اس کے پہلو کی قریب اپنی مضبوط ہتھیلی رکھتا وہ اس کے کان کی لوح پر جھکا تھا۔۔۔

"کافی میرے بیڈ روم میں لے آنا میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

اس کے جان کی لوح پر انتہائی شدت بھرے انداز میں اپنے لبوں کا لمس چھوڑتا وہ ایشا کو جی جان سے لرزا کر رکھ گیا تھا۔۔۔ ایشا کو اپنے

Farwa Khalid Novels

کان کی لو جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔جبکہ اس کے جانے کے بعد بھی پہلو سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

اس کی گھمبیر سرگوشی ایشا کے دل کو بے حال کر گئی تھی۔۔

وہ اسے اپنے بیڈروم میں کیوں بلا رہا تھا۔۔۔اس سوچ کے ساتھ ہی ایشا کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں میں نہیں جاؤں گی۔۔۔دروازے سے ہی پکڑ اکر واپس آجاؤں گی۔۔۔"

وہ اپنے دل کی غیر ہوتی حالت پر خود سے مخاطب ہوتے بولی تھی۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ بولڈ و بے باک سی ایشا جیسے

Farwa Khalid Novels

کسی کے دیکھنے سے زرا بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔جس کے سامنے

اب تک نجانے کتنے لڑکے اپنی محبت کا اظہار کر چکے تھے۔۔۔۔

اور وہ ان کو منہ توڑ جواب بھی دے چکی تھی۔۔۔اس کا ایک شخص

کے آگے جو اس کو ناپسند کرتا تھا۔۔۔

اس کے زرا سے التفات پر اس طرح سے کیسے پگھل سکتی تھی۔۔۔۔

ایشا کا دل اسے محبت کی دوہائیاں دینے لگا تھا۔۔۔کافی دیر کی سوچ و

بچار کے بعد وہ اس کی کمرے میں جانے کے لیے خود کو تیار کر چکی

تھی۔۔۔جاننا چاہتی تھی کہ وہ اس طرح اسے کیوں بلا رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

یا شاید وہ خود بھی اس کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔ وہ اس شخص کی عادی ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی پرکشش اور چارمنگ پرسنیلٹی ایشا کے دل و دماغ پر اثر انداز ہو چکی تھی۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اس سے دور ہونے کی کوشش نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس نے دروازہ ناک کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جو کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔

ایشا نے پورے کمرے پر نگاہ دوڑائی تھی وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔ ایشا کی نظر بالکنی کے کھلے دروازے پر پڑی تھی۔۔۔ وہ اسی جانب

Farwa Khalid Novels

بڑھی تھی جب سامنے ہی وہ اسے کرسی پر بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔اس

کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا۔۔۔

شاید وہ کوئی کام کر رہا تھا۔۔۔۔

"یہاں آجاؤ۔۔۔۔"

وہ بنا آہٹ پیدا کیے وہاں کھڑی تھی۔۔۔جب دامل نے اسے پکارا

تھا۔۔۔ایشا نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔وہ بنا آواز کے اس کی آمد سے کیسے باخبر ہوا تھا۔۔۔۔

ایشا چلتے ہوئے قریب آئی تھی۔۔۔اور کافی کا مگ اس کے سامنے

ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کچھ دیر بیٹھ جاؤ یہاں۔۔۔۔"

دامل نے اپنے ساتھ رکھی کرسی پر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

ایشا بنا اعتراض کیے خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"تم نے اپنے لیے کافی نہیں بنائی۔۔۔"

ایک مگ دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

"میں یہ نہیں پیتی۔۔۔"

ایشا نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے دوستوں نے بہت عرصے سے اسے شراب کا عادی بنا رکھا تھا۔۔۔ جسے پی کر وہ کچھ وقت کے لیے اپنے سارے غم بھول جاتی تھی۔۔۔ لیکن ابھی کچھ وقت سے تو شراب نے بھی اس پر اثر کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"کب سے الکوحل کی عادی ہو۔۔۔؟؟"

دامل کی بات پر ایشا نے حیرت زدہ ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ جانتا تھا اس کے بارے میں سب کچھ۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کو شرمندگی سی ہوئی تھی۔۔۔اپنی ہر بری سے بری عادت کو فخریہ انداز میں پیش کرنے والی نجانے کیوں دامل کے سامنے اپنا امیج مزید خراب ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

وہ تو پہلے ہی اسے اتنا برا سمجھتا تھا۔۔۔

اب دل کرنے لگا تھا کہ ہر شے بھلا کر اس کی خاطر سدھرنے کو۔۔۔

"بچپن سے۔۔۔"

ایشا نے اب کی بار صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل کافی کا مگ لیتا اب اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ نگاہیں جھکائے ہوئے مجرموں کی طرح اس بات کا اقرار کر رہی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری اب سب چھوٹ جائے گا۔۔۔"

دامل نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی گود میں رکھے اس کی دونوں ہاتھوں کو اپنی ہتھیلی میں جکڑ لیا تھا۔۔اس کے ملائم ہاتھوں کا لمس دل میں اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کی بات پر ایشا نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو پہلے سے ہی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ان آنکھوں میں اب بہت کچھ واضح تھا۔۔۔ ایشا نے ان میں لکھی تحریر پڑھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ ان میں کچھ تھا بہت خاص۔۔۔ دل کو اپنے اندر جکڑتا احساس۔۔۔۔ ایشا گھبرا گئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔ وہ وہاں سے بہت دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔ وہ دامل شیخانی کی ان مقناطیسی نگاہوں کے وار سے بچنا چاہتی تھی۔۔۔ اسے ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ وہ اسے واقعی چاہنے لگی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

تیکھے خوبرو نقوش جس کی وجاہت کی ایک دنیا دیوانی تھی۔۔۔ مگر ایشا اس کی وجاہت سے زیادہ اس کی شخصیت کی دیوانی ہوئی تھی۔۔۔ وہ جس طرح آہستہ آہستہ اسے اپنے ساتھ جوڑ گیا تھا۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"

ایشا اس کی نگاہوں سے گھبراتے اٹھی تھی۔۔۔ وہ بھول چکی تھی کہ اس کا کیا مقصد تھا۔۔۔ اس نے دامل شیخانی کے ساتھ آج کیا کرنا تھا۔۔۔ اس وقت بس اس کی نگاہوں سے چھپ جانا چاہتی تھی۔۔۔

"کیا تم نے کافی میں کچھ ملایا ہے۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

دامل نے اس کے دور جانے سے پہلے ہی اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے پوچھا تھا۔

"ہاں الکوحل ملایا ہے۔۔۔۔ کیونکہ ایشا اگروال اپنا بدلہ نہیں چھوڑتی۔۔۔"

ایشا اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔ دامل نے آج تک شراب نہیں پی تھی۔۔۔ نجانے اس لڑکی نے کونسا مشروب ملایا تھا۔۔۔ جس کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ دامل شیخانی کا سر گھومنے لگا تھا۔۔۔ وہ اپنی پیشانی مسلتے اپنے اعصاب کو جگائے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی بات پر اسے چھوڑنے کے بجائے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کی گود میں آن گری تھی۔۔۔

"کیوں کیا ایسا۔۔؟؟ میرے حواس تمہارا یہ حسین روپ دیکھ پہلے ہی جگہ پر نہیں تھے۔۔اب تو مزید نشہ چڑھ چکا ہے ان پر۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے یہ کر کے اپنے ساتھ کیا کر بیٹھی ہو تم۔۔۔"

ایشا کی گردن سے سکارف نکالتے وہ اسے سائیڈ پر رکھتے مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔ ایشا اس کے تیور دیکھ بری طرح سے گھبرا گئی

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔اسے خبر نہیں تھی کہ یہ حرکت اسی پر بھاری پڑ جائے گی۔۔۔

اس نے دامل کا حصار توڑ کر دور جانا چاہا تھا مگر وہ اسے ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ بالکل اس کی گود میں سمائی ہوئی تھی۔۔۔ایشا کو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر سمجھ آ رہی تھی کہ اس پر نشہ چڑھ رہا تھا۔۔۔۔وہ یہی تو چاہتی تھی تا کہ اس سے اس کی اصلیت جان سکے وہ کون تھا اور اس پر اتنی توجہ کیوں دے رہا تھا۔۔۔اگر وہ وہاں صرف حفاظت

Farwa Khalid Novels

کرنے کے لیے تھا تو اس کے وجود پر استحقاق جمانے کی کوشش کیوں کر رہا تھا۔۔۔

اس وقت ایشا نے اس کی جانب دیکھا تھا اور اس کی بوجھل ہوتی آنکھوں کو دیکھ ایشا اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر دائیں بائیں رکھتے اس کے اوپر جھکی تھی۔۔

"کون ہو تم دامل شیخانی۔۔۔؟؟؟ میری ماں کو تم نے یہی بولا نا کہ تم ایک نان مسلم ہو۔۔۔ یہی جھوٹ بول کر مجھ سے شادی کی کہ تم انڈیا سے تعلق رکھتے ہو۔۔۔ مام نے میرے پوچھنے پر مجھے سب بتا دیا ہے جو جھوٹ تم نے ان سے بول رکھے ہیں۔۔ مگر میں نے بات کی

Farwa Khalid Novels

ہے تمہاری فیملی سے۔۔۔میں جانتی ہوں وہ مسلمان بھی ہیں اور پاکستان میں مقیم ہیں۔۔۔ تمہارا اصل نام مصطفیٰ ہے۔۔۔مجھے سب سچ جاننا ہے۔۔۔ تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔؟ کیا تم مجھے استعمال کر رہے ہو۔۔۔؟ اپنے کسی مقصد کے لیے۔۔۔؟؟"

اس کی بانہوں میں سمائی وہ اس کے بے پناہ قریب جھکی اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں جھانکتے بولی تھی۔۔۔اس نے دامل کی کافی میں جو شراب کی قسم ملائی تھی۔۔۔اس سے انسان اپنے حواسوں پر کنٹرول نہیں رکھ پاتا تھا۔۔ وہ ہپنوٹائز ہو کر سامنے والے کے آگے اندر کی ہر بات اگل دیتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اور بعد میں ہوش میں آنے کے بعد اسے یہ تک یاد نہیں ہوتا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔

ایشا کے سوالوں پر دامل نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا جو اس کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔ دامل شیخانی کی آنکھوں کا بڑھتا خمار بتا رہا تھا کہ اس پر نشے نے کچھ زیادہ ہی اثر کیا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ مشروب اس کے اندر پہلی بات اترا تھا۔۔۔۔

جو لڑکی اتنے دنوں سے اس کے حواسوں پر سوار تھی۔۔۔ اس وقت وہ اس کی بانہوں میں اس کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔ وہ کیسے نہ بہکتا۔۔۔ انسان تھا فرشتہ نہیں۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس لڑکی کا بے تحاشہ حسن ایمان متزلزل کرنے کی طاقت رکھتا

تھا۔۔۔

"میرا نام دامل مصطفیٰ ہے۔۔۔ہاں میں مسلم ہوں۔۔۔اگر تم سے یہ

بات چھپانی ہوتی تو تمہارے سامنے نماز نہ پڑھتا۔۔۔"

دامل اپنی بات کہتا اس کی گردن میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے مزید

قریب کر گیا تھا۔۔۔جو اس کے اوپر بالکل جھکی ہوئی تھی۔۔۔اس

کے مزید قریب کرنے پر ایشا گھبرا گئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ

کچھ سمجھ پاتی اسے اپنے کان کی لوح پر پر تپش سانسوں کا لمس محسوس

ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"میں تمہارے بارے میں بھی وہ سب جانتا ہوں جو یہاں کوئی نہیں جانتا۔۔۔وہ باتیں جو تم نے خود سے بھی چھپا کر رکھی ہوئی ہیں۔۔"

دامل کی بھاری بوجھل آواز ایشا کو گہرے شاک میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔اس نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔مگر گردن اور کمر میں موجود اس کی بانہوں کی مضبوط گرفت نے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔دامل کی گرم سانسیں ایشا کا چہرا اجھلسانے لگی تھیں۔۔

"کک کیا جانتے ہو۔۔۔؟؟"

ایشا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔اس کے ہونٹ اتنے قریب تھے کہ ایشا اب لرزنے لگی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

"تمہاری سانسوں کی مہک بہت دلفریب ہے۔۔انہیں محسوس کر سکتا ہوں۔۔۔"

ایشا کو لگا تھا وہ پوچھ رہا ہے مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کے ہونٹوں کو اپنی جارحانہ گرفت میں قید کرتا اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا چلا گیا تھا۔۔۔

ایشا جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔اس شخص سے ایسی کسی حرکت کی توقع ہی نہیں تھی اسے۔۔۔وہ اسی خاطر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔مگر یہ شخص نشے میں دھت اس کی سانسوں سے کھیلتا انہیں بکھیر رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کی حالت کچھ ہی دیر میں غیر ہو چکی تھی۔۔۔اس کے ہاتھوں کا گستاخ لمس وہ اپنے وجود پر محسوس کرتی لرز رہی تھی۔۔۔اس کی گرفت بالکل بھی نرم نہیں تھی۔۔ایشا کی سانسیں تھمنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کے حصار میں قید وہ کانپ رہی تھی۔۔۔ مگر دامل نے اسے آزادی نہیں دی تھی۔۔۔یہ سب اس لڑکی کا کیا دھرا تھا۔۔۔اب سہنا بھی اسی کو تھا۔۔

"پلیز۔۔"

Farwa Khalid Novels

جیسے ہی اس کی سانسوں کو آزادی ملی وہ بہت مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔اس کی سانسیں بہت تیز چل رہی تھیں۔۔۔

"بیوی ہو تم میری۔۔۔"

اس کی بوجھل سرگوشی ایشا کو لرزا کر رکھ گئی تھی۔۔۔ وہ اس سے پیپر میرج کرنے کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔وہ بغیر یہ سب کیے بھی تو اسے پروٹیکٹ کر سکتا تھا۔۔۔جس کی خاطر اس نے یہ کافی میں ڈرنک ملا کر یہ حرکت کی تھی۔۔۔وہ پوچھنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اس شخص نے۔۔۔

"یہ صرف ایک پیپر میرج ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے اسے خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا۔۔

"مگر میں نے تو اسے دل سے قبول کیا ہے تا عمر نبھانے کے لیے۔۔۔ دقیانوسی سوچ کا مالک پاکستانی مرد ہوں۔۔۔ اپنی ملکیت کو کبھی نہیں چھوڑتا۔۔ تم خود میرے قریب آئی ہو۔۔۔ اپنے آپ کو میری پناہوں میں سونپا ہے۔۔ اب ایسے کیسے جانے دے سکتا ہوں۔۔۔ تاکہ تم پاکستانی مرد ہونے کا ایک اور الزام لگا دو گی کہ ہم پتھر دل بھی ہیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کی گرم سانسیں اب ایشا کو اپنی گردن پر محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔ اس کے لبوں کا دہکتا لمس ایشا کی گردن کو جھلسانے لگا

تھا۔۔۔وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی اس کے ہاتھوں پر اپنے ناخن مارتی ان کو پوری طرح سے زخمی کر گئی تھی۔۔۔

لیکن دوسری جانب پرواہ کسے تھی۔۔۔۔جو اس کی خاطر خنجر کا خطرناک وار اپنے بازو پر برداشت کر گیا تھا۔۔۔اس کی نرم ہاتھوں کو محسوس کرتے یہ معمولی سے زخم تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتے تھے۔۔۔۔

دامل اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔۔وہ پوری طرح سے اس کی مضبوط بانہوں کی گرفت میں قید تھی۔۔۔کوشش کے باوجود خود کو آزادی نہیں دلا پا رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس ساحر کی یہ جان لیوا قربت اس کے حواسوں کو اب بوجھل کرنے لگی تھی۔۔۔۔دل میں یہ شخص نجانے کب سے اپنے قدم گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔۔اب اس کے وجود پر بھی اپنی چھاپ چھوڑنے کو تیار تھا۔۔۔۔

مگر سب سے بڑی بات جو ایشا کو گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ دامل شراب کی نشے میں تھا۔۔۔وہ پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔۔اسے کل تک اس سب کے بارے میں کچھ یاد نہیں رہنا تھا۔۔۔پھر اس طرح وہ کیسے اپنے آپ کو اس کی پناہوں میں سونپ دیتی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جن میں قید ہو کر اس وقت اس کے دل و دماغ میں سرور سا اتر رہا تھا۔۔۔وہ جس نرمی اور محبت سے اسے اپنے قریب کیے اس پر اپنا استحقاق استعمال کر رہا تھا۔۔۔ایشا کا دل اس کے آگے پوری طرح سے ہارنے لگا تھا۔۔۔

ایشا کو اندازہ نہیں تھا کہ اس کی یہ حرکت اس پر اس طرح سے بھاری پڑنے والی تھی۔۔۔

ایشا اس کے حصار سے نکلنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر اس کے مضبوط وجود کے آگے ایشا کا دھان پان سا نازک وجود کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"پلیز ایسا مت کریں۔۔۔ یہ غلط ہے۔۔۔ دور رہیں مجھ سے۔۔۔"

ایشا کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔ وہ اس کی گردن کے ہر مقام پر اپنے لبوں کے نشان چھوڑتا اسے پوری طرح سے لال کر چکا تھا۔۔۔ ایشا کی بات پر اس نے اپنی بے پناہ سرخ آنکھوں کو اٹھا کر ایشا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی گہری آنکھیں اس لمحے ان سیاہ آنکھوں کی سحر انگیزی میں کھو سی گئی تھیں۔۔۔

وہ بولتی نگاہیں ہر بار اسے ایسے ہی مسمرائز کر دیتی تھیں۔۔۔ اس ساحر نے آنکھوں کے راستے اس پر نجانے کیا جادو کیا تھا کہ وہ اس

Farwa Khalid Novels

کے آگے بے بس ہونے لگی تھی۔۔اعصاب بوجھل سے ہونے لگے تھے۔۔

تنہا رہ کر اپنے اندر کی جنگ اکیلے لڑتے وہ اب تھک چکی تھی۔۔۔ اس شخص کی پناہوں میں سمٹ جانے کو دل چاہا تھا۔۔۔

دامل اسے بیڈ پر لیٹاتا اس کے اوپر حاوی ہوا تھا۔۔ ایشا کی دھڑکنیں اتنے زور سے چلنے لگی تھیں جیسے ابھی ہر حد پار ہر جائیں گی۔۔۔

"اپنے اوپر سے یہ بناوٹی شخصیت کا خول اتار دو۔۔ اپنی اس معصومیت اور پاکیزگی کو باہر آنے دو جو اس پیاری سی لڑکی کی ذات کا

Farwa Khalid Novels

حصہ ہے۔۔۔ مجھے اچھی لگنے لگی ہو تم۔۔۔۔ جس طرح سے تم خود کو میرے لیے بدل رہی ہو۔۔۔ میرا دل بھی بدلنے لگا ہے تمہارے لیے۔۔۔"

دامل اس کی دھڑکنوں میں اپنے نام کی گونج محسوس کرتا دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔

ایشا کا دل اس مغرور مسکراہٹ پر اس شخص کا اسیر ہوا تھا۔۔

دامل نے اس کے بالوں میں اپنا چہرا چھپاتے اس کی گردن کو دھیرے سے چھوا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں ہیں۔۔۔کل آپ اس سب پر مجھ سے نفرت محسوس کریں گے۔۔۔مجھے الزام دیں گے۔۔۔ پلیز لیو می۔۔۔۔"

ایشا کو یہ بات بے چین کر رہی تھی۔۔۔اسے دامل کی باتوں پر یقین ہی نہیں آ پا رہا تھا۔۔۔

وہ اب بھی یہی سمجھتی تھی کہ دامل اس سے نفرت کرتا ہے۔۔۔وہ کسی وجہ کے باعث اس سے جڑا ہے۔۔۔۔

لیکن اگر وہ اپنے دل کی سنتی تو وہ اسی شخص کا طلبگار تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اس کی پناہوں میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔ جس والہانہ اور پر خلوص چاہت کو محسوس کرنے کے لیے وہ اتنے وقت سے ترس رہی تھی۔۔۔ وہ آج اسے مل رہی تھی۔۔۔

مگر کچھ تھا ایسا جو اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔۔ بچپن میں اس کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا کہ اس کے بعد اس نے کبھی کسی کے ساتھ دلی تعلق جوڑا ہی نہیں تھا۔۔۔ کبھی کسی کو اتنی اہمیت نہیں دی تھی کہ وہ اس کے دل تک رسائی حاصل کر پاتا۔۔۔

مگر دامل شیخانی نے تو اسے اتنی بھی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔ وہ بنا اجازت اس کے دل و دماغ پر اپنا تسلط جما گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اور اس وقت اسے پوری طرح سے اپنے آگے بے بس کرتا اس کا کھیلا معصومیت بھرا کھیل اسی پر الٹ چکا تھا۔۔۔

ایشا اسے خود سے دور نہیں کر پا رہی تھی۔۔ اس شخص کی پناہوں کے آگے وہ ہار رہی تھی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ تم ہمیشہ کے لیے میری بن کر رہنا۔۔ صرف مجھے سوچنا اور ایسے ہی میری خواہش کرتی رہنا۔۔۔ میں ہر پل ہر لمحے تمہارے پاس رہوں گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل نے اس کی گداز انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے ان کی مزاحمت کو روک دیا تھا۔۔۔ ایشا کی ہارٹ بیٹ بہت تیز ہو چکی تھی۔۔۔

"اگر آپ مجھے چھوڑ گئے پھر۔۔۔"

یہ بات کرتے ایشا کے چہرے پر اذیت بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"تو تم میرے پاس آجانا۔۔"

دامل نے باری باری اس کے دونوں گالوں کو لبوں سے چھوا تھا۔۔۔ ایشا خود میں سمٹی تھی۔۔۔ اس کی بال تکیے پر بکھرے

Farwa Khalid Novels

ہوئے تھے۔۔۔ جن سے اٹھتی بھینی بھینی مہک دامل کو مزید بہکا گئی

تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ نے جو دھمکی دی تھی کہ آپ مجھے سزا دیں

گے۔۔۔ آپ کہیں یہ سب کر کے سزا تو نہیں دے رہے

مجھے۔۔۔"

اس کا خوف ہر لمحے کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔۔

ایشا اس لمحے اس شخص کی والہانہ چاہت پر یقین ہی نہیں کر پا رہی

تھی۔۔۔ جو اس کے لیے اجنبی بن کر رہتا تھا۔۔ وہ اس لمحے اسے

بہت ہی عقیدت اور محبت بھرے انداز میں پیش آ رہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی بات پر دامل کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

"تم سہہ نہیں پاؤ گی میری دی گئی سزا۔۔۔"

دامل کی نگاہیں اس کی بیوٹی بون سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔اس کی شدتوں پر وہ گہرے گہرے سانس لیتی اسے مزید بہکا گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ دامل اس کہ بیوٹی بون پر اپنی شدتیں چھوڑتا ایشا اس کی کمزور پڑی گرفت پر اپنے اندر ہمت مجتمع کرتی اسے دور دھکیل گئی تھی۔۔۔اسے یہی لگا تھا کہ وہ نشے کے باعث اپنے اندر اتنی ہمت نہیں رکھتا ہو گا اس پل۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل بیڈ پر پیچھے کو ہوا تھا۔۔ اور ایشا اس کے حصار سے نکلتی

دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اس کا دل بہت زور زور سے

دھڑک رہا تھا۔۔۔ سر تا پیر وہ لرز رہی تھی۔۔۔ دامل شیخانی کے

چند لمحوں کی قربت نے اس کو نڈھال کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

دھڑکنیں اب بھی اسی کا راگ الاپ رہی تھیں۔۔ مگر اس کے اندر

اتنی سکت نہیں تھی اس وقت۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے ہینڈل کو گھماتے وہ اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔۔۔

دروازہ لاکڈ تھا۔۔۔ اس پر نجانے کونسا لاک لگا ہوا تھا کہ ایشا کھول

Farwa Khalid Novels

ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔جب اسے اپنے بہت قریب گردن کے پچھلے حصے پر گرم سانسیں محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ اس کے نازک وجود کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔

اس کی کندھوں سے شرٹ کو سرکاتا وہ وہاں اپنی شدتوں کی داستان چھوڑتا چلا گیا تھا۔۔۔ایشا کانپ اٹھی تھی۔۔۔اس کا بازو ایشا کے گرد سختی سے بندھا اس کی پشت کو دامل کی مضبوط کسرتی سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

"کیا تمہیں سچ میں لگ رہا ہے میں نشے کے زیر اثر ہوں۔۔۔۔میں جانتا تھا باہر سے جتنی ہوشیار اور چالاک بنتی ہو تم۔۔۔اندر سے اتنی

Farwa Khalid Novels

ہی معصوم اور بے وقوف ہو۔۔۔ایسی احمقانہ حرکت ضرور کرو گی۔۔۔"

دامل کے ہونٹ اس کی گردن کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے سرگوشیانہ لہجے میں یہ لفظ ادا کر گئے تھے۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟"

ایشا کے ہاتھ ابھی بھی بہت ہی مضبوطی کے ساتھ ہینڈل پر جمے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ اس کی بات سنتے دل انتہائی زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم نے جو ڈرنک میری کافی میں ملائی ہے وہ میں بہت پہلے بدل چکا تھا۔۔۔میں جانتا تھا تم ایسا ضرور کرو گی۔۔۔اس گھر میں الکوحل کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔میں اس وقت پورے ہوش و حواس میں رہ کر تمہیں اپنے قریب تر چاہتا ہوں۔۔۔۔میرے جذبات بھڑکا کر تم اس طرح سے فرار نہیں ہو سکتی۔۔۔"

دامل کے الفاظ پر ایشا پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔تو کیا وہ جو اتنی دیر سے اسے نشے کے زیر اثر سمجھ رہی تھی وہ اپنی مرضی سے یہ سب کر رہا تھا۔۔۔ایشا اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جب اگلے ہی لمحے دامل نے اس کا رخ ایک جھٹکے سے اپنی جانب کرتے اسے دروازے سے لگایا تھا۔

وہ اس کے اتنے قریب کھڑا تھا کہ وہ بمشکل سانس لے پائی تھی۔۔۔

دامل خمار آلود نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ ایشا کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔

وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی یہ وہی شخص تھا جو اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ آپ تو نفرت کرتے ہیں نا مجھ

سے۔۔۔۔"

ایشا کی رنگت اس قدر سرخ ہو چکی تھیں جیسے ابھی اس سے خون

چھلک پڑے گا۔۔۔

"اب نہیں کرتا۔۔۔۔"

دامل نے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

ایشا اس کی سحر انگیزی مہک پر اپنی سانسیں روک گئی تھی۔۔۔

اس کے لبوں کا بر حدت لمس دل میں اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ پروفیسر ہیں میرے۔۔۔۔ آپ کو زیب نہیں دیتا یہ سب۔۔۔۔"

ایشا اس کے چند لمحوں کی قربت سے ہی اس قدر گھبرا اچکی تھی کہ ابھی اسے روکنے کے لیے کچھ بھی بول رہی تھی۔ وہ اندر تک لرز گئی تھی۔۔۔

"سٹوڈنٹ کو زیب دیتا ہے اپنے پروفیسر سے محبت کرنا۔۔۔۔ اسے کلاس میں بے خود ہو کر گھورنا۔۔۔ اس کو ڈسٹریکٹ کرنا۔۔۔ کیا یہ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کی بات پر ایشا نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے تو یہی لگتا تھا کہ وہ پوری کلاس میں اسے اگنور کرتا ہے۔۔۔

دامل نے اس کے حیرت سے واں ہوتے لبوں کو دلچسپی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اور ان کے گداز پن کو ایک بار پھر بھرپور طریقے سے محسوس کر گیا تھا۔۔۔۔

"آپ کون ہیں۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے بمشکل پوچھا تھا۔۔۔

"بہت جلد پتا چل جائے گا۔۔۔"

دامل نے اس کے بالوں کو اپنے مضبوط گرفت میں لیتے اس کی بیوٹی بون کو اپنے ہاتھ کی پشت سے چھوا تھا۔۔۔ ایشا لرز اٹھی تھی۔۔۔ جب سے اسے پتا چلا تھا کہ وہ اپنے مکمل ہوش و حواس میں ہے۔۔۔ ایشا مسلسل لرز رہی تھی۔۔

اپنی بے باکی یاد کرتے اس کا مارے شرمندگی کے ڈوب مرنے کو دل چاہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نجانے یہ شخص اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔۔۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ نفرت نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔؟؟"

اس کے انداز میں اب بھی بے یقینی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

دامل نے اس کے سرخ ہوتے چھوٹے سے ناک کو اپنے ناک سے

چھوا تھا۔۔۔

"آپ کو روما جیسی لڑکیاں پسند ہیں۔۔؟"

نجانے وہ کیا سننا چاہتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"میں نے ایسا کبھی نہیں کہا۔۔۔وہ صرف ایک سٹوڈنٹ ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔"

دامل نے آج واضح الفاظ میں اس کے شکوک وشبہات کو ختم کیا تھا۔۔۔

"وہ آپ سے بہت فری ہوتی ہے مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

ایمیشا اس کے سینے پر اپنی نازک ہتھیلیاں جماتے بچوں کی طرح منہ بسورتے بولی تھی۔۔۔۔

"اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل نے جھک کر اس کے پھولے گالوں بہت نرمی کے ساتھ اپنے لبوں سے چھوتے اس کی بات کا مان رکھا تھا۔۔۔اس کے نازک ہتھیلیوں کی نرماہٹیں سینے پر محسوس ہوتی اس کی دھڑکنوں کی بے قراری بڑھا گئی تھیں۔۔۔

"آپ جب مجھے اگنور کرتے ہیں مجھ سے وہ بھی برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"

ایشا کی آنکھوں میں محبت کے ننھے جگنو آن ٹھہرے تھے۔۔۔ جنھیں دامل نے جھک کر اپنے لبوں سے چن لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا اس کے لمس پر لرز اٹھی تھی۔۔۔اگر دامل کا سہارا نہ ہوتا تو اس نے اب تک زمین بوس ہو جانا تھا۔۔۔

"میری محبت بھی تو نہیں سہی جا رہی تم سے۔۔۔۔"

دامل نے اس کی سرخ پڑتی گردن کو بے باک نگاہوں سے گھورتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ ایشا کی آنکھوں میں نمی گھلنے لگی تھی۔۔۔وہ اس شخص کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ چکی تھی۔۔۔

وہ اسے ویسی ہی اہمیت دے رہا تھا جیسی وہ چاہتی تھی۔۔۔

"میں سہہ لوں گی۔۔۔کیونکہ میں۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ صاف گو سی لڑکی جو محسوس کرتی تھی اپنی فیلنگز کبھی کسی سے نہیں چھپاتی تھی۔۔ اس وقت وہ دامل کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرتے شرم سے بوجھل ہوتی سانسوں کے ساتھ اپنی بات مکمل نہیں کرپائیں تھی۔۔۔

"کیونکہ تم کیا۔۔۔؟؟"

دامل نے اسے بولنے پر اکسایا تھا۔۔ اس لڑکی کی دلنشین آنکھیں اس کے جذبوں کی عکاسی کررہی تھیں۔۔ مگر دامل اس کے لبوں سے سننا چاہتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آئی لو یو پروفیسر دامل شیخانی۔۔۔ میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔ آپ جو چاہتے سے ویسا ہو چکا ہے۔۔۔ آپ نے مجھے پوری طرح سے بدل دیا ہے۔۔۔ آپ کی اگنورینس برداشت نہیں ہوتی مجھ سے۔۔۔ میں جانتی ہوں آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔ اس کے باوجود میں خود کو آپ سے محبت کرنے سے نہیں روک پائی۔۔۔

میں اتنی بری لڑکی نہیں ہوں جتنا آپ مجھے سمجھ رہے تھے۔۔ میری زندگی میں آئے آپ پہلے مرد ہیں جس کے میں اتنے قریب آئی

Farwa Khalid Novels

ہوں۔۔۔ آپ کو اپنی پاکیزگی کا یقین دلانا چاہتی ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔
مگر مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ آپ مجھے چھوڑ کر نہ چلے جائیں۔۔۔"

وہ اس کی گردن میں اپنی بانہیں ڈالے آنسوؤں سے بھیگتے چہرے کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی۔۔۔ اس شخص کی باتوں سے وہ بہت ہرٹ تھی۔۔۔۔ جس کا اقرار بھی اس نے کر دیا تھا۔۔

اس کی بے انتہا سرخ رنگت کو دیکھتے دامل نے اسے محبت بھرے انداز میں اپنی مضبوط پناہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"محبت کرنے والوں کو ڈرنا نہیں چاہیے۔۔۔ کیونکہ محبت صرف بہادر لوگ کرتے ہیں۔۔ تم ایک بہادر لڑکی ہو مجھے پورا یقین ہے تم اپنی محبت کو ضرور نبھاؤ گی۔۔۔۔"

دامل مخمور سرگوشی کرتا اس کے بھیگے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا دیوانگی بھرے انداز میں اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومنے لگا تھا۔۔اس کے انداز میں ایک عجیب سا جنون تھا۔۔

جیسے وہ اسے خود سے جدا نہ کرنا چاہتا ہو۔۔۔

اس کی آنکھوں کی ان کہی باتیں آج بھی ادھوری تھیں۔۔۔ جو وہ چاہ کر بھی اس لڑکی کو نہیں بتا پایا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اس کے لبوں پر جھکتا اس کے لبوں پر پوری طرح سے قابض ہوتا اس کی سانسیں میں اپنی سانسیں اتارنے لگا تھا۔۔۔اس کے چاشنی بھرے لبوں کو لمس بے خود کر دینے والا تھا۔۔۔وہ شخص اس کے نازک وجود کو اپنے اندر سمیٹتا آہستہ آہستہ اسے اپنے ساتھ ساتھ ہوش وحواس سے بیگانہ کر گیا تھا۔۔۔

اس کی شدتیں سہتی وہ نازک جان اس کی بے باکیوں پر شرماتی اس کی پناہوں میں سمٹنے لگی تھی۔۔۔وہ اس کو بہت نرمی سے اپنی باہنوں میں لیے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ایشا کی حالت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ غیر ہو رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ شخص بنا لبوں سے اقرار کیے بہت ہی والہانہ انداز میں اس پر اپنی چاہتیں اور شدتیں نچھاور کر رہا تھا۔۔۔

ایشا جو پہلے یہی سمجھ رہی تھی کہ اس کی محبت یک طرفہ تھی۔۔۔

اس وقت دامل کی دیوانگی کے آگے اسے اپنی محبت بہت کم لگ رہی تھی۔۔۔اس شخص کے ہر عمل میں محبت واضح تھی۔۔۔اسے اپنی پناہوں میں سمیٹتا کمرے کی ساری روشنیاں گل کر گیا تھا۔۔۔

ایشا کو آہستہ آہستہ اپنا ہر خوف زائل ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔دامل کی مضبوط سینے پر سر رکھتے اس کے لبوں پر آسودگی بھری مسکراہٹ

Farwa Khalid Novels

بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔بہت وقت کے بعد وہ اس طرح سے کھل کر دل سے مسکرائی تھی۔۔۔

دامل شیخانی اس کے لبوں پر جھلکتا اس حسین مسکراہٹ کو اپنے اندر جذب کر گیا تھا۔۔وہ اسے اپنی شدتوں سے بکھیرتا اس سے کہیں زیادہ محبت کے ساتھ اپنے وجود میں سمیٹتا آنے والے وقت کے ستم سے بے چین ہونے اپنے دل کو سنبھالتا اس نازک وجود پر اپنی چھاپ چھوڑتا چلا گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے انداز میں چھپا جنون بتا رہا تھا آنے والا وقت جیسا بھی ہوتا۔۔۔ یہ لڑکی اس کے حصے میں ہی آنی تھی۔۔۔۔ جس کی مہر وہ آج پوری استحقاق سے اس پر لگا چکا تھا۔۔۔

صبح چار بجے کے قریب دامل نے اس کے سوئے ہوئے وجود کو اپنی پناہوں سے نکالتے اس کا سر تکیے پر رکھا تھا۔۔۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی۔۔ مگر دامل ایک لمحے کے لیے بھی سو نہیں پایا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی قربت سے آنکھوں میں چھایا خمار اب بے چینی میں تبدیل ہونے لگا تھا۔۔۔اسی لمحے اس کا سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل میں وائبریشن ہوئی تھی۔۔۔

دامل نے جلدی سے موبائل ان کرتے کان سے لگایا تھا۔۔دوسری جانب سے اسے جو خبر دی گئی تھی۔۔وہ سختی سے اپنی آنکھیں میچ گیا تھا۔۔۔چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک بگڑ گئے تھے۔۔۔کنپٹی کی رگیں باہر کو ابھرے آئی تھیں۔۔۔۔

"ہممہ اوکے میں نکل رہا ہوں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دوسری جانب سے مسلسل اسے پکارا جارہا تھا۔۔۔ جس کا جواب

دیتے وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

فون بند کرتے اس نے مڑ کر ایشا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے

لبوں پر بہت دلفریب مسکان چھائی ہوئی تھی۔۔

دامل کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا اسے چھوڑ کر جانا تھا۔۔۔

مگر یہ وقت اتنی جلدی آجائے گا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

اس کی معصوم صورت کو آنکھوں میں بساتا وہ اس کی پیشانی پر اپنے

حدت بھرے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

ایشا کسمسائی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل کچھ لمحے اسے ایسے ہی تکتا اپنی چں مد چیزیں لیتا بھاری بوجھل

دل کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اس کی زندگی کا سب سے

مشکل ترین مشن تھا یہ۔۔۔جس میں پہلی بار اس کے دل کو شدید

تکلیف پہنچ رہی تھی۔۔۔

اپارٹمنٹ سے نکلتا وہ مانچسٹر کی تاریکیوں میں گم ہو چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایشا کی آنکھ کھلی تو آج بہت عرصے بعد ان اداس گہرے آنکھوں

میں مسکان چھائی ہوئی تھی۔۔۔لبوں پر شرمگیں مسکراہٹ چھائی

ہوئی تھی۔۔۔دل کی دھڑکنوں کا ساز ہی بدل چکا تھا۔

Farwa Khalid Novels

دامل شیخانی کا جو روپ اس نے گزشتہ رات دیکھا تھا وہ تو کوئی الگ ہی انسان لگا تھا اسے۔۔۔ محبت اور پیار لٹانے کا وہ انداز ایشا کو مزید اس کا اسیر کر گیا تھا۔۔۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتا تھا۔۔۔

جتنی وہ اس کے آگے گھائل ہو چکی تھی۔۔۔ مگر اس نے اتنے وقت سے چھپا کر کیوں رکھا ہوا تھا ایشا یہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔ جب وہ اس سے محبت کرتا تھا تو کیوں اس کے لیے اجنبی بنا ہوا تھا۔۔۔

اور یہ محبت کب ہوئی تھی اسے۔۔۔ وہ سب جو اس نے غصے میں کہا تھا وہ کس لیے تھا۔۔۔

Farwakhalid Novels

کل رات وہ نفرت تو کہیں نہیں تھی۔۔۔ایشا نے اس کی تلاش میں چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں مگر وہ شاید روم سے باہر تھا۔۔۔

ایشا ایک بھرپور انگڑائی لیتی اٹھی تھی۔۔۔جب اسی لمحے وہاں ایک جانب رکھا اس کا موبائل زور و شور سے بجنے لگا تھا۔۔۔

سونل اگروال کا نمبر دیکھ اس نے انتہائی بے دلی کے ساتھ کال پک کی تھی۔۔وہ اس وقت ان سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔لیکن اگر وہ ان کی کال پک نہ کرتی تو انہوں نے بار بار اسے کال کر کے ڈسٹرب کرتے رہنا تھا۔۔۔۔

"ایشا کہاں ہو تم اس وقت۔۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

ان کی گھبرائی بوکھلائی سی آواز ایشا کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"جہاں آپ چھوڑ کر گئی تھیں مام وہیں پر ہوں۔۔۔"

اس کا موڈ بہت اچھا تھا وہ ان کی باتیں سن کر خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"ایشا دامل شیخانی ایک دھوکے باز انسان ہے۔۔۔وہ ہمیں بہت بڑا دھوکا دے رہا ہے۔۔۔ابھی اور اسی وقت اس کے گھر سے نکلو۔۔۔۔ورنہ اس کے لوگ وہاں آکر تمہیں مار دیں گے۔۔۔۔"

سونل اگروال کی بات پر ایشا نے موبائل کان سے ہٹا کر سکرین کو ایسے گھورا تھا۔۔۔جیسے ان کی دماغی حالت پر شبہ گزرا ہو۔۔۔۔

Earwa Khalid Novels

"مام لگتا ہے آپ نے آج کچھ زیادہ ہی پی لی ہے۔۔ جا کر ریسٹ کریں بعد میں بات کریں گے ہم۔۔۔"

ایشا ان کی بات پر خفگی سے بولی تھی۔۔۔ دامل کے بارے میں وہ ایک لفظ بھی غلط نہیں سن سکتی تھی۔۔۔۔ اس شخص کے ساتھ گزرا بہت کم وقت بھی اتنا حسین اور دلفریب تھا کہ اسے سوچ کر ہی ایشا کے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہرتی تھی۔۔

جو کیئر اور محبت اسے دامل کی جانب سے اسے ملی تھی۔۔۔

وہ اس کی پوری زندگی میں اسے اپنی سگی ماں سے بھی نہیں مل پائی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ شخص اس کے لیے اتنا ضروری ہو چکا تھا کہ وہ دنیا چھوڑ سکتی تھی مگر اسے نہیں۔۔۔۔وہ اس کی ایسی عادی ہو چکی تھی کہ اس کے بغیر رہ پانا بھی ناممکن لگ رہا تھا اسے۔۔۔۔

آج تک کبھی بھی اسکے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ کسی کی اس طرح سے عادی ہوئی ہو۔۔۔اس نے سچے دل سے محبت کی تھی۔۔۔ جس بات کا ادراک ان گزرے دنوں میں اسے بہت اچھے سے ہو چکا تھا۔۔۔

"ایشا میں ہوش میں ہوں اس وقت مگر تم اپنی زندگی کو لے کر نان سیریس ہو۔۔۔مجھے یہی بتایا گیا تھا کہ وہ میری ایجنسی کا بندہ ہے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسی غلط فہمی اور دھوکا کا شکار ہو کر میں نے تمہاری شادی اس سے کروادی۔۔۔ مگر وہ دشمنوں میں سے ہے ایشا۔۔۔ وہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔۔ وہ انہیں لوگوں کا باس ہے جو تمہیں مارنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ میں پہلی فلائٹ سے ہی وہاں پہنچ رہی ہوں۔۔۔ تم جتنا جلدی ہو سکے وہاں سے نکلو۔۔۔۔"

سونل کی بات پر ایشا بستر سے اٹھی تھی۔۔۔ وہ ان کی کسی بھی بات پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

دامل ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔ اس نے محبت دیکھی تھی اس شخص کی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ جھوٹی نہیں تھی۔۔۔ ایشا نے نگاہیں پورے بیڈروم پر دوڑائی تھیں۔۔۔

وہاں سب کچھ ویسا ہی تھا۔۔۔ دامل کی تلاش میں وہ باہر آگئی تھی۔۔۔ پورا اپارٹمنٹ خالی پڑا تھا۔۔۔ ایشا کی رنگت بدلی تھی۔۔۔ اس کا موبائل اور لیپ ٹاپ کے سوا ہر شے وہاں موجود تھی۔۔۔

ایشا نے جلدی سے دامل کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ وہ امید بھری نگاہوں سے اس کی جم سائیڈ کو دوبار دیکھ چکی تھی۔۔۔ مگر وہ وہاں ہوتا تو اسے ملتا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔۔۔ ایشا کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔۔

اگر سونل اگروال کی کہی بات سچ ہوئی تو۔۔۔۔

اس سے آگے سوچنے سے پہلے اس کی آنکھوں میں اندھیرے چھپانے لگے تھے۔۔۔۔

وہ اس گھر سے نہیں گئی تھی۔۔۔ وہ وہیں بیٹھی رہی تھی اس امید سے کہ دامل واپس لوٹے گا۔۔۔ اس نے بہت عرصے بعد کسی پر اس طرح سے بھروسہ کیا تھا۔۔۔ ایک بار پھر سے اس کے دل کو وہ زخم نہیں مل سکتے تھے۔۔۔

اس بار برداشت کرنا بہت مشکل ہو جاتا۔۔۔ وہ نہیں سہہ پاتی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

تین سے چار گھنٹے گزر چکے تھے اسے ایسے ہی بیٹھے۔۔۔اس کی آنکھوں کی نمی ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اس کے موبائل پر سب کی کالز آ رہی تھیں۔۔۔سوں لل اگروال نے اپنی کال پک نہ کیے جانے پر جوزف، مارتھا اور اسکے باقی دوستوں کو کالز کرنا شروع کر دی تھیں۔۔۔

کہ وہ کسی کی تو پک کرے۔۔۔مگر ایشا کی نگاہیں تو بس دامل کی کال کی منتظر تھیں۔۔۔جس کی جانب سے کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔۔

"نہیں آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔"

Forwa Khalid Novels

ایشا کسی بھی صورت یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھی کہ وہ شخص اسے دھوکا دے رہا تھا۔۔۔۔

"ایشا تم ابھی تک یہاں ہو۔۔۔ میں نے کیا کہا تھا تمہیں۔۔۔؟؟ کتنی کالز کیں۔۔۔ جان نکال دی تھی تم نے میری۔۔۔"

سونل اگروال مانچسٹر ائیرپورٹ سے سیدھی اس کے پاس پہنچی تھیں۔۔۔ اسے گم صُم سا صوفے پر بیٹھے دیکھ اسے اپنی آغوش میں لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔ اس دن آپ نے ہی کہا تھا نا کہ آپ اس پر بھروسہ کرتی ہیں۔۔۔ اسی خاطر آپ نے وہ پیپر میرج کروائی

تھی نا۔۔۔ آپ کے اتنے سارے لوگوں میں آپ کو وہی لگا تھا سب سے زیادہ اعتبار کے قابل۔۔۔ کیونکہ اس نے اپنی جان پر کھیل کر میری جان بچائی تھی۔۔۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے وہ میرا دشمن۔۔۔ نہیں مانتی میں آپ کی کوئی بھی بات۔۔۔

ڈھونڈ کر لائیں اسے میرے سامنے۔۔۔ پھر مانوں گی آپ کی بات۔۔۔۔"

ایشا ان کی کوئی بھی بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ سونل تو اس کی سوجی آنکھیں اور ٹوٹی بکھری حالت دیکھ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ان کا دشمن اتنی بڑی چال چل گیا تھا۔۔وہ اسے پکڑ بھی نہیں پائی تھیں۔۔۔

بلکہ خود اپنی ہی غلطی سے اس کے لیے اس کا کام مزید آسان بنا دیا تھا۔۔۔

ان کا دل چاہا تھا اس وقت اپنا ماتھا پیٹ لیں۔۔وہ کیسے اتنی بڑی بے وقوفی کر گئی تھیں۔۔۔ایشا کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ شخص اپنے نقش ہمیشہ کے لیے اس پر چھوڑ کر جا چکا ہے۔۔۔

اب اس نے بیٹھ کر صرف تماشا دیکھنا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"وہ اب واپس یہاں کبھی نہیں آئے گا۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پاکستان جا چکا ہے۔۔۔ ہمارے سارے راز اپنے ساتھ لے جا کر۔۔۔ ایک بار پھر سے ہمیں بھاری شکست اٹھانی پڑی ہے۔۔۔ مگر اس بار میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ کمزوری تو وہ بھی میرے پاس اپنی بہت بڑی چھوڑ گیا ہے۔۔۔"

ایشا کا گال چومتے وہ اس کے سسکتے وجود کو اپنے ساتھ لگا گئی تھیں۔۔۔ جواب ان کی بات پر شا کی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نہیں جا سکتا وہ۔۔۔مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔۔پہلے بھی بہت جھوٹ بول چکی ہیں آپ مجھ سے۔۔یہ بھی جھوٹ ہی ہو گا۔۔۔"

ایشا نفی میں سر ہلاتے ان کے حصار کو توڑتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو تم۔۔؟؟تمہارا اکیلے نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔۔"

سونل اسے روکنے کی کوشش کرتے بولی تھیں۔۔۔

"کیوں کس بات کا خطرے ہے۔۔۔بقول آپ کے وہ تواب پاکستان جا چکا ہے نا۔۔۔پھر مجھے کس سے خطرہ ہو گا۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا نے اس کی جانب دیکھتے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"اس کے لوگ ابھی بھی یہاں موجود ہیں۔۔۔ جن کی شناخت ابھی ہم نہیں کر پائے۔۔۔ وہ لوگ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔۔۔"

سونل اسے روکنا چاہتی تھیں۔۔۔ مگر ایشا نے ان کی ایک نہیں سنی تھی۔۔۔

اپنا حلیہ درست کرتی وہ اپارٹمنٹ سے نکل آئی تھی۔۔۔ اس نے اس وقت بھی دامل کی جانب سے منتخب کیا لباس ہی پہنا تھا۔۔۔ جو دیکھ سونل اگروال کی آنکھیں جل اٹھی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"بہت بڑا کھیل کھیل کے گئے ہو تم داامل مصطفیٰ۔۔۔ تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک ہو گا۔۔۔ واپس تو تمہیں یہاں آنا ہی پڑے گا۔۔۔ آج نہیں تو کل تمہیں یہاں آنے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی سونل اگروال نہیں۔۔۔"

سونل موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کرتی باہر نکل آئی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایشا اپنی گاڑی فل سپیڈ میں دوڑاتی یونی پہنچی تھی۔۔۔ اس کا رخ سیدھا اپنی کلاس کی جانب تھا۔۔۔ یہ ٹائم داامل کی کلاس کا تھا۔۔ وہ یقیناً وہ ہو گا۔۔۔ ایشا اسی امید کے ساتھ وہاں آئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر کلاس کی سبھی سٹوڈنٹس کو کلاس کے باہر کوریڈور میں جمع دیکھ اس کے قدم رک گئے تھے۔۔۔ دل ڈوبنے لگا تھا۔۔

"ایشا۔۔۔"

سب سے پہلے مارتھا کی نظر ایشا پر پڑی تھی۔۔ اس کا حلیہ دیکھ مارتھا کے ساتھ کھڑے اس کے باقی دوستوں نے بھی حیرت بھرے انداز میں اس کا منفرد لباس دیکھا تھا۔۔ وہ اس کے ہمیشہ کے حلیے سے بہت مختلف تھا۔۔۔ سیاہ شارٹ شرٹ جو فل سلیوز ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے وجود کو بھی اچھی طرح سے ڈھکے ہوئے تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نیچے بلیک کیپری اور گردن کے گرد ہم رنگ بلیک سکارف باندھے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اس کی سنہری زلفیں نازک کمر پر بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

سب ہی اس کے حسن کے اس ایک اور انتہائی دلفریب اور دلکش روپ دیکھ اپنی جگہ پر حیران تھے۔۔۔ مگر ایشا کو اس بات کا تو ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔اپنے دوستوں کے قریب آئے پر اس نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"دامل سر کہاں ہیں۔۔۔؟ آج کلاس نہیں ہوئی ان کی۔۔۔؟؟"

اس کے لہجے میں ٹوٹتی امید کی ڈور باقی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہم سب بھی کلاس لینے ہی آئے تھے۔۔۔ پر ابھی یہاں آ کر ہی پتا چلا کہ ڈامل سر تو کل ہی ریزائن دے کر جا چکے ہیں۔۔۔ وہ اب مزید یہاں اپنی جاب جاری نہیں رہ سکتے۔۔۔ ہم بھی حیرت کا شکار ہیں کہ اچانک سے کیا ہو گیا۔۔۔ مارتھا کے لہجے سے اس کی حیرانگی واضح عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

" تمہیں کیا ہوا ہے؟؟ تمہاری آنکھیں بھی سوجی ہوئی ہیں۔۔ تم اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو۔۔۔"

نتالیہ اس کے قریب آتے اسے اپنے حصار میں لے گئی تھی۔۔۔

ایشا کی حالت اس وقت بہت زیادہ قابلِ رحم لگ رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سب ہی اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

جب ایشا ان کی بات کا جواب دیئے بغیر ایک جانے کھڑے روما اور محب کی جانب گئی تھی۔۔۔ وہ سب سے کلوز سٹوڈنٹس تھے دا مل کے۔۔۔ کیا پتا وہ کچھ جانتے ہوں۔۔۔

روما اسے اپنے قریب آتے دیکھ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ شاید پھر سے ایشا اگروال اس سے لڑنے آرہی ہے۔۔۔ مگر جب اس نے بولنا شروع کیا تو روما نے بھی چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم لوگ جانتے ہو دامل سر کہاں ہونگے اس وقت۔۔۔ تم تو ان کے بہت کلوز تھے نا۔۔۔ پلیز بتا دو مجھے وہ کہاں ہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔"

یہ بات کہتے ایشا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔ جبکہ روما اور محب سمیت وہاں ارد گرد کے سبھی سٹوڈنٹس نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ریلیکس ایشا تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟ ہم اتنے کلوز بالکل بھی نہیں تھے سر کے کہ وہ ہمیں اپنے بارے میں کچھ بتاتے۔۔۔ ہم تو آج تک ان کے اپارٹمنٹ پر بھی کبھی نہیں گئے۔۔۔ ہم سچ میں کچھ نہیں جانتے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

روما اس لڑتی جھگڑتی دوسروں کو نیچ دکھاتی اس مغرور لڑکی کی یہ حالت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔چاہے جتنا بھی اختلاف سہی مگر اس کے آنسو دیکھ وہاں موجود سبھی سٹوڈنٹس فکر مند ہوئے تھے۔۔۔وہ ایسے دیوانوں کی طرح داملِ کو کیوں ڈھونڈ رہی تھی ایشا نے کسی کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

ایشا تھکے قدموں کے ساتھ وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔مانچسٹر یونیورسٹی میں اس کی بہت ساری یادیں تھیں۔۔۔وہاں ایک جانب اس کے وہ تمام دوست کھڑے تھے جن کے ساتھ اسکا بہت اچھا

Farwa Khalid Novels

وقت گزرا تھا۔۔ جن کے ساتھ مل کر اس نے بہت ساری شرارتیں کی تھیں۔۔۔ لوگوں کو بہت تنگ کیا تھا۔۔۔

ان سے مخالف سمت پر روما اور محب کا گروپ تھا۔۔۔ جنہیں تنگ کرنے اور ان کا جینا حرام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس نے۔۔ صرف اسی غصے اور نفرت میں کہ وہ پاکستانی تھے۔۔

اس نے کبھی ایسا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ اسے ایک پاکستانی سے اتنی محبت ہو جائے گی۔۔۔

اس کے غرور اور گھمنڈ گئے بڑے بڑے الفاظ اب ایک جانب کھڑے اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔۔۔ وہ ایک پاکستانی کے عشق میں

Farwa Khalid Novels

پوری طرح سے ڈوب چکی تھی۔۔۔جو اسے بیچ راہ میں چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلا گیا تھا۔۔۔

ایک آخری نگاہ ان سب لوگوں پر ڈالتی وہ وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔جو اتنے سال کبھی نہیں روئی تھی۔۔۔

آج اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی گاڑی کے پاس پہنچی ہی تھی۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔"

ایک لڑکا جو دیکھنے میں ایشین ہی لگ رہا تھا اور اسی کی عمر کا تھا۔۔۔

اس نے ایشا کے قریب آتے اسے آواز دے کر روکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ آپ کے لیے بھیجا ہے کسی نے۔۔۔"

ایک سفید رنگ کا انویلپ جس پر دامل شیخانی کا نام درج تھا وہ اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

ایشا نے دامل کا نام دیکھ وہ انویلپ فوراً سے لے کر کھولتے اس کے اندر لکھی تحریر دیکھی تھی۔۔۔وہ دامل کی ہینڈ رائٹنگ ہی تھی۔۔۔

"ایشا اگروال جب یہ لیٹر تمہیں ملے گا کہ تم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بہت دور جا چکا ہوں گا۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے لیے بات بہت شاک کا باعث ہو گی۔۔۔ مگر یہ سچ بھی ہے کہ میں نے تمہارے

Earwa Khalid Novels

ساتھ جو بھی کیا وہ سب میرے پلان کا حصہ تھا۔۔۔ جس میں میں بہت اچھی طرح سے کامیاب رہا۔ میری مجبوری تھی تمہارے قریب آکر تم سے رشتہ قائم کرنا۔۔۔ جس میں مجھے زیادہ کوشش کرنی ہی نہیں پڑی۔۔۔ تم خود ہی میرے قدموں میں آن گری۔۔ مجھے اپنا یہ مشن جتنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

تم نے اسے اتنا ہی آسان کر دیا۔۔۔ جس کے لیے میں تمہارا بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔۔۔۔ تم بھی چند دنوں تک مجھے بھول جاؤ گی اور پھر سے اپنی اس زندگی میں گم ہو جاؤ گی۔۔۔ اسی لیے مجھے اتنا برا نہیں لگ رہا کہ میں نے تمہارے ساتھ کچھ غلط کیا ہے۔۔۔ اپنا خیال

Ferwa Khalid Novels

رکھنا اور اگر ہو سکے تو اس دھوکے کے لیے معاف کر دینا۔۔۔

کیونکہ ہم اب دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے۔۔۔"

یہ تحریر پڑھتے ایشا کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔ آنکھوں میں غصہ اور چہرے پر ناقابلِ فہم تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

اسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا ہو چکا تھا۔۔۔ کس بات کا بدلہ لیا گیا تھا اس سے۔۔۔

ایشا نے اس لڑکے کی تلاش میں نگاہیں چاروں جانب دوڑائی تھیں کہ کیا پتا اسے کوئی سراغ مل جائے دامل کا۔۔ مگر وہاں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔ ایشا کے اندر آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

گاڑی کے سہارے وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔کتنی مشکل سے اس نے بھروسہ کیا تھا اس شخص پر۔۔۔۔

اس کے آگے اپنا دل ہار بیٹھی تھی۔۔۔وہی تھا اسے اپنی جانب مائل کرنے والا۔۔۔بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ اس نے آہستہ آہستہ ایشا کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔اور اب سارا الزام اور اس کی محبت کو اتنے گھٹیا الفاظ میں بیان کر کے جا چکا تھا وہ۔۔۔

ایشا کے پورے وجود میں نفرت کی سرد لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔وہ بھول چکی تھی کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سب کچھ تباہ و برباد کر دے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایشا کیا ہوا ہے آپ کو۔۔؟؟اس طرح سے کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔؟؟"

عروہ کو ابھی سونل اگروال کی کال آئی تھی کہ وہ ایشا کہ پاس جائے۔۔۔ابھی اس کے ڈپارٹمنٹ سے ہو کر وہ یہاں آئی تھی اور ایشا کو اس حالت میں دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

جو اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے بہت بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔

"اس نے مجھے دھوکا دیا ہے عروہ۔۔۔۔میں نے کب کہا تھا اسے کہ مجھ سے محبت کرو۔۔۔۔لیکن اس نے محبت کرنا تو دور کی بات۔۔۔

Farwa Khalid Novels

میری محبت کا ہی مذاق بنا دیا۔۔۔اس کی دشمنی مام سے تھی میں نے کیا بگاڑا تھا اس کا۔۔۔۔"

ایشا روتے ہوئے عروہ کے سامنے وہ لیٹر کر گئی تھی۔۔۔جسے پڑھتے عروہ کی آنکھیں بھی لال ہوئی تھیں۔۔۔اپنے آنسوؤں کو پونچھتی وہ بہت مشکل سے ایشا کو سنبھال کر اپارٹمنٹ تک لائی تھی۔۔۔

ایشا کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔جو دیکھ عروہ کو اس کی فکر ہونے لگی تھی۔۔وہ اب اس شخص کی محبت کے ساتھ ساتھ نفرت میں بھی رو رہی تھی۔۔

عروہ اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جیسے اس کے مشکل وقت میں ایشا نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔ مگر ایشا کی حالت اس سے کہیں زیادہ قابلِ رحم تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دو ہفتے گزر چکے تھے۔۔۔ وہ نہ تو کسی سے ملی تھی اور نہ ہی اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تھی۔۔۔ عروہ ایک ہفتہ اس کے ساتھ رہی تھی۔۔۔ مگر ایشا اس سے بھی کوئی بات نہیں کرتی تھی۔۔۔ جس کے بعد وہ پھر سے یونی جانے لگی تھی۔۔۔ اس کے پیپر ہونے والے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ ایشا تو ایک طرح سے یونیورسٹی چھوڑ چکی تھی۔۔اس کے اگیزیمنز بھی قریب تھے۔۔۔کلاس ٹاپر تھی وہ۔۔۔مگر اس وقت وہ کمرے میں چھپ کر پوری دنیا کی نگاہوں سے بچنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی ذہنی حالت اتنی ابتر ہو چکی تھی کہ اسے باہر نکلتے ہوئے خوف آتا تھا۔۔۔

اسے لگتا تھا لوگ اس کا مذاق اڑائیں گے۔۔اس کے محبت کے ہاتھوں بے وقوف بننے پر اس پر ہنسیں گے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال کئی بار اس سے ملنے آچکی تھیں۔۔۔ مگر وہ کمرہ لاک کر لیتی تھی۔۔۔ ان سے ایک بار بھی نہیں ملی تھی۔۔۔ وہ اس سب کا زمہ دار انہیں ہی سمجھتی تھی۔۔۔

آج بہت دنوں بعد وہ اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ عروہ اسے باہر کہیں نظر نہ آئی تو وہ اس کے کمرے کی جانب گئی تھی۔۔۔ اندر داخل ہوتے سامنے کا منظر دیکھ وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

آنکھوں کے سامنے بہت سارے منظر گھوم گئے تھے۔۔۔

عروہ جائے نماز پر بیٹھی نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔ اس نے اپنے گرد بڑی سی شال اوڑھ رکھی تھی جس سے وہ پوری طرح سے کور

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔ ایشا کو اپنے وجود میں کمزوری سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنے پیروں پر ٹھیک سے کھڑی بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔اس لیے چلتی ہوئی ایک جانب رکھے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

عروہ کی نظر ابھی اس پر نہیں پڑی تھی۔۔۔

نماز پڑھنے کے بعد وہ اب ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی۔۔ ایشا یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔

"کیا اس سے سکون ملتا ہے۔۔۔؟؟"

اس کی آنسوؤں میں بھیگتی آواز عروہ کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

عروہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اللہ کی عادت کرنے میں جتنا سکون ملتا ہے اتنا سکون دنیا کی کسی شے میں نہیں ہے۔۔۔"

عروہ نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس پر ایشا کی آنکھوں میں پھر سے آنسو بھرنے لگے تھے۔۔۔

"مگر مجھے تو تمہارے دین میں بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔۔۔ کیا اس نے مجھے اس لیے چھوڑا کہ میں اس کے مذہب کی نہیں تھی۔۔۔ مگر اس نے تو شاید پہلے دن سے ہی طے کیا ہو گا کہ وہ میرے قریب کس نیت سے آرہا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ایشا کی آنکھیں بہنے لگی تھیں۔۔۔یہ وہ لڑکی تھی جس کی آنکھوں میں سالوں سے آنسو نہیں آئے تھے۔۔۔مگر اب پچھلے دو ہفتوں سے کوئی ایک لمحہ ایسا نہیں گزرا تھا جس میں اس کی آنکھوں سے آنسو خشک ہوئے ہوں۔۔

ایشا ابھی بات کر رہی تھی جب اس کا سر بہت زور سے چکرایا تھا۔۔۔

"ایشا۔۔۔"

عروہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کی جانب بھاگی تھی۔۔۔مگر تب تک ایشا حواس کھوتی وہیں صوفے پر ایک جانب لڑھک گئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایشا۔۔۔ایشا آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

عروہ اس کے گال تھپتھپاتے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر ایشا ایسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔۔۔۔

عروہ نے گھبراہٹ زدہ ہوتے کانپتے ہاتھوں سے ڈاکٹر کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ ایشا کے ساتھ رہتے وہ یہاں کے بہت سے لوگوں سے واقف ہو چکی تھی۔۔۔

ڈاکٹر جائنہ ایشا کی طبیعت کا سن کر فوراً وہاں پہنچی تھی۔۔۔ مگر ایشا کا چیک اپ کرتے اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے تھے۔۔۔ ایشا کیسی لڑکی تھی وہ یہ بات بہت اچھی طرح سے جانتی تھیں۔

Farwa Khalid Novels

"کیا ہوا ڈاکٹر۔۔۔؟؟"

عروہ نے پریشانی کے عالم میں ان سے پوچھا تھا۔۔۔

"ایشا پریگننٹ ہے۔۔۔"

ڈاکٹر جائنہ کے الفاظ پر عروہ نے خاموش نگاہوں سے ایشا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس بات پر ایشا کا کیا ری ایکشن ہو سکتا تھا وہ سوچ کر عروہ کو اس کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

ایشا کے ہوش میں آنے پر جب اسے یہ بات پتا چلی تھی تو اس کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی کا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ گم صُم ہو گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آٹھ مہینے بعد۔۔۔

وہ اس وقت اپنے اپارٹمنٹ کی بالکنی میں کھڑی تھی۔۔۔ اپنے وجود کے گرد سیاہ رنگ کی گرم شال لپیٹے وہ ہاتھ میں کافی کا مگ اٹھائے وہ ہوا سے اڑتے سنہری بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے مانچسٹر کی ایک اور اداس شام کو سوگواریت بھری گرے آنکھوں سے ڈھلتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

گزرے آٹھ مہینے میں اس کی زندگی میں بہت کچھ بدل چکا تھا۔۔۔ وہ ایک بالکل مختلف انسان بن چکی تھی۔۔۔ وہ اپنے اصل کی جانب

Farwa Khalid Novels

لوٹ آئی تھی۔۔۔ جسے وہ سالوں سے اپنی زندگی سے نکالے ہوئے تھی۔۔۔ اپنی ماں کے کہنے پر۔۔۔۔

وہ ایک مسلمان باپ کی بیٹی تھی۔۔۔ اور مسلمان ہی پیدا ہوئی تھی۔۔۔ مگر جب اس کا باپ اسے چند سال بعد چھوڑ کر چلا گیا تھا تو وہ اور اس کی ماں سوں لل اگروال اکیلے رہ گئے تھے۔۔۔ اس بھری پڑی دنیا میں بالکل تنہا۔۔۔

راتوں کو جب ان کے گھر کے باہر سے بھاری قدموں کی چلنے کی آواز آتی تھی تو وہ سہم کر اٹھ بیٹھتی تھی۔۔۔ وہ ساری ساری رات اسی خوف میں گزار دیتی تھیں کہ کہیں وہ لوگ اندر آ کر انہیں مار نہ

Farwa Khalid Novels

دیں۔۔۔ ان سب باتوں سے گھبرا کر سونل اگروال نے اس کا اصل نام ہی بدل دیا تھا۔۔۔ وہ تو پہلے ہی اسے مسلمان نہیں بنانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اپنی شوہر کی ضد کے آگے انہیں ہار ماننی پڑی تھی۔۔۔ لیکن اس شخص کے جانے کے بعد سونل اگروال پر کوئی پابندی نہیں تھی۔۔۔ اس نے اپنی بیٹی کو محفوظ رکھنے کی خاطر اسے پوری طرح سے اپنے مذہب میں ڈھال لیا تھا۔۔۔ وہ چھ سال کی معصوم بچی کچھ بھی نہیں سمجھتی تھی اس وقت۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی ماں نے اسے جو کرنے کو کہا تھا وہ آرام سے اسی میں ڈھل گئی

تھی۔۔۔وہ باپ کو کھو چکی تھی ماں سے دور جانے کی ہمت نہیں

تھی اس میں۔۔۔اس کے باپ نے اس کا نام برزہ جلال رکھا

تھا۔۔۔

مگر سونل اگروال نے اس کا نام بدل کر ایشا اگروال رکھ دیا تھا۔۔۔

بچپن سے یہی نام لے ہر اس نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تھا۔۔۔

اسے اس کی ماں نے ہمیشہ یہی کہا تھا کہ کوئی ہے جو اسے مارنا چاہتا

ہے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ چاہتی تھیں ایشا ان کے ساتھ رہے۔۔۔۔ مگر اپنی ماں کے بوائے فرینڈ کی بری نظروں اور ارادوں سے بچنے کی خاطر وہ بہت کم عمری میں ہی اکیلے رہنے لگی تھی۔۔۔ جس پر سونل نے اس کی بہت مخالفت بھی کی تھی۔۔۔ مگر اس نے ان کی اس معاملے میں کوئی بات نہیں سنی تھی۔۔

سونل نے اسے ہمیشہ سے پاکستانی لوگوں سے دور رہنا اور نفرت کرنا سکھایا تھا۔۔۔ اس کے دماغ میں بیٹھا دیا تھا کہ یہ برے لوگ تھے اور اس کے دشمن تھے۔۔۔ وہی اسے مارنا چاہتے تھے۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اکثر اس پر قاتلانہ حملے بھی کیے جاتے تھے۔۔۔ جن میں سے بہت سارے ناکام رہے تھے۔۔۔۔ مگر ایک بار اسے اکیلے دیکھ کر اس پر چھریوں کے بہت خطرناک وار کیے گئے تھے۔۔۔ جس سے وہ نجانے کیسے معجزانہ طور پر زندہ بچ گئی تھی۔۔۔

اس کی زندگی کبھی اتنی آسان نہیں رہی تھی۔۔۔ اسے لوگوں کے سامنے خود کو بالکل پرفیکٹ اور خوش ظاہر کرنا پڑتا تھا۔۔۔ مگر اندر سے وہ اتنی ہی ناخوش، بے چین اور اذیت کا شکار رہتی تھی۔۔۔۔

کیونکہ کہیں نہ کہیں اسے اندازہ تھا کہ اس کا اصل کچھ اور تھا۔۔۔

اسے بہت اچھے سے یاد تھا اس کے بابا خود بھی نماز پڑھتے تھے اور

Farwa Khalid Novels

اسے بھی سارے پڑھاتے تھے۔۔۔وہ چھوٹی سی بچی نماز کی شکل میں دوپٹہ باندھ کر ان کے ساتھ نماز پڑھتی تھی۔۔۔

وہ دھنلاتے مناظر اکثر اسے یاد آتے تھے اور اس کی نگاہوں کو کے اندر کی بے چینی کو مزید بڑھا دیتے تھے۔۔

یہی وجہ تھی کہ پہلے دامل اور پھر عروہ کو نماز پڑھتے دیکھ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں پاتی تھی۔۔۔اندر ہی اندر کوئی شے اسے بے سکون کر دیتی تھی۔۔۔

لیکن اس ایک شخص کے دیئے جانے والے دھوکے کے بعد وہ بالکل بدل گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ان گزرے آٹھ مہینوں میں اس نے اپنا سکون پا لیا تھا۔۔۔۔وہ اپنے دین کی جانب لوٹ آئی تھی۔۔۔اس کے رب نے اسے گمراہی سے نکال کر سیدھے راستے پر ڈال دیا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ بدل چکی تھی۔۔۔۔

سوائے اس کا ٹوٹا ہوا دل اور دامل مصطفیٰ سے اس کی نفرت۔۔۔۔وہ اس انسان کو کبھی بھی معاف کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

سونل اگروال اس کا یہ بدلاؤ دیکھ اس سے اپنا تعلق ختم کر گئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

انہیں جب پتا چلا تھا کہ ایشا دامل کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔

انہوں نے اسے فوراً ہی بچہ ضائع کرنے کو کہا تھا۔۔۔ مگر ایشا نے ان کی کوئی بات نہیں سنی تھی۔۔۔ اسلام کی جانب لوٹ کر اسے اس بات کا شعور آیا تھا کہ یہ عورت اس کے ساتھ اتنے سالوں سے کتنی دشمنی کر رہی تھی۔۔۔

اس سے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔۔۔اس کی سب سے بڑی دشمن تو اس کی اپنی ماں تھی۔۔۔

اس لیے اب وہ جتنا ہو سکتا تھا اس عورت کے سائے سے بھی دور رہتی تھی۔۔۔پہلے تو سونل نے بھی اس سے ملنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ مگر

Farwa Khalid Novels

اب پھر وہ اس سے ملنے آنے لگی تھیں۔۔۔ان کا کہنا تھا وہ اپنی بیٹی سے زیادہ وقت دور نہیں رہ سکتی تھیں۔۔۔

عروہ نے اس پورے وقت میں اس کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔وہ بالکل اس کی بہنوں کی طرح بن چکی تھی۔۔۔

"برزہ۔۔۔۔برزہ۔۔۔"

عروہ ابھی باہر سے لوٹی تھی۔اس کی ساری شاپنگ اب عروہ ہی کرتی تھی۔۔۔

"عروہ کیا ہو گیا ہے اتنا شور کیوں کر رہی ہو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اپنے نام کی اتنی اونچی پکار پر اس نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے گھورا تھا۔۔۔جواب اس کے قریب آتی اس کی گردن میں بانہیں حمائل کرتے اس کے گلابی پھولے ہوئے گال پر لب رکھ گئی تھی۔۔۔

"گھر آکر جب تک تمہیں نہ دیکھ لوں مجھے سکون نہیں ملتا۔۔۔"

اس کے بھرے بھرے حسین سراپے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتی وہ اس کے ساتھ آن بیٹھی تھی۔۔۔اس کی بات پر برزہ کے لبوں پر مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔عروہ کی محبت ہی تھی جو وہ اب تک خود کو سنبھالے ہوئے تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اچھا اور تم جو واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو مجھ چھوڑ کر۔۔اس کا کیا۔۔۔۔"

برزہ نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی تھی۔۔۔اس کے سنہری بال ہوا سے لہراتے کبھی اس کے گالوں کو چھو جاتے تھے تو کبھی اس کے لبوں کو۔۔۔۔

وہ پہلے سے بھی کہیں کہیں زیادہ حسین ہو گئی تھی۔۔۔۔ عروہ اس پر نظر پڑنے کے بعد دل ہی دل میں اس کی نظر اتار لیتی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی معصومیت اور پاکیزگی اس کے حسن اور دلکشی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایک مہینے کی ہی تو بات ہے واپس لوٹ آؤں گی تمہارے

پاس۔۔۔۔"

عروہ نے اس کا ہاتھ تھامے محبت سے کہا تھا۔۔۔۔ جس کا برزہ نے

کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"تم بھی آجاؤ میرے ساتھ۔۔۔۔ میرے گھر والوں سے مل کر

تمہیں بہت خوشی ہو گی۔۔۔ بہت محبت کرنے والے لوگ رہتے ہیں

وہاں۔۔۔۔"

عروہ نے آج ہمت کر کے یہ بات کہہ ہی دی تھی۔۔۔ جو وہ اتنے

وقت سے کہنا چاہتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جس کے جواب میں برزہ کے چہرے پر سایہ سا لہرا گیا تھا۔۔۔

"تمہیں ہی مبارک ہوں وہ محبت کرنے والے لوگ۔۔۔"

گرے آنکھوں میں خون آن ٹھہرا تھا۔۔

وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

"برزہ۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

عروہ اس کی حالت دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔ آگے بڑھ کر اسے تھامنا چاہا تھا۔۔۔

مگر برزہ اس کا ہاتھ جھٹکتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ عروہ نے اپنے آپ کو جی بھر کر لتاڑا تھا۔۔۔ وہ اس کے اندر بھری اذیت

Farwa Khalid Novels

سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ پھر بھی اس کے سامنے یہ سب کہنے کی کیا تک بنتی تھی۔۔۔۔

پر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔ وہ بنا ڈنر کیے اب پوری رات ایسے ہی خود کو تکلیف دیتے گزارنے والی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کی طبیعت صبح سے بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔۔ عروہ بھی صبح سے گھر پر نہیں تھی۔۔۔ اسے دو دنوں تک پاکستان جانا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی تیاری میں مصروف تھی۔۔۔۔

Forwa Khalid Novels

برزہ اس کے جانے کے بعد بالکل تنہا رہ جانے کے خوف سے گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔ مگر اس نے دوبارہ عروہ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"برزہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔"

عروہ کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

اس نے مختصر سا جواب دے کا کال کاٹ دی تھی۔۔۔ وہ اب عروہ سے بھی دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس نے دلی روابط قائم کرنا تو ویسے بھی چھوڑ دیئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ ابھی ایسے ہی بیٹھی تھی جب ایک بار پھر سے اس کا موبائل رنگ ہوا تھا۔۔۔ ان نون نمبر دیکھ وہ حیران ہوتے کال پک کر گئی تھیں۔۔۔ مگر دوسری جانب سے اسے جو خبر دی گئی تھی۔۔۔ اسے سنتے برزہ کے چہرے کی رنگت سفید ہوئی تھی۔۔۔

جیسے چہرے سے سارا خون کھینچ لیا گیا ہو۔۔۔

"پروفیسر دامل شیخانی کو آج صبح مانچسٹر یونیورسٹی میں دیکھا گیا ہے۔۔۔ وہ ابھی یونی میں موجود ہیں۔۔۔"

یہ خبر دینے والا کون تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ مگر برزہ کے لیے یہی بہت تھا۔۔۔ وہ ایک بار اس شخص کے سامنے جا کر اس کا گریبان

ضرور پکڑنا چاہتی تھی۔۔۔اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی مگر پھر بھی وہ خود کو روک نہیں پائی تھی۔۔۔۔

گاڑی کی کیز اٹھاتے وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔بہت وقت گزر چکا تھا اس نے گاڑی نہیں چلائی تھی۔۔۔اس کا سب سے بڑا شوق تھا۔۔۔وہ ایک بہترین ڈرائیور تھی۔۔۔ مگر وقت نے اس سے اس کا ہر شوق چھین لیا تھا۔۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتے اس کا رخ بہت عرصے بعد مانچسٹر یونیورسٹی کی جانب تھا۔۔اسٹیرنگ پر رکھے اس کے گداز ہاتھ بہت زیادہ کپکپا رہے تھے۔۔۔ایک دو بار گاڑی ڈس بیلنس بھی ہوئی تھی۔۔۔اسے

Farwa Khalid Novels

پیٹ میں درد سے ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔۔۔جب اسی لمحے اسے دائیں جانب سے تیز رفتاری کے ساتھ ایک گاڑی اپنی جانب آتی دکھائی دی تھی۔۔۔۔

برزہ نے گاڑی کی سپیڈ کم کرتے اسے سائیڈ پر کرنا چاہا تھا مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔وہ گاڑی اس کی گاڑی کو پوری قوت کے ساتھ ٹھوکر مارتی ہوا میں اچھال چکی تھی۔۔۔

برزہ پیٹ پر ہاتھ رکھتے درد اور خوف سے چیخی تھی۔۔جس بچے کو پچھلے ساڑھے آٹھ مہینوں سے اس نے اپنے پیٹ میں رکھا تھا۔۔۔ اسے کھو دینے کے خوف سے برزہ کی دلخراش چیخیں گونجنے لگی

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔پر اگلے ہی لمحے سر پر لگتی چوٹ کے ساتھ وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتی ایک جانب لڑھک گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آئم رئیلی سوری۔۔آپ کی پیشنٹ کوما میں چلی گئی ہیں۔۔۔اور ہم بچے کو نہیں بچا پائے۔۔ان کو جس کریٹیکل حالت میں لایا گیا تھا۔۔۔۔اس میں بچے کا بچ پانا ناممکن ہی تھا۔۔۔۔"

سونل اور عروہ کے ساتھ ساتھ نتالیہ اور بدر بھی وہاں موجود تھے۔۔۔وہ اس وقت وہیں پر تھے جب یہ حادثہ پیش آیا تھا۔۔۔وہی برزہ کو فوری ہاسپٹل لے کر آئے تھے۔۔۔مارتھا،انیل ورجوزف

Ferwa Khalid Novels

سے تو وہ پہلے ہی اپنی دوسری ختم کر چکی تھی۔۔۔ گولڈی سے ایک دو بار ملاقات ہوتی تھی۔۔۔

نتالیہ اور بدر تو بہت بار اسے ملنے آ چکے تھے۔۔۔ اس کے اسلام قبول کرنے کا سن کر وہ بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔

"میری بیٹی ٹھیک ہو جائے گی نا۔۔۔"

سونل اگروال نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"ابھی ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔ ان کو کوما سے باہر آنے میں کتنا دورانیہ لگ سکتا ہے۔۔۔ یا وہ سروائیو کر بھی پائیں گی یا نہیں ابھی اس حوالے سے کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہو گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ڈاکٹر اپنی بات کہہ کر جا چکے تھے۔۔۔ عروہ آنسو بہاتی وہاں ایک جانب کھڑی تھی۔۔۔ اسے خود پر غصہ آرہا تھا کہ اس نے برزہ کو اس حالت میں اکیلے چھوڑا ہی کیوں تھا۔۔۔ دو دن کے بعد اس کی فلائیٹ تھی پاکستان کی۔۔۔

مگر برزہ کی حالت پر اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ اس کا جانے کو بالکل بھی دل نہیں تھا۔۔۔ مگر جانا اس کی مجبوری بھی تھا۔۔۔ اس کے بابا کی طبیعت کچھ دنوں سے بہت خراب تھی۔۔۔ وہ اس سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔ اسی لیے عروہ کا دل برزہ کو اس طرح سے چھوڑ جانے کا سوچتے بوجھل ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم اس کے ساتھ کیوں نہیں تھی۔۔۔ایشا اکیلے کیوں نکلی باہر۔۔۔۔"

سونل اگروال نفرت آمیز لہجے میں عروہ سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔۔ان کا لہجہ عروہ کے ساتھ ایسے ہی ہتک آمیز ہوتا تھا۔۔۔

برزہ انہیں کئی بار کہہ چکی تھی کہ اسے اس نام سے پکارا جائے مگر وہ اسے ہمیشہ ایشا ہی کہہ کر بلاتی تھیں۔۔۔

"میں خود نہیں جانتی برزہ کے ساتھ یہ سب کیسے ہوا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ جبکہ سونل اگروال اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ڈاکٹرز کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔ وہ اپنی بیٹی سے ملنا چاہتی تھیں۔۔۔ مگر ڈاکٹرز نے فلو وقت اس سے ملنے کی اجازت کسی کو نہیں دی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک سال بعد۔۔۔۔

"مس عروہ آپ کی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے آپ ہاسپٹل پہنچیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ ابھی یونیورسٹی پہنچی تھی۔۔۔اس کا لاسٹ سمسٹر چل رہا تھا۔۔۔وہ ہر روز برزہ سے ملنے جاتی تھی۔۔۔لیکن ڈاکٹرز نے کبھی اسے برزہ کے قریب نہیں جانے دیا تھا۔۔اسے فل سیکیورٹی میں رکھا گیا تھا۔۔۔

وہ روز اسے دروازے سے دیکھ کر واپس آجاتی تھی۔۔

دل دکھتا تھا اس پیاری سی لڑکی کو اس حال میں دیکھ کر۔۔۔لیکن وہ چاہ کر بھی اس کی یہ اذیت ختم نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"برزہ۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ نے اس کے پاس آتے بھیگی آواز میں اسے پکارا تھا۔۔۔ پچھلے ایک سال سے وہ اس کی آواز سننے کو ترس گئی تھی۔۔۔

عروہ کی آواز پر برزہ نے اپنی آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ برزہ کی آنکھوں سے کئی آنسو ایک ساتھ ٹوٹ کر گرے تھے۔۔ عروہ نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا گیا تھا۔۔۔

جو خالی خالی نگاہوں سے اپنے پہلو کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے پوچھنے پر ڈاکٹرز نے اس کی بچے کے نہ بچ پانے کے حوالے سے بتا دیا تھا۔۔ جس کے بعد سے اس کی تکلیف مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیا مجھے واقعی زندگی کی کوئی خوشی نصیب نہیں ہو سکتی۔۔۔ مجھ سے ہر شے کیوں چھن جاتی ہے۔۔۔ کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ ایسا۔۔۔ کیا اتنی بری ہوں میں۔۔۔۔"

برزہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں۔۔۔ وہ بہت زیادہ ٹینشن لے رہی تھی۔۔۔ عروہ نے بہت مشکل سے اسے ریلیکس کیا تھا۔۔۔ دوائیوں کے زیر اثر پھر سے غنودگی میں جاتے اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ پچھلے نو مہینے سے اس جیسی لاپرواہ اور خود سے بے خبر رہنے والی لڑکی نے جن تکلیفوں کو

Farwa Khalid Novels

برداشت کیا تھا۔۔۔اور جس طرح سے وہ اس بچے کا خیال رکھتی آئی تھی۔۔۔

ایک بار اس کا لمس اپنی بانہوں میں محسوس کرنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔۔۔اس کے لیے اپنی بچے کو کھو دینا بہت زیادہ تکلیف کا باعث تھا۔۔۔

اگلے دو ہفتے اس کے ایسی ہی تکلیف میں گزرے تھے۔۔۔ایک سال تک وہ اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔اس لیے اسے چلنے پھرنے میں بھی شروع میں بہت دشواری محسوس ہوئی تھی۔۔۔مگر آہستہ آہستہ وہ سنبھلنے لگی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جسمانی زخم تو مندمل ہو گئے تھے۔۔۔ مگر دل کی تکلیف کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔

"تم اس دن کیوں گئی تھی باہر۔۔۔؟؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔'

عروہ کے اس سوال پر برزہ کے چہرے پر ایک دم سے کئی تاثر جاگے تھے۔۔۔ اور آخر میں وہاں نفرت کے تاثرات پوری طرح سے چھا گئے تھے۔۔۔

برزہ کے عروہ کو دامل کے حوالے سے کی گئی کال کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔۔ جو سنتے عروہ شاک ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایسا کون کر سکتا ہے۔۔۔؟؟ اور اگر دامل سر یہاں آئے تو تم سے
کیوں نہیں ملے۔۔۔؟؟"

عروہ ماننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر برزہ کی آنکھیں
جل اٹھی تھیں۔۔۔

"وہ مجھ سے ملنے کیوں آئے گا۔۔۔ وہ مجھے دھوکا دے کر بھاگا ہے
یہاں سے۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ یہاں مجھ سے میرا بچہ چھیننے آیا
تھا۔۔۔ جس میں وہ کامیاب رہا ہے۔۔۔ اسی نے ہی کال کروا کر مجھے
باہر بلوایا ہے۔۔۔ اور میرے ساتھ میرے بچے کی جان لینے کی

Farwa Khalid Novels

کوشش کی۔۔۔اس کی بد قسمتی تھی کہ میں بچ گئی۔۔۔۔کیونکہ اب میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔۔

اسے کیا لگتا ہے وہ پاکستان میں چھپ کر بیٹھ جائے گا اور میں وہاں نہیں جا سکوں گی۔۔۔۔"

برزہ کا چہرا بالکل لال ہو چکا تھا۔۔۔وہ اس کا پہلا دھوکا بھلا گئی تھی۔۔ صرف اپنے بچے کی خاطر۔۔مگر اس نے برزہ کی کوک اجاڑ کر جو گھٹیا حرکت کی تھی۔۔وہ کسی بھی صورت اس شخص کو معاف کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"سونل آنٹی تمہیں کبھی وہاں نہیں جانے دیں گی۔۔۔ تمہارا پاسپورٹ اور باقی سارے ڈاکومنٹس ان کے پاس ہی ہیں۔۔۔ تمہاری کسٹڈی ان کے پاس ہے۔۔۔ جب تک وہ اجازت نہیں دیں گی۔۔۔ تم آؤٹ آف اور خاص طور پر پاکستان نہیں جاسکتی۔۔۔"

عروہ نے اسے اس کی بات کی یاددہانی کروائی تھی۔۔ جو وہ کچھ عرصہ پہلے اسے خود بتا چکی تھی۔۔۔ اس کی بات پر برزہ کے فوراسونل اگروال کو کال کرتے انہیں اپنے پاکستان جانے کی بات کی تھی۔۔۔ وہ ابھی کل ہی اس سے مل کر واپس گئی تھیں۔۔۔

اس وقت اس کی بات سنتے وہ خاموش ہوئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مام آپ کے ساتھ جو ہوا آپ معاف کر سکتی ہیں میں نہیں۔۔۔ پلیز مجھے جانے دیں۔۔ آئی پرامس میں یہاں لوٹ کر ضرور آؤں گی۔۔"

اس نے انہیں منانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔ جبکہ سونل تو اس کی بے پناہ نفرت دیکھ کر ہی ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔۔۔ وہ اپنی بیٹی کی ضد اور نفرت سے اچھی طرح واقف تھیں۔۔۔ ایک بار اگر کوئی اس کے دل سے اتر جاتا تھا تو وہ کچھ بھی کر لے اس کے دل میں اپنا پہلا مقام حاصل نہیں کر سکتا تھا۔۔

ان کے ساتھ بھی اتنے سالوں سے یہی ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مجھے وہ دو افراد زندہ اپنے قبضے میں چاہیں۔۔۔ کیا لے کر آؤ گی

اسے میرے پاس۔۔۔"

وہ پوچھ رہی تھیں۔۔۔ انہیں برزہ کی باتیں ٹھیک لگی تھیں۔۔۔

پاکستان جائے بغیر ان تک رسائی پانا بہت مشکل تھا۔۔۔۔

ان کی بیٹی ان کا آخری مہرہ تھی۔۔۔ وہ ان لوگوں سے دوسری بار

شکست کھا چکی تھیں۔۔۔۔

دامل شیخانی بہت چالاکی کے ساتھ نہ صرف ان کے سارے راز لے

کر فرار ہو گیا تھا۔۔۔ بلکہ ان کی سینئر کمانڈو شنکر کو بھی مار کر چلا گیا

تھا۔۔۔ اس بار ان کا پچھلی بار سے بھی زیادہ نقصان ہوا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس لیے انہیں اب برزہ کا وہاں جانے کا پلان بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔

"میں وعدہ کرتی ہوں ایسا ہی کروں گی۔۔۔"

برزہ کی آنکھوں سے نجانے کیوں آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔اس ملک سے تعلق رکھنے والے دو لوگ اس کے دل کے جتنے قریب رہے تھے۔۔اتنی ہی بے دردی سے اسے کچل بھی چکے تھے۔۔۔

اب اس دل میں ان کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔تم اپنی تیاری کرو۔۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے گا میں تمہیں وہاں بھیجوا دوں گی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال کے مان جانے کا سن کر عروہ حیران ہوئی تھی۔۔۔وہ عورت جو صرف پاکستانی ہونے کی وجہ سے اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی۔۔۔وہ اپنی بیٹی کو وہاں بھیجنے کو مان گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گیارہ گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد برزہ جلال نے جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے نکلتے پاک سرزمین پر اپنا پہلا قدم رکھا تھا۔۔۔اس کے دل کی حالت بہت غیر تھی۔۔۔اس خیال سے کہ ان فضاؤں میں وہ شخص سانس لیتا تھا اس کا دل بوجھل سا ہونے لگا تھا۔۔۔دل

Farwa Khalid Novels

چاہ رہا تھا فوراً سے اس کے سامنے جا کر اس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں جکڑ لے۔۔۔۔

اس سے پوچھے کہ کیوں کیا تھا اسکے ساتھ ایسا۔۔۔۔

کیوں اسے اپنے اتنے قریب لا کر اس بری طرح سے توڑا تھا کہ وہ اب تک نہیں جڑ پائی تھی۔۔۔۔اس کے زخموں سے اب بھی خون رس رہا تھا۔۔۔

برزہ جب تنہائی میں اس سب کے بارے میں سوچتی تھی تو اس پر بہت ساری باتیں واضح ہوئی تھیں۔۔۔وہ شخص کس ہوشیاری کے

Farwa Khalid Novels

ساتھ اسے اپنی جانب متوجہ کرتا تھا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ اسکی روما سے نہیں بنتی وہ جان بوجھ کر روما کو اپنے قریب رکھتا تھا۔۔۔

اسے اپنی جانب مبذول کرنے والا وہی تھا۔۔ اور جب اسے سو فیصد یقین ہو چکا تھا کہ وہ اس کی محبت میں پوری طرح سے گھائل ہو چکی ہے۔۔ تو اس نے اسے لہولہان کرتے زندگی بھر کی اذیت سونپ دی تھی۔۔۔

"یہ لوگ ابھی تک ہمیں ریسیو کرنے کیوں نہیں آئے۔۔۔؟"

Farwa Khalid Novels

عروہ اپنے گھر والوں کا انتظار کرتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔ برزہ اس وقت بالکل خاموش تھی۔۔۔ وہ کچھ نہیں بول پا رہی تھی۔۔۔ یہ سب کچھ اس کے لیے بالکل نیا تھا۔۔۔

وہاں آتے جاتے لوگوں کے چہروں کے خوش اور غم کے ملے جلے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔ اپنوں سے ملتے بچھڑتے ائیر پورٹ پر بہت سے جذبات بھرے مناظر مل رہے تھے۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟"

عروہ نے گم صُم سی کھڑی برزہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے پوچھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جس پر بنا کچھ بولے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"عروہ۔۔۔"

اسی لمحے عروہ کے نام کی پکار پر ان دونوں نے ہی اس جانب دیکھا تھا۔۔ سامنے ہی ایک درمیانی عمر کی بہت ہی باوقار سی خاتون اور ان کے ساتھ ایک نوعمر نوجوان کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

جنہیں دیکھ کر عروہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ ان کے پاس جاتی اپنی ماں عاصمہ بیگم کے سینے میں سما گئی تھی۔۔۔

"کیسی ہے میری بچی۔۔۔؟؟؟"

Farwa Khalid Novels

اسے اپنی آغوش میں بھرتے اس کا ماتھا چومتے وہ بہت محبت بھرے انداز میں اس سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔۔ یہ منظر دیکھ برزہ کی آنکھوں میں یاسیت آن ٹھہری تھی۔۔۔ آج تک کبھی بھی سونل اگروال نے اسے اتنی محبت اور گرمجوشی سے خود میں نہیں سمیٹا تھا۔۔

اس کی زندگی کا ہر رنگ ادھورا ہی رہا تھا۔۔ شاید وہ تھی ہی اسی لائک۔۔۔ اس نے اپنے اللہ کو ناراض کیا تھا شاید اسی وجہ سے اس کے ساتھ یہ سب ہو رہا تھا۔۔۔

"بیٹی آپ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔ یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

انہوں نے بانہیں پھیلاتے برزہ کو بھی اپنی جانب بلایا تھا۔۔۔ جس پر وہ جھجھکتے ہوئے ان کے قریب گئی تھی۔۔۔۔ اس کا ارادہ ہاتھ ملانے کا تھا۔۔۔

مگر عاصمہ بیگم خود چند قدم آگے ہوتیں اسے بھی اتنی ہی محبت اور گرمجوشی کے ساتھ ملی تھیں۔۔۔ جو عروہ کے لیے تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری ہو آپ۔۔۔ عروہ آپ کی بہت تعریف کرتی تھی۔۔ مگر آپ تو اس سے بھی کہیں زیادہ پیاری اور معصوم ہو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کا ماتھا چومتیں وہ اس کے حسین گلابیاں چھلکاتے دودھیا چہرے کی جانب دیکھتے بولی تھیں۔۔۔

جس کے برزہ دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔

وہ اس وقت بالکل عروہ جیسے حلیے میں تھی۔۔۔اس پر یہ پاکستانی لباس بہت زیادہ پیارا لگ رہا تھا۔

گرے رنگ کی شارٹ شرٹ اور کیپری میں ملبوس جس پر مسٹرڈ کلر کے دھاگوں سے بہت ہی خوبصورت کڑھائی کی گئی تھی۔۔ سوٹ کے ہم رنگ دوپٹہ کندھوں کے گرد لپیٹے اس نے اپنے سنہری بالوں کو کیچر میں مقید کر رکھا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

دودھیا پیروں میں مسٹرڈ کلر کے کھسے پہنے وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔۔وہاں سے آتے جاتے نجانے کتنے لوگوں کی نگاہیں اس پری پیکر پر ٹھہر رہی تھیں۔۔۔اس کی پرکشش دودھیا رنگت، گرے آنکھیں اور نیچرل کلر کے سنہری بال اسے منفرد بناتے تھے۔۔۔دیکھ کر صاف لگتا تھا وہ باہر کی پیداوار ہے یہاں سے نہیں ہے۔۔۔

مگر وہ اس وقت جس طرح سے مشرقی لباس پہنے ہوئے تھی۔۔۔ اس کے حسن میں مزید چاندنی سی گھل گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"السلام و علیکم آپی۔۔۔ میرا نام محمد ہے۔۔۔ عروہ آپی کا چھوٹا بھائی۔۔۔"

وہ دراز قد لڑکا اس کے آگے سر جھکائے بہت مؤدبانہ لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔ اس کے اتنی محبت سے آپی کہنے پر برزہ کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

"بہت شرارتی ہے یہ۔۔۔ جیسی معصومیت اس کے چہرے سے جھلکتی ہے ویسی ہے نہیں۔۔۔ اس کی کسی بھی بات پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

عروہ نے معصوم بنے کھڑے اپنے بھائی سے وارن کیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"وہ تو صرف آپ کو تنگ کرتا ہوں۔۔۔ یہ تو بہت پیاری اور کیوٹ سی ہیں۔۔۔ انہیں تنگ کر کے مرنا تھوڑی نا ہے میں نے۔۔۔"

آخری بات اس نے بہت آہستہ سی آواز میں کہی تھی۔۔۔ جو صرف عروہ ہی سن پائی تھی۔۔۔ جس پر اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ ان سب باتوں سے انجان برزہ جو یہاں آتو گئی تھی۔۔۔ مگر اب عجیب سی بے چینی اور اضطراب سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔

کیا وہ کو مقصد کے لیے اتنے دور آگئی تھی اسے پورا کر بھی پائے گی یا نہیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عروہ میں یہاں انجوائے کرنے نہیں آئی۔۔۔ تم جانتی ہو میرا مقصد۔۔۔ کیا تم میری اس تک پہنچنے میں کوئی مدد کر سکتی ہو یا میں لاہور کسی ہوٹل میں شفٹ ہو کر خود سے کچھ کروں۔۔۔"

برزہ کو دو دن ہو چکے تھے یہاں آئے۔۔۔ مگر ابھی تک وہ دامل مصطفیٰ کے بارے میں کچھ بھی پتا نہیں لگا پائی تھی۔۔۔ عروہ اور محمد کا بس یہی دل ہوتا تھا کہ وہ روز اس کے ساتھ کہیں گھومنے کو نکل جائیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جس سے برزہ کو کوئی خوشی نہیں مل رہی تھی۔۔۔اسے جلد از جلد دامل کے قریب پہنچنا تھا۔۔۔

وہ ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔۔۔اس کا دوپٹہ نماز کی صورت اس کے چہرے کے گرد لپٹا اس کی موہنی صورت کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔۔۔ عروہ مبہوت نگاہوں سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔

"تمہارے لیے ایک خوش خبری ہے میرے پاس۔۔"

عروہ کی بات پر برزہ کے تاثرات میں اب بھی کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"میں نے ماما کو دامل سر کی تصویر دکھائی ہے۔۔۔ ان کا کہنا ہے وہ جانتی ہیں انہیں۔۔ ان کی دوست روبینہ بیگم کے اکلوتے بیٹے ہیں وہ۔۔۔ لاہور میں ہی مقیم ہیں اپنے پورے خاندان کے ساتھ۔"

عروہ بول رہی تھی جبکہ اس شخص کے بارے میں سنتے برزہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔

"میں نے ماما سے بولا ہے وہ کہہ رہی ہیں کہ وہ تمہیں وہاں بھجوا سکتی ہیں۔۔۔ تم دامل سر کے گھر میں رہ کر اپنا مقصد پورا کر سکتی ہو۔۔۔ میں نے کہا ہے کہ تم نے لاہور رہنا ہے تو وہ کہتی ہیں حالات ٹھیک

Farwa Khalid Novels

نہیں ہیں یہاں کے تم اکیلے کیسے رہو گی۔۔۔ وہ روبینہ آنٹی سے بات کر لیں گی۔۔"

عروہ نے خوشی خوشی بتایا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے جو وہ خود بھی یہی چاہتی تھی۔۔۔ اب اسی کے گھر میں رہنے کے خیال سے برزہ کو اپنی دھڑکنیں ساکت ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"میں تمہاری پیکنگ کر دیتی ہوں تم آج شام پانچ بجے کی فلائٹ سے جا رہی ہو۔۔۔"

عروہ اس کی چیزیں سمیٹنے لگی تھی۔۔۔ برزہ خاموشی سے اٹھ کر مرر کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس بال جو پہلے بمشکل شولڈر

Farwa Khalid Novels

سے نیچے آتے تھے۔۔۔وہ اس وقت کمر کو چھوتے نیچے جا رہے تھے۔۔۔

ان سنہری حسین زلفوں کی لمبائی انہیں مزید دلکشی بخش گئی تھی۔۔۔

"تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ان کو لمبا کیوں نہیں کرتی۔۔۔زیادہ حسین لگیں گے۔۔۔"

یہ جملہ اس کے کانوں سے ٹکراتا اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھا گیا تھا۔۔۔جبکہ آنکھوں میں سرخی نمایاں ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس شخص سے نفرت کرتی تھی اب بے پناہ نفرت۔۔۔

Farwa Khalid Novels

بالوں کو سمیٹتے وہ عروہ کے بلانے پر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"عروہ تمہارے بابا قدر ہیں۔۔۔ میں دو دن سے یہاں ہوں۔۔۔۔ تمہاری امی اور بھائی سے بھی مل چکی ہوں۔۔۔ مگر تمہارے بابا کہیں نظر نہیں آئے۔۔۔۔ تم تو کہہ رہی تھی ان کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔"

برزہ کی بات پر عروہ پل بھر کے لیے ساکت ہوئی تھی۔۔

"وہ اب بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ کسی کام کے سلسلے میں اسلام آباد گیے ہوئے ہیں۔۔۔ ایک دو دن تک واپس آنا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ کی بات پر برزہ نے بغیر دوبارہ کوئی سوال کیے اثبات میں سر ہلا

دیا تھا۔۔۔

"کیا تم واقعی دامل سر کو سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔"

عروہ نے جھجھکتے ہوئے یہ سوال کیا تھا۔۔۔

"تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔؟؟ معاف کر دیتی اس انسان

کو۔۔۔؟؟؟"

برزہ کے الفاظ آج بہت تلخ تھے۔۔۔ شاید یہاں کا ماحول اسے

ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اتنی محبتوں کی عادی نہیں تھی جو اسے یہاں مل رہی تھیں۔۔

عروہ کے فیملی والے بہت اچھے تھے۔۔۔اس کی کزنز بھی برزہ سے ملنے آئی تھیں۔۔۔وہ سب بہت محبت کرنے والے لوگ تھے۔۔۔

عروہ نے اس کی کال پر روبینہ بیگم سے بھی بات کروائی تھی۔۔۔وہ جس محبت کے ساتھ اس سے بات کر رہی تھیں برزہ کا دل عجیب سے احساسات کا شکار ہونے لگا تھا۔۔

اس کی ان لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔۔۔اسے ان کے بیٹے کو گریبان پکڑنا تھا۔۔۔اس سے اپنے ہر دور کا حساب مانگنا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

شام پانچ بجے کے قریب عروہ عاصمہ بیگم اور محمد کے ساتھ اسے ائیرپورٹ چھوڑنے آئی تھی۔۔۔لاہور سے اسے روبینہ بیگم نے پک کرنے آنا تھا۔۔۔برزہ کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔

تقریباً دو گھنٹوں کے بعد سات بجے کے قریب اس نے لاہور ائیرپورٹ سے باہر قدم رکھا تھا۔۔اس کی دھڑکنیں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔اس سوچ کے ساتھ کہ وہ یہیں پر رہتا تھا۔۔وہ جس نے اس سے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے اس کا ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔وہ اپنا سوٹ کیس گھسیٹتی باہر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے نکلتے آنسو کو اس نے ہاتھ سے رگڑا تھا۔۔۔وہ ان لوگوں کو نہیں پہچانتی تھی۔

وہ جیسے ہی باہر کی جانب آئی اسے بالکل سامنے ہی وہ مسکراتی ہوئی باوقار سی خاتون نظر آئی تھیں۔۔۔ان کے ساتھ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا بھی موجود تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر ان سب کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔سب کے چہروں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

"یار یہ کتنی حسین ہیں۔۔۔؟"

Farwa Khalid Novels

نیہا اسے دیکھ ستائشی لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"واقعی یہ اس دنیا کی تو نہیں لگتیں۔۔۔۔ان کے بال کتنے پیارے ہیں۔۔۔"

بسمہ بھی اسے مبہوت نگاہوں سے دیکھتی کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔اسے اس طرح سامنے دیکھنا آنکھوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا۔۔۔مشرقی لباس میں وہ اتنی حسین اور پرکشش لگتی تھی کہ اس پر سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔۔

"انسان بنو تم دونوں۔۔۔۔وہ کیا کہیں گی جیسے گوار لوگوں میں آگئی ہوں۔۔۔ایسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھور رہے ہیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ان کے ساتھ کھڑے ارسلان کو بھی وہ چھوٹی سی نازک سی گڑیا بہت زیادہ پسند آئی تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر واقعی ایسا لگتا تھا کہ وہ راستہ بھٹک کر غلط جگہ آن نکلی ہو۔۔۔

"خوش آمدید بیٹے۔۔۔"

روبینہ بیگم آگے بڑھتیں بہت خوش دلی سے اسے ملی تھیں۔۔۔ ان کے چہرے کی خوشی اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔۔ آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔۔۔ وہ اجنبی لوگ برزہ سے اتنی محبت اور اپنایت سے ملے تھے کہ برزہ کچھ ہی دیر میں ان کے ساتھ کمفرٹیبل ہو گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ارسلان نے بھی نگاہیں جھکائے اسے سلام کیا تھا۔۔۔برزہ نے اس ملک کے حوالے سے انتہائی غلط باتیں سن رکھی تھیں۔۔۔کہ یہاں کے مرد عورتوں کو جانوروں کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔مگر پہلے محمد اور اب ارسلان جتنی عزت سے اسے ملے تھے وہ بہت زیادہ متاثر ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کو پاکستان کیسا لگا۔۔۔؟؟ کیا آپ پہلے کبھی پاکستان نہیں آئیں۔۔۔"

بسمہ کے سوال نان سٹاپ شروع ہو چکے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نیہا کے ٹوکنے پر اس کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔اس کا فکروں سے پاک مسکراتا چہرا دیکھ برزہ کی آنکھوں میں حسرت آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس شخص کے زندگی میں آنے سے پہلے وہ بھی بظاہر ایسی ہی تھی خوش و چنچل۔۔۔۔ مگر اس کا چہرا کبھی اتنا بے فکر اور آنکھیں اس طرح روشن کبھی نہیں تھیں۔۔۔وہ بچپن سے ہی بہت باتوں کے بوجھ تلے دبادی گئی تھی۔۔۔

وہ جو لوگوں کے سامنے خوش رہنے کا دکھاوا کرتی تھی۔۔۔وہ بھی اس شخص نے اس سے چھین لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ تھک گئی ہونگی اس لیے بات نہیں کر رہیں۔۔۔یا ہم آپ کو پسند نہیں آئے۔۔۔"

بسمہ کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں آپ سب بہت اچھے ہیں۔۔۔"

برزہ نے دھیرے سے جواب دیا تھا۔۔۔

"آپ بہت زیادہ پیاری ہیں۔۔۔ آپ کی آنکھیں اور بال بہت خوبصورت ہیں۔۔۔"

نیہا اتنی دیر سے چپ بیٹھی آخر بول پڑی تھی۔۔۔جس پر برزہ نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

روبینہ بیگم س سے چھوٹی موٹی باتیں کرتی آئی تھیں۔۔۔۔برزہ کو وہ

بہت اچھی لگی تھیں۔۔۔۔

گاڑی جیسے ہی اس سفید رنگ کی اونچی اونچی دیواروں والے

خوبصورت گھر کے اندر داخل ہوئی برزہ کا دل اتنے زور سے دھڑکنے

لگا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن ٹھہرے گا۔۔۔اس کی رنگت

بے پناہ سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

نیہا نے اس کا ہاتھ تھامتے پوچھا تھا۔۔۔جس کا برزہ کوئی جواب نہیں

دے پائی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ ابھی ایک دم سے اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"تائی جان مصطفیٰ بھائی نے کب تک آنا ہے۔۔۔"

بسمہ نے گاڑی سے اترے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ اس نام پر برزہ کو اپنی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ آنکھوں میں سرخی سی چھا گئی تھی۔۔۔

مٹھیاں بھینچتے اس نے گاڑی کے دروازے پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔

"رات تک پہنچنا ہے۔۔۔ ابھی ائیر پورٹ جانے سے پہلے بات ہوئی تھی میری۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

روبینہ بیگم کی بات سنتے اسے اتنی تو تسلی ہوئی تھی کہ وہ اس وقت گھر پر نہیں تھا۔۔۔

اس نے جیسے ہی ان لوگوں کے ساتھ گھر کے بڑے سے ہال کمرے میں قدم رکھا وہاں سامنے ہی اسے بہت سارے لوگ بیٹھے نظر آئے تھے۔۔۔ مسکراتے چہروں کے ساتھ ایک دوسرے سے باتیں کرتے۔۔ ان پر نظر پڑتے ہی وہ سب ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

برزہ نے سب کی ستائش بھری نگاہیں اپنی جانب اٹھتی محسوس کی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیا آپ کے گھر میں کوئی فنکشن ہیں آج؟"

برزہ نے اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر نیہا سے پوچھا تھا۔۔

جس پر نیہا دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔

"نہیں یہ سب اس گھر میں رہتے ہیں۔۔۔ آپ نے گیٹ سے اندر داخل ہوتے جو تین عمارتوں پر مشتمل گھر دیکھا ہے یہ سب انہیں میں رہتے ہیں۔۔ یہ میرے تایا جان کا گھر ہے۔۔۔ دادی جان اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ اسی پورشن میں رہتی ہیں تو اس لیے سب لوگ سیا سی وقت یہیں پر پائے جاتے ہیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نیہا نے اسے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔تب تک قریب پہنچ جانے پر وہ سب سے ملنے لگی تھی۔۔

سامنے بیٹھی سفید لباس والی وہی پر نور خاتون جنہیں اس نے ویڈیو کال پر دیکھا تھا انہیں نیہا نے دادی جان کہہ کر تعارف کروایا تھا۔۔۔ برزہ تھوڑی کنفیوز ہوئی تھی کہ کہیں وہ اسے پہچان نہ لیں۔۔۔ مگر اس کے تب اور اب کے حلیے میں بہت فرق تھا۔۔۔اس نے عروہ کو یہ بھی بتانے سے منع کیا تھا کہ وہ مانچسٹر سے آئی ہے۔۔۔

اس نے کسی اور ملک کا بتایا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کے ماتھے پر پیار دیتیں وہ اتنی محبت سے ملی تھیں جیسے ان سے بہت خاص رشتہ ہو۔۔۔برزہ نے دیکھا تھا ان کی آنکھیں نم تھیں۔۔وہ کتنی ہی دیر اسے اپنے ساتھ لگائے پیار کرتی رہی تھیں۔۔۔

"اماں اس نئی مہمان کو ملنے کا موقع ہمیں بھی دیں تھوڑا سا۔۔۔"

فردوس بیگم کو جذباتی ہوتا دیکھ آمنہ بیگم مسکراتے ہوئے آگے آئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ وہاں سب سے ملی تھی۔۔ وجیہہ اور حمنہ کو بھی وہ ویڈیو کال پر دیکھ چکی تھی۔۔۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی اسے نہیں پہچانا تھا۔۔۔ جس پر اس کے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔

لیکن وہ پورا وقت فردوس بیگم کے رویے پر حیران رہی تھی۔۔۔ وہ روئی کیوں تھیں اس سے مل کر۔۔۔

"نہیں شاید کوئی اور وجہ ہو۔۔۔ مجھے مل کر وہ کیوں روئیں گی۔۔۔ وہ ویسے بہت محبت کرنے والی نرم مزاج کی خاتون ہیں۔۔"

برزہ کو ان سب سے مل کر بہت اچھا لگا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

وہ کچھ دیر پہلے ہی فریش ہو کر ٹیرس پر آئی تھی۔۔۔جو اس گھر کی طرح بے پناہ وسیع و عریض تھا۔۔۔اس پر لگے پھول پودے اس کی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے۔۔۔وہاں پہلے سے ہی بسمہ اور نیہا موجود تھیں۔۔۔اسے دیکھ کر خوشدلی سے مسکرائی تھیں۔۔۔

"آپ تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لیتیں اتنا لمبا سفر کر کے آئی ہیں تھک گئی ہونگی۔۔"

وہ اپنے بالوں کی نم زلفوں کو جھٹکتے ملازمہ کی جانب سے دیا کافی کا مگ ہاتھ میں لیے ان دونوں کے قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔جب بسمہ نے اس کی نیند سے سرخ ہوئی آنکھیں دیکھتے کہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ نیہا تو اس کی سنہری نم آلود حسین بالوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ ان کو دیکھتے انسان اپنی نگاہیں ہٹا ہی نہیں پاتا تھا۔۔۔

اس کی نازک کمر پر بکھرے وہ نگاہوں کو خود بخود ہی اپنی جانب متوجہ کر لیتے تھے۔۔۔

"ارے میں چل کر تھوڑی نہ سارا سفر طے کر کے آئی ہوں جو تھک گئی ہونگی۔۔۔ مجھے اچھا لگ رہا ہے یہ سب۔۔ ابھی روبینہ آنٹی اتنی محبت سے لنچ کی دعوت دے کر گئی ہیں میں وہاں نہ جا کر ان کا دل تو نہیں دکھا سکتی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ خوشدلی سے بولتی ان دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری گئی تھی۔۔۔

اسے کراچی سے وہاں آئے دو گھنٹے ہی گزرے تھے اور وہ ان سب لوگوں بہت اچھی طرح گھل مل گئی تھی۔۔۔بسمہ اور نیہا سے تو بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔وہ اسے لیے اپنے پورشن میں آ گئی تھیں۔۔روبینہ آں ٹی بھی اسے بہت پسند آئی تھیں۔۔۔

وہ سب وہیں کھڑی باتیں کر رہے تھیں جب اسی لمحے واچ مین نے بھاگ کر جاتے تینوں پورشنز کا مشترکہ سیاہ مضبوط سلاخوں سے بنا

Farwa Khalid Novels

مین گیٹ اوپن کیا تھا۔۔سیاہ رنگ کی پراڈو تیز رفتاری سے اندر داخل ہوتی پورچ میں آن رکی تھی۔۔۔

جس جگہ پر وہ کھڑی تھیں وہاں سے پورچ کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی سانسیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔وہ پتھر ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔

آنکھوں کے کناروں پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

سفید قمیض شلوار میں ملبوس وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار گاڑی سے نکلتا دوسری سائیڈ پر گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

روبینہ بیگم اور وحید صاحب بھی اسے دیکھ کے باہر آگئے تھے۔۔۔

باقی لوگ بھی انٹرنس پر کھڑے تھے۔۔۔ یہ پروٹوکول دیکھ برزہ کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔ کیا اس شخص کے گھر والے اس پر یقین کرنے والے تھے جو کچھ اس شخص نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

اس شخص نے فرنٹ ڈور کھولا تھا اور وہاں سے کاٹ میں سوئے ڈیڑھ سال کے بہت ہی پیارے سے بچے کو اپنی مضبوط باہوں میں اٹھائے وہ باہر نکلا تھا۔۔۔ برزہ کی نگاہیں اس شخص کے خوبرو

Farwa Khalid Novels

چہرے سے ہوتیں اس سنہری بالوں والے بچے پر جم کر رہ گئی

تھیں۔۔۔

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس بچے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔اس

کے ہاتھ میں پکڑا مگ لرز اٹھا تھا۔۔

"یہ بچہ۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔وہ ان دونوں سے زرا آگے

کھڑی تھی۔۔۔اس لیے وہ لوگ اس کی آنکھوں سے بہتے

آنسوؤں کو نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔

"یہ کون ہیں۔۔۔؟"

Farwa Khalid Novels

کانپتی آواز میں وہ بمشکل یہ پوچھ پائی تھی۔۔۔

یک ٹک سب سے ملتے اس شخص کی طرف دیکھتی اس کی نظریں بار بار اس بچے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ جو اس کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔۔۔ کسی اور کے پاس نہیں جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ سب اسے ملنے کو بے تاب ہو رہے تھے۔

"ایک اور دھوکا۔۔۔"

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔ مٹھیوں کو سختی سے میچتے وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ میرے تایا کے بیٹے ہیں۔۔۔ان کی بیوی کی کچھ وقت پہلے ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔۔یہ ان کا بیٹا ہے نائل۔۔۔۔ایک مہینے کے لیے بھائی بزنس ٹور پر نائل کو بھی اپنے ساتھ لے کر گئے ہوئے تھے۔۔۔۔وہ اس کے معاملے میں بہت پوزیسو ہیں۔۔اسے اکیلا نہیں چھوڑتے۔۔ بھائی بہت زیادہ محبت کرتے تھے اپنی بیوی سے۔۔۔محبت کی شادی تھی ان کی۔۔۔تب سے ایسے ہی گم صُم سے ہو گئے ہیں۔۔اور مزید روڈ بھی۔۔۔اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

بسمہ نے تفصیل بتائی تھی۔۔۔ جبکہ برزہ کی نظریں اس شخص کے تیکھے مغرور نقوش کی جانب ٹک گئی تھیں۔۔۔ جو اس وقت بھی تنے ہوئے تھے۔۔۔ سیاہی مائل اعنابی لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔

جبکہ اس کے مضبوط بانہوں میں موجود وہ بچہ بے پناہ حسین تھا۔۔۔ اگر نقوش باپ جیسے تھے تو بال اور رنگت باپ سے بالکل مختلف تھی۔۔۔ سنہری بال اور بے پناہ سفید رنگت۔۔۔ باپ کے کندھے پر سر ٹکائے وہ پھولے گالوں والا بچہ بھی بہت اداس سا لگ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

یقیناً اس کے بال اور رنگت ماں جیسی تھی۔۔۔ اسے بے اختیار اس معصوم بچے پر ترس آیا تھا جس کے پاس اس کی ماں نہیں تھی۔۔ دل چاہا تھا ابھی اس کے سامنے جا کر اس کی گرفت سے یہ بچہ چھین کر اپنے سینے سے لگا لے۔۔۔ وہ ظالم انسان تو ظلم کی انتہا کیے ہوئے تھا۔۔۔

اسے خبر ہی نہیں تھی۔۔۔

"کیا ہوا تھا ان کی وائف کو۔۔۔؟"

Farwa Khalid Novels

اپنے لہجے کو نمی سے پاک رکھتے وہ بمشکل بول پا رہی تھی۔۔۔وہ ان کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس وقت کس قدر اذیت میں ڈوبی ہوئی ہے۔۔۔۔

"بیمار تھیں۔۔۔"

نیہا خاموش تھی۔۔۔اس کی ساری باتوں کے جواب بسمہ ہی دے رہی تھی۔۔۔

"ان کا نام کیا ہے۔۔۔؟؟"

اسے نام پوچھنے کا خیال اب آیا تھا۔۔۔

"مصطفیٰ۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نیہا جواب دیتی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔بسمہ بھی نائل سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔وہ دونوں اسے بھی آنے کا کہتیں نیچے جا چکی تھیں۔۔۔جبکہ ان کے جاتے ہی برزہ کا خود پر سے اختیار ختم ہوا تھا۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ اس کمرے میں آتی خود کو لاک کر گئی تھی۔۔۔۔

"یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔اس شخص کو کیا لگتا ہے میں اسے پہچان نہیں پاؤں گی۔۔۔اپنے وجود کے حصے کو کیسے پہچان نہیں پاؤں گی۔۔۔"

دروازے سے لگ کر بیٹھے وہ بہت بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

عروہ کی کال دیکھ اس نے فوراً پک کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

"برزہ کیا ہوا ہے تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟"

عروہ اس کی روتی آواز سن کر پریشان ہوئی تھی۔۔

"تم نے میرے بچے کو دیکھا تھا۔۔۔؟"

برزہ پوچھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ڈاکٹرز نے دیکھنے ہی نہیں دیا۔۔۔"

عروہ نے اسے بتایا تھا کہ اس کی ڈاکٹرز سے بات کی تھی مگر انہوں نے اسے ملنے ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مام نے بھی نہیں دیکھا۔۔؟؟"

اس نے پھر سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔انہیں بھی نہیں دکھایا گیا۔۔۔پر ہوا کیا ہے برزہ۔۔۔"

عروہ اس کی سوالوں پر کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

"میرا بچہ زندہ ہے عروہ۔۔۔۔وہ اس شخص کے پاس ہے۔۔۔۔اس نے یہاں سب کو بول رکھا ہے کہ اس کی بیوی مر گئی ہے۔۔۔۔میں نہیں جانتی اس کی زندگی میں کوئی اور لڑکی بھی تھی یا نہیں۔۔۔اس کے گھر والے کس بیوی کی بات کر رہے ہیں۔۔۔مگر میں اتنا جانتی ہوں کہ اس کے پاس موجود بچہ میرا ہے۔۔بے شک میں نے اسے

Farwa Khalid Novels

نہیں دیکھا۔۔ مگر میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں وہ میرا بیٹا

ہے۔۔۔"

برزہ یہاں کس مقصد کے لیے آئی تھی اور آگے سے اس کے سامنے

ایک نیا راز کھل گیا تھا۔۔ جس نے اسے مزید اذیت کی نذر کر دیا

تھا۔۔۔

وہ اس وقت بہت زیادہ تکلیف میں تھی۔۔۔ جو محسوس کرتے عروہ

کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"کیا تم پورے یقین سے یہ بات کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟"

عروہ نے پھر سے پوچھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"جنم دیا ہے اسے۔۔۔وجود کا حصہ ہے وہ میرے۔۔۔کیسے پہچان نہیں پاؤں گی میں اسے۔۔"

برزہ کو اس لمحے عروہ کا یہ سوال انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"اب کیا کرو گی تم۔۔۔؟؟ اگر وہ اسے اتنے خفیہ طریقے سے وہاں سے لے آئیں ہیں تو تمہیں کیا لگتا ہے وہ تمہیں دے دیں گے۔۔۔"

عروہ کی بات پر وہ ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"اپنے بیٹے کو حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاؤں گی۔۔۔اور اب اس شخص کو بالکل بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

برزہ کی نفرت اور غصہ کئی گنا بڑھ چکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔ دروازے پر کئی بار دستک ہوئی تھی۔ مگر وہ ایسے ہی بے حس بنی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

اس کا دل اس وقت بہت زیادہ تکلیف کا شکار تھا۔۔۔ یہ تکلیف اپنے بیٹے سے مل کر ہی کم ہو سکتی تھی۔۔۔۔

اسے چھونے کو دل بے چین تھا۔۔۔

کافی دیر بعد خود کو نارمل کرتی وہ اٹھی تھی۔۔۔ وہ اس طرح سے ہمت نہیں ہار سکتی تھی۔۔

اسے مضبوط بن کر دامل مصطفیٰ سے اس کے ہر ظلم کا بدلہ لینا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

چہرے کو اچھے سے دھوتے اس نے اپنے آنسوؤں کے نشان چھپائے تھے۔۔۔

ایک بار پھر سے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔اب کی بار اس نے آگے بڑھتے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

سامنے ہی روبینہ بیگم اور نیہا کھڑی تھیں۔۔۔

"بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ آپ اتنی دیر سے دروازہ نہیں کھول رہی تھی تو ہم پریشان ہوگئے۔۔۔ سب خیریت ہے نا۔۔۔؟"

روبینہ بیگم اس کے قریب آتے فکر مند لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔وہ آنکھ لگ گئی تھی پتا ہی نہیں چلا۔۔ آئم سوری۔۔۔"

بہت کوشش کے بعد بھی وہ چہرے پر مسکراہٹ نہیں لا پائی تھی۔۔۔

"نہیں نہیں کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔ ہم بس آپ کے لیے فکر مند ہو گئے تھے۔۔۔نیچے ڈنر لگ گیا ہے۔۔ آپ آجاؤ سب کے ساتھ مل کر کھانا کھالو۔۔۔"

روبینہ بیگم نے اسی نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہاں جانے اور اپنے بیٹے سے ملنے کو اس وقت اس کا بے پناہ دل چاہ رہا تھا۔۔۔مگر وہ ابھی دامل کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔اس سے چھپ کر ہی رہنا چاہتی تھی۔۔۔اسے ڈر تھا کہ اگر دامل کو پتا چل گیا کہ وہ اس کے گھر میں آچکی ہے تو وہ اسے یہاں سے نکالنے میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا۔۔

یہ اس کا ملک تھا۔۔۔برزہ یہاں اس کے سامنے بہت کمزور تھی۔۔۔

"آئم سوری آنٹی مگر مجھے اتنے زیادہ لوگوں میں رہنے کی عادت نہیں ہے۔۔۔میں یہی ٹھیک ہوں۔۔"

برزہ سہولت سے انکار کر گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کی ساری زندگی انگلش بولتے کی گزری تھی۔۔۔سونل اگروال کا تعلق انڈیا سے تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اردو بولنا جانتی تھی۔مگر اس کے انگلش ایکسں ٹ میں بولی جانے والی اردو بہت ہی منفرد اور پیاری لگتی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا جیسے آپ مناسب سمجھو۔۔۔میں آپ کا کھانا یہیں بھجوا دیتی ہوں۔۔۔"

اسے لگا تھا شاید اس کی بات پر وہ برا منا جائیں گی مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

ان کی محبت میں اب بھی کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تائی جان مصطفیٰ بھائی کا کہنا ہے وہ بہت زیادہ تھک چکے ہیں۔۔۔

آرام کریں گے انہیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔نائل بھی ان کے

پاس ہی ہے وہ سو گیا ہے۔۔۔"

بسمہ کے وہاں آکر بتانے پر برزہ کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ نائل

کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔

"آپ بھی آجاتیں نیچے ہی۔۔۔سب کے ساتھ اچھا لگتا آپ

کو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نیہا نے ایک امید ہے تحت اسے پھر سے کہا تھا۔۔۔ جس پر نے اب کی بات انکار نہیں کیا تھا۔۔۔ جس انسان کی وجہ سے وہ انکار کر رہی تھی وہ تو تھا ہی نہیں۔۔۔

وہاں جا کر نائل سے ملنے کا موقع مل سکتا تھا اسے۔۔۔

اس کے مان جانے پر وہ سب بہت خوش ہوئی تھیں۔۔۔ ڈائیننگ ہال میں قدم رکھتے اب وہاں اسے نعمان صاحب اور داؤد صاحب بھی بیٹھے نظر آئے تھے۔۔۔

وہ دونوں اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر شفقت بھرے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ رکھ گئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نعمان صاحب اور روبینہ بیگم کا ایک ہی اکلوتا بیٹا تھا امل مصطفیٰ۔۔۔۔

داؤد صاحب اور آمنہ بیگم کا ایک بیٹا ارسلان اور دو بیٹیاں نیہا، وجیہہ تھیں۔۔۔

ولید، بسمہ اور حمنہ نعمان صاحب سے چھوٹی بہن نائلہ بیگم اور عبداللہ صاحب کی اولادیں تھیں۔۔۔ ان کا گھر قریب ہی تھا۔۔۔ اس وجہ سے وہ زیادہ تر یہیں پائے جاتے تھے۔۔۔۔

ارسلان اور بسمہ کا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔ کچھ عرصے تک ان کی شادی ہونی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ماشاء اللہ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔ کتنی پیاری بچی ہے۔۔۔"

اس کا ماتھا چوم کر اسے اپنے قریب بیٹھاتے نائلہ بیگم بھی اس سے مل کر بہت خوش ہوئی تھیں۔۔۔۔ برزہ نے ان کی آنکھوں میں بھی نمی تیرتے دیکھی تھی۔۔۔ مگر وہ چہرا جھکا گئی تھیں۔۔ اس لیے برزہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

"برزہ بیٹی آپ کو کیسا لگ رہا ہے پاکستان آکر۔۔۔ آپ پہلی بار آئی ہیں یہاں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نعمان صاحب کو وہ اداس آنکھوں والی پیاری سی بچی اپنے دل کے بہت قریب لگی تھی۔۔۔ کھانا کھا کم رہی تھی۔۔۔ اور کھانے سے کھیل زیادہ رہی تھی۔۔۔۔

"وہاں پر تو پاکستانی لوگوں کے ساتھ میرا تجربہ بہت برا رہا مگر یہاں آکر میرے خیالات بہت حد تک بدل چکے ہیں۔۔۔ سب لوگ بہت اچھے ہیں۔۔۔ کچھ برے لوگوں کی وجہ سے سب کو برا کہنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

اس نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔ جو سن کر وہاں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہم سب آپ کو اچھے لگے ہیں۔۔۔ آہستہ آہستہ سارے برے لوگ بھی اچھے ہو جائیں گے۔۔۔"

داؤد صاحب نے خوشگواریت بھرے انداز میں کہتے خاموشی توڑی تھی۔۔۔

بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔۔۔ ڈنر کے بعد کافی کا دور چلا تھا۔۔ برزہ گھر کے سبھی لوگوں سے بہت اچھی طرح گھل مل چکی تھی۔۔۔ سب ہی اسے اتنی عزت اور محبت دے رہے تھے کہ وہ چاہ کر بھی دامل کی وجہ سے ان کے ساتھ برا رویہ نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آئیں آپ کو گھر کا وزٹ کرواؤں۔۔۔تایا جان کا پورشن بہت پیارا ہے۔۔۔"

نیہا اسے اپنے ساتھ لیے اسے گھر دکھانے لگی تھی۔۔۔نیچے کا سارا پورشن دکھانے کے بعد وہ اسے اوپر لے آئی تھی۔۔۔

"یہ اوپر کے پورشن پر سارا قبضہ مصطفیٰ بھائی کا ہے۔۔۔ایک جانب ان کی جم بنی ہوئی ہے۔۔یہ آگے ان کا روم ہے۔۔"

نیہا اسے ہر شے کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ برزہ کی نگاہیں تو اس کے بیڈ روم پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔ جہاں اندر وہ ستمگر اور اس کے قبضے میں اس کا معصوم بیٹا تھا۔۔۔ جس سے ملنے کو اس کا دل بے چینی کی حد بھی پار کر چکا تھا۔۔۔

وہ نیہا کے ساتھ خاموشی سے وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔

مگر اپنے کمرے میں آکر اسے کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔ بے چینی کے عالم میں ادھر سے ادھر ٹہلتی آخر کار وہ ایک بجے کے قریب کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس کا رخ دامل مصطفیٰ کے بیڈ روم کی جانب تھا۔۔۔ آنکھوں میں عجیب سا تاثر چھایا ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مدھم روشنیاں جل رہی تھیں۔۔۔۔سب لوگ ہی سو چکے تھے۔۔۔دامل کے کمرے کی جانب جاتے اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔۔مگر اس کے باوجود اس نے اپنے اندر ہمت مجتمع کرتے دروازے کے ہینڈل کو دھیرے سے گھمایا تھا۔۔۔

اندر نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔برزہ نے اندر داخل ہوتے بنا آواز پیدا کیے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔

اندر اتنی خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ اسے اپنی تیز دھڑکنوں کی آواز کانوں میں گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

بیڈ پر اسے وہ شخص سویا نظر آیا تھا۔۔اس نے پورے بیڈ روم میں نظریں دوڑائی تھیں۔۔۔اسے نائل کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔اس کے قدم بیڈ کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

اس کے قریب پہنچتے زیرو پاور کی روشنی میں اس کا خوبرو چہرا چمکتا ہوا دکھائی دیا تھا۔۔۔

اتنے عرصے بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔اس کے دل میں ایک عجیب سے احساس نے انگڑائی لی تھی۔۔۔سینے میں مچلتی دھڑکنوں کی ترتیب بدلی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی پل اس شخص کی اصلیت یاد

Farwa Khalid Novels

آتے ان نرم جذبات کی جگہ نفرت کے گہرے سائے آن ٹھہرے تھے۔۔۔

سچی محبت تو اس نے کی تھی۔۔۔اس شخص نے تو اس کی محبت کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا تھا۔۔

جو بات وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔وہ اس کے لیے اسے کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اگر پچھلے گناہ کے لیے معاف کر بھی دیتی۔۔۔مگر جس طرح سے اس نے اس کے بیٹے کو اس سے دور کیا تھا۔۔اگر وہ یہاں نہ آتی تو اسے کبھی پتا ہی نہ چلتا کہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جب وہ یہ بات سوچتی تھی تو اس کا دل کٹ جاتا تھا۔۔۔

کس قدر تکلیفیں برداشت کی تھیں اور اتنی آسانی سے اس بچے کو اس سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔۔

اس نے دامل کے وجیہہ مغرور چہرے سے نگاہیں ہٹاتے اس کے پہلو میں نائل کو تلاش کرنا چاہا تھا۔۔۔وہ زرا سا آگے ہوئی تھی۔۔ اس نے بیڈ کے کنارے پر اپنی کہنی ٹکا کر سہارا لیا تھا۔۔۔وہ کمبل ہٹا کر دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ کہ نائل وہاں ہے یا نہیں۔۔۔

جب اسی لمحے اس کو اپنا وہی ہاتھ اس کی مضبوط کلائی میں جکڑا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کی سانسیں تھم گئی تھیں۔۔۔۔پورے وجود میں سنسنی دی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔وہ اس طرح اس کے سامنے بالکل بھی نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔وہ سیدھی اس کے مضبوط سینے پر آن گری تھی۔۔برزہ کے لبوں سے خوف کے عالم میں چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔

"میں جانتا تھا تم میرے پاس ضرور آؤ گی۔۔۔"

اس کو اپنے وجود میں پوری شدت سے بھینچتا وہ مخمور آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ دامل اس کی گردن میں چہرا چھپائے مضبوطی سے اسے اپنے ساتھ لگائے شاید اپنے دل کو اس کے ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے برزہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔بہت مشکل سے اتنا بھی بول پائی تھی۔۔۔ مگر اس کی آواز دوسری جانب سنائی بھی نہیں دی تھی۔۔۔

اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ برزہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

اسے اپنی پسلیوں میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔وہ شخص جنونی ہو چکا تھا۔۔۔برزہ کو آزاد کرنے کے بجائے وہ کروٹ بدلتا اس کے نازک وجود کو بیڈ پر لیٹاتا اس کی اوپر پوری طرح سے حاوی ہوا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے دیوانہ وار چومتا وہ برزہ کی سانسیں بکھیر گیا تھا۔۔۔

Forwa Khalid Novels

اس کا پورا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔ پورے وجود پر کپکپی سی طاری ہو چکی تھی۔۔۔ دامل نے اس کی دونوں کلائیوں کو اپنے گرفت میں جکڑ کر تکیے سے لگا رکھا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی گرفت میں بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔ اس کا چہرا بے پناہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا وہ اب اس کی دودھیا گردن پر جا بجا اپنے اعنابی لبوں کا دہکتا لمس چھوڑتا اس کو بے حال کر گیا تھا۔۔۔ اس کے انداز میں محسوس کی جانے والی تڑپ، بے قراری

Farwa Khalid Novels

اور جنون تھا۔۔وہ اسے ایسے چھو رہا تھا۔۔۔جیسے یہ لڑکی اس کے لیے آب حیات ہو۔۔۔

جسے اگر اپنی سانسوں میں نہ اتارا تو وہ مزید جی نہیں پائے گا۔۔۔

"پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔آئی ہیٹ یو داامل شیخانی۔۔۔۔نفرت کرتی۔۔۔۔"

برزہ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔مگر اس کی ابھی بات بھی مکمل نہیں ہو پائی تھی جب اس کے گلابی لبوں کو وہ اپنے قبضے میں لیتا اس کی سانسوں میں اپنی بے قراری اور دیوانگی کا احساس اتارتا چلا گیا تھا۔۔۔اس کی تشنگی جیسے کم ہونے کا نام

Farwa Khalid Novels

نہیں لے رہی تھی۔۔ وہ اسے سانسوں کے راستے اپنے اندر اتار لینا چاہتا تھا۔۔۔

برزہ سر سے پیر تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔ اس کی سانسوں کی روانی وہ روک چکا تھا۔۔۔ اپنے ہونٹوں پر اس کا جلتا ہوا لمس برداشت کرتی وہ نازک جان اب نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔ اسے لگا تھا اب اس کی سانسیں تھم جائیں گی۔۔۔

شاید اس کے کپکپاتے نازک وجود کی غیر ہوتی حالت کا اندازہ دوسری جانب بھی بہت اچھے سے ہو چکا تھا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ ان گداز لبوں کو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔جواب بہت زیادہ لال ہو چکے تھے۔۔۔وہ آنکھیں موندے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔اس میں کچھ بھی بولنے کی سکت نہیں تھی۔۔۔

اس کا نازک وجود دامل کے بھاری کسرتی وجود کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔۔جس کی نرماہٹیں محسوس کر تا وہ پھر سے مدہوش ہونے لگا تھا۔۔

"تم ہر لمحہ ہر پل میرے ساتھ رہتی ہو۔۔۔تمہارا احساس اس دل سے کبھی نکلتا ہی نہیں ہے۔۔۔اب بہت مشکل ہو گیا ہے تمہارے

Farwa Khalid Novels

بغیر رہ پانا۔۔۔ پلیز صبا لوٹ آؤ میرے پاس۔۔۔ ہمارا بیٹا بھی تمہارے بغیر جانے سے بہت اداس ہے۔۔۔ ہم دونوں کی مسکراہٹ چھن گئی ہے۔۔۔۔ لوٹ آؤ ہمارے پاس۔۔۔"

وہ مدہوشی کے عالم میں بولتا اس کی کان کی لوح کو لبوں سے چھوتا اس کو دہکا گیا تھا۔۔۔ اس کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔۔۔

جبکہ برزہ تو اس کے لبوں سے کسی اور لڑکی کا نام سن کر پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے ڈبڈبائی نگاہوں سے دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اتنی دیر سے غنودگی کے زیر اثر اپنے کسی خواب میں اپنی بیوی کے تصور میں تھا۔۔۔ تو کیا صبا نامی واقعی اس کی کوئی اور بیوی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ جو ابھی تک اس کی شدتوں اور جنونیت سے بھی نہیں سنبھل پائی تھی۔۔۔اس کے لبوں سے کسی اور لڑکی کا نام اس طرح اپنے لیے سن کا اس کا دل پھٹنے لگا تھا۔۔۔

دامل اسے اپنی گرفت سے آزاد کر چکا تھا۔۔۔وہ شاید دوبارہ سے نیند کے زیر اثر تھا۔۔۔

برزہ کی آنکھوں سے کئی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنوں کی رفتار نارمل نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔پورا چہرا بے تحاشہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔نازک وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

گردن پر اس کے لمس کی جلن ابھی بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

پر دل اس بات پر یقین کرنے کو ابھی بھی تیار نہیں تھا کہ یہ سب کسی اور کے لیے تھا۔۔۔ اسے وہ رات آج بھی یاد تھی۔۔۔

وہ جنونیت اتنا سب ہونے کے باوجود اسے آج بھی دھوکا نہیں لگتی تھی۔۔۔ اس شخص نے جس محبت اور والہانہ پن سے اسے اپنے اندر سمیٹا تھا۔۔۔ وہ سب وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

مگر اس وقت بے خوابی کے عالم میں وہ اسے کسی اور لڑکی کے نام سے پکارتا اس کی بے چینی میں اضافہ کر گیا تھا۔۔۔۔ اس کا دل اب بھی ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ نائل اس کا بیٹا نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نائل صرف میرا بیٹا ہے۔۔۔کوئی ماں اپنے بچے کو پہنچاننے میں غلطی نہیں کر سکتی۔۔۔تم اب مزید اسے مجھ سے دور نہیں رکھ پاؤ گے۔۔۔میں بہت جلد اسے یہاں سے لے کر چلی جاؤں گی۔۔۔پھر تم بھی پوری زندگی ایسے ہی تڑپو گے جیسے میں تڑپی ہوں۔۔۔"

اسے پھر سے گہری نیند پر سکون ہو کر سوتے دیکھ وہ زیر لب بڑبڑاتی اپنے آنسو صاف کرتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔نائل کمرے میں کہیں نہیں تھا۔۔۔اسے چھونے اور اپنی گود میں لینے کی کسک مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ ابھی دوسرے پورشن کی جانب بڑھ ہی رہی تھی۔۔۔۔جب اس کے کانوں میں بچے کے رونے کی آواز پڑی تھی۔۔۔یہ آواز لاؤنج سے آ رہی تھی۔۔۔اس کا دل بے اختیار تڑپ اٹھا تھا۔۔۔یقیناً یہ نائل کی آواز تھی۔۔۔۔اس گھر میں اس نے اور کوئی بچہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"بہو بچے کو بھوک لگی ہو گی فیڈر منہ سے لگاؤ کیا پتا چپ کر جائے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

فردوس بیگم کی آواز پر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔روبینہ بیگم نائل کو اٹھائے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔جو مسلسل روئے جارہا تھا۔۔۔

"اماں دودھ بھی نہیں پی رہا۔۔۔پتا نہیں کیا ہو گیا ہے نائل کو۔۔۔"

روبینہ بیگم پریشانی کے عالم میں بول رہی تھیں۔۔۔جب ان کی نظر اندر داخل ہوتی برزہ پر پڑی تھی۔۔۔

"ارے بیٹا آپ اس وقت یہاں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

روبینہ بیگم نے اسے وہاں دیکھ حیرت بھرے انداز میں پوچھا تھا۔۔

جونائل کو اس طرح سامنے دیکھ اپنی آنکھوں کی نمی چھپانے کی کوشش کرتے آگے بڑھی تھی۔۔

"بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ تم اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو۔۔ کہیں بخار تو نہیں ہے تمہیں۔۔۔؟"

فردوس بیگم کی بات پر بر زہ جزبزسی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی نظر سامنے لگے مرر پر پڑی تھی تو مارے شرم کے سینے میں دھڑکنوں کا تلاطم آن ٹھہرا تھا۔۔ کیا بتاتی ان کو کہ یہ ساری آپ کے پوتے کی مہربانی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جو اپنی نجانے کونسی بیوی کے فراق میں گم ہو کر اس پر اپنے التفات اور جنونیت نچھاور کرتا اس کی یہ حالت کر چکا تھا کہ اس کی سانسیں ابھی بھی نارمل نہیں ہو پائی تھیں۔۔۔

"جی طبیعت ٹھیک ہے۔۔ وہ میں نے بچے کی روتی ہوئی آواز سنی تو یہاں آگئی۔۔۔ یہ کیوں رو رہا ہے۔۔۔؟؟ کیا میں اس کو اپنے پاس لے سکتی ہوں۔۔"

روتے ہوئی نائل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔ اس شخص سے شدید نفرت محسوس ہوئی

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔جو خود تو مزے سے مدہوش پڑا خواب خرگوش کے مزے

لوٹ رہا تھا۔۔۔

اور یہاں اس کا بیٹا رو رو کر بے حال ہوا پڑا تھا۔۔۔۔اگر سنبھال

نہیں سکتا تھا تو اس سے اس طرح سے چھین کر کیوں لایا تھا۔۔۔

اسے نیہا اور بسمہ نے تو یہی بتایا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے معاملے میں

بہت پوزیسو تھا۔۔۔پر اسے اس وقت ایسا لگ نہیں رہا تھا۔۔۔

اس شخص کے گناہوں میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوئے جا

رہا تھا۔۔۔

"ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔۔؟ آپ کوشش کر لو۔۔۔؟"

Farwa Khalid Novels

روبینہ بیگم اس کے کہنے پر فورا آگے بڑھتی نائل کو اس کی پناہوں میں سونپ گئی تھیں۔۔۔جسے اپنے پاس لیتے برزہ کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔اس کو اپنے سینے سے مضبوطی سے بھینچتے اس کا لمس محسوس کرتے برزہ کے تڑپتے بے قرار دل میں سکون اترنے لگا تھا۔۔۔

نائل بھی اس کے پاس آتے ہی بالکل چپ کر گیا تھا۔۔اس کی گردن میں چہرا چھپاتا وہ اس کے بالوں کو اپنی ننھی مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔۔

Forwa Khalid Novels

یہ انداز بالکل باپ جیسا تھا۔۔۔برزہ کے لبوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی

دلفریب مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"ارے واہ۔۔۔نائل تو ایسے کسی کے پاس جاتا بھی نہیں ہے۔۔۔

جیسے چپ ہو گیا ہے آپ کے پاس جاتے ہی۔۔"

روبینہ بیگم حیرت کا اظہار کرتے بولی تھیں۔۔۔

"ہاں نا دیکھو کیسے سکون سے برزہ کے کندھے پر سر رکھے ہوئے

ہے۔۔۔جیسے بچہ اپنی سگی ماں کی آغوش میں جا کر سکون محسوس

کرتا ہے۔۔"

Farwa Khalid Novels

فردوس بیگم ان دونوں کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے بولی تھیں۔۔۔ان کی بات پر برزہ کی نگاہیں بے اختیار ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔برزہ کو وہ پہلے بھی بہت اچھی لگی تھیں۔۔۔۔

مگر اس وقت ان کے الفاظ اس کے دل میں اترے تھے۔۔۔۔

برزہ بار بار اس کا چہرا چوم رہی تھی۔۔۔جو ابھی بھی اس کے کندھے پر سر رکھے ہوئے تھا۔

"کیا میں اسے ابھی اپنے ساتھ روم میں لے جاؤں۔۔۔اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اپنے ہی بچے کو اپنے پاس رکھنے کے لیے اسے اجازت مانگ رہی تھی۔۔۔ یہ وہ مانچسٹر کی ایشا کہیں سے نہیں رہی تھی اب جو ڈنکے کی چوٹ پر بات کرتی اور لوگوں سے اپنی پسندیدہ شے چھیننے کا جذبہ کرتی تھی۔۔۔

جس نے کار ریسنگ کی جیت حاصل کرنے کے لیے نجانے کتنے لوگوں کو زخمی کیا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت وہاں کھڑی لڑکی برزہ جلال تھی۔۔۔ دامل مصطفیٰ کی محبت میں دھوکا کھائے ٹوٹی بکھری لڑکی۔۔۔ جو اپنے بچے کو زندہ دیکھ نئے سرے سے جی اٹھی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔۔اگر یہ آپ کے پاس اتنے آرام سے رہے تو لے جاؤ آپ۔۔۔'

روبینہ بیگم کی جانب سے اجازت ملتے ہی وہ کھل اٹھی تھی۔۔۔اس کا فیڈر اور باقی سامان اٹھائے وہ دوسرے پورشن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اپنے کمرے میں آتے اس نے دروازہ اندر سے لاک کیا تھا۔۔اور اب نائل کو اپنی دونوں بانہوں میں اٹھائے وہ کبھی اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومتی تھی تو کبھی اس کے ہاتھوں پیروں کو۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ وہ ایک سال کا معصوم بچہ یک ٹک اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔

جیسے اس نئے چہرے کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔۔ جو اس سے

بہت مشابہت رکھتا تھا۔۔۔

"میں آپ کی ماما ہوں میری جان۔۔۔"

یہ بات کہتے وہ رو دی تھی۔۔۔ اس کی آنکھ سے گرا آنسو نائل کے

گال پر جا گرا تھا۔۔۔ اس لمحے وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"باب۔۔۔۔"

وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے گال کو چھوتا اپنی ہکلاتی زبان سے جو نام پکار

گیا تھا۔۔۔ برزہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اپنے باپ کو پکارنا بھی شروع ہو چکا تھا۔۔۔ پر اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔۔۔

اس کے سنہری بال، گہرے بڑی بڑی آنکھیں اور بے پناہ دودھیا رنگت بالکل برزہ جیسی تھی۔۔۔ مگر اس کے باقی تمام نقوش کی بناوٹ اسے فیس کٹ بالکل دامل جیسا تھا۔۔۔

برزہ اسے کتنے ہی لمحے تکے گئی تھی۔۔۔ کبھی اسے چومنے لگتی تھی۔۔۔۔

اس کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا۔۔۔ ممتا کی پیاس کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"اپنے بابا کو بتانا ہے آپ نے۔۔۔ آپ میرے بیٹے کو صرف۔۔۔ میں آپ کی ماما ہوں۔۔ اور کوئی نہیں۔۔۔ آپ صرف میرے ہو۔۔۔"

اس کے روئی جیسے گالوں کو چومتی وہ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی تھی۔۔۔

اس کی ٹھوڑی کو اپنی گداز انگلیوں سے چھوتے وہ اس سے ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ اس کی ساری باتیں سن بھی رہا ہو۔۔۔ اور اس پر عمل کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو۔۔۔

اس کے پاس آکر وہ ایک بار بھی نہیں رویا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے بالوں سے کھیلتا وہ انہیں اپنی مٹھی میں جکڑے مسکراتے مسکراتے نیند کی آغوش میں جا چکا تھا۔۔

وہ بچہ بھی اپنی ماں کی طرح بہت موڈی تھا۔۔۔گھر میں بہت کم لوگوں کے پاس جاتا تھا۔۔مگر کبھی بھی ایسی مسکراہٹ اس کے چہرے پر نہیں آئی تھی کسی اور کے پاس جاتے جیسی اس وقت اپنی ماں کی پناہوں میں قید سوئے اس کے لبوں پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔

برزہ اسے اپنی بانہوں میں لیے تکیے پر سر رکھے اسے تکے گئی تھی۔۔۔سائیڈ پر رکھا اپنا موبائل اٹھاتے اس نے نائل کے ساتھ اپنی سیلفی لیتے عروہ کو سینڈ کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تم اب بھی کہو گی یہ میرا بیٹا نہیں ہے۔۔؟؟"

اس کو ٹیکسٹ سینڈ کرتے وہ موبائل سائیڈ پر رکھ گئی تھی۔۔۔

نائل کے نرم وملائم وجود کو بہت احتیاط کے ساتھ اپنی بانہوں میں سمیٹے اسے دیوانہ وار نگاہوں سے تکتے کب اس کی آنکھ لگی تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا بات ہے کہ نائل بھی کتنا حسن پرست نکلا نا۔۔ ہمارے لاکھ منتیں کرنے کے باوجود یہ ہمارے پاس نہیں آتا۔۔ اور دیکھیں کیسے آپ کی گود سے نکلتا بھی نہیں ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نیہا نائل کو اس کی ساتھ چپکے دیکھ مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے بولی تھی۔۔۔ دامل ایک ہفتے کے لیے کہیں باہر گیا ہوا تھا۔۔۔ وہاں کام زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ نائل کو اس بار اپنے ساتھ لے کر نہیں گیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے نائل اب پوری طرح سے برزہ کے پاس ہی ہوتا تھا۔۔۔ وہ اس کے علاوہ کم ہی کسی کے پاس جاتا تھا۔۔۔ برزہ بھی ایک پل کے لیے اسے اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔ ان دونوں کا یہ پیار دیکھ کر گھر کے سبھی لوگ حیرت کا

Forwa Khalid Novels

اظہار کر رہے تھے۔۔۔نائل اتنی جلدی کسی سے اٹیچ نہیں ہوتا

تھا۔۔۔

مگر برزہ کی تو اسے ایسے عادت ہو چکی تھی کہ اسے اپنے پاس نہ دیکھ وہ

رونے لگ جاتا تھا۔۔

"یہ بات تو ٹھیک ہے۔۔۔ویسے نائل کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے یہ آپ کا

ہی بیٹا ہے۔۔۔اس کی آنکھیں اور بالوں کا رنگ۔۔۔سکن بھی اس

کی بالکل آپ جیسی ہے۔۔۔اس لیے شاید اپنے جیسا انسان دیکھ کر یہ

کچھ زیادہ ہی قریب ہو گیا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

بسمہ کی زبان پھر سے غلط راستے پر چل پڑی تھی۔۔۔اس کی بات پر نائل کے بالوں کو درست کرتی برزہ کا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔۔

چہرے پر سایہ سا لہرا گیا تھا۔۔

وہ سب اس وقت لاونج میں جمع تھے۔۔۔سب نے ہی برزہ کی یہ بدلتی رنگت دیکھی تھی۔۔۔

"یہ پاگل کچھ بھی الٹا سیدھا بولتی رہتی ہے۔"

وجیہہ نے بسمہ کو گھورتے کہا تھا۔۔جبکہ باقی سب خواتین خاموش رہی تھیں۔۔۔

"بہو مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی تم سے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

فردوس بیگم کی سنجیدگی بھرے انداز پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔برزہ اب بھی نائل کے ساتھ ہی مصروف رہی تھی۔۔۔اسے ایک ہفتہ ہو چکا تھا یہاں رہتے ہوئے۔۔۔

وہ ان لوگوں کے لیے مہمان ہی تھی۔۔۔یہ لوگ اتنے اچھے تھے کہ اسے کبھی بھی جانے کو نہ کہتے۔۔۔مگر اس کا زیادہ وقت یہاں رکنا اسے بھی مناسب نہیں لگ رہا تھا۔۔۔وہ جس مقصد کے لیے یہاں آئی تھی نائل میں مصروف ہو کر اس نے وہ تو فراموش ہی کر دیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر اب اسے اس بارے میں سوچنا تھا۔۔۔نائل کو چھوڑ کر تو وہ کسی

قیمت پر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔اسے اب کچھ بڑا سوچنا تھا۔۔۔

دامل مصطفیٰ ایک ہفتے سے گھر پر نہیں تھا۔۔۔

اس وجہ سے وہ اپنے پہلے پلان پر عمل درآمد ہی نہیں کر پائی تھی۔۔۔

پر اب اسے کچھ ایسا سوچنا تھا کہ نائل بھی اس کے ساتھ رہتا اور وہ

دامل کو اس کے تمام گناہوں کی سزا اتنی عبرت ناک دیتی کہ وہ

ساری زندگی تڑپتے ہوئے گزار دیتا۔۔۔

"آپ سب تو جانتے ہی ہو کہ مصطفیٰ نے دو ہفتوں تک اپنے کام کے

سلسلے میں سعودی عرب جانا ہے۔۔۔جہاں ایک سال کا وقت بھی

Farwa Khalid Novels

لگ سکتا ہے اور اس سے زیادہ کا بھی۔۔۔نائل کو وہ ہر حال میں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔۔۔ مگر وہاں نائل کا اپنے کام کے ساتھ ساتھ اکیلے خیال رکھ پانا اس کے لیے ممکن نہیں ہے۔۔کم وقت کی اور بات ہوتی ہے۔۔۔ایک سال کا دورانیہ بہت زیادہ ہے۔۔۔

پہلے تو مصطفیٰ دوسری شادی کا سنتے ہی انکار کر دیتا تھا۔۔۔پر کل رات فون پر بات ہوئی ہے میری اس سے۔۔۔۔وہ دوسری شادی کے لیے مان گیا ہے۔۔۔اس کا کہنا ہے لڑکی کوئی بھی اسے پرواہ نہیں ہے۔۔۔بس نائل کا خیال بہت اچھے سے رکھے۔۔۔اسے سنبھال لے۔۔۔لڑکی کوئی بھی ہو مصطفیٰ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

فردوس بیگم کی بات سب خاموشی سے سن رہے تھے۔۔ جبکہ برزہ جو اپنی گود میں کھیلتے نائل کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ یہ ساری بات سنتے اس کی مسکراہٹ پوری طرح سے سمٹ گئی تھی۔۔۔ اسے اپنی دھڑکنیں ساکت ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

آنکھوں میں پھر سے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ شخص بہت برا تھا۔۔۔ اس کی جگہ اتنی آسانی سے کسی اور کو دینے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔ کتنی لڑکیاں تھیں اس کی زندگی میں۔۔۔ کیا واقعی وہ اس کے لیے بالکل بے معنی تھی۔۔۔

کوئی وقعت نہیں رکھتی تھی اس کے لیے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کو اپنے دل میں خالی پن سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کے بیٹے کو پھر سے بہت دور لے جانا چاہتا تھا کسی اور عورت کے ہاتھ سونپ کر۔۔۔اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ چیخ چیخ کر اس وقت سب لوگوں کو ان کے دی گریٹ مصطفیٰ کی اصلیت بتا دے۔۔۔

پر وہ ابھی ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اس کا اپنا ہی نقصان تھا۔۔۔ان لوگوں کی ساری اچھائی ختم ہو جانی تھی۔۔۔

اس کے بیٹے کو اس سے چھین لیا جانا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

پر اگر وہ یہ شادی کر کے یہاں سے چلا جاتا تو اس کا یہاں تک آنا رائیگاں جانا تھا۔۔۔ اور سب سے بڑی بات اس کا بیٹا پھر سے اس سے دور چلا جانا تھا۔۔۔

اس کا دماغ تیزی سے کام کرنے لگا تھا۔۔۔

"آپ لوگوں کی بات بالکل ٹھیک ہے اماں مگر اتنی جلدی ہمیں ایسی اچھی لڑکی کہاں ملے گی۔۔۔ ہم نائل کے معاملے میں ایسے کسی پر اعتبار بھی تو نہیں کر سکتے نا۔۔۔ اور مصطفیٰ کو اگر دو ہفتوں بعد جانا ہے تو پیپرز تیار کروانے میں بھی اچھا خاصا ٹائم لگے گا۔۔۔ اس طرح تو

Farwa Khalid Novels

شادی آج کل میں ہو تب بھی کچھ ہو سکتا۔۔۔اس طرح سے وہ لڑکی

ہمارے سامنے نائل کو سنبھالنے کے قابل بھی ہو جائے گی۔۔۔

ہمارے مصطفیٰ کو لڑکیوں کی کمی نہیں ہے۔۔۔ایک بار نام کیا تو

لڑکیوں کی لائن لگ جاتی ہے۔۔۔پر یہ ایک سال کا نہیں پوری

زندگی کا معاملہ ہے۔۔۔لڑکی بھی تو کوئی ایسی یونی چاہیئے جو مصطفیٰ

کے جوڑ کی ہو۔۔اس کے ساتھ کھڑی سجے بھی اور نائل کا بھی اچھے

سے دھیان رکھے۔۔"

Farwa Khalid Novels

آمنہ بیگم نے سارے حقائق سامنے رکھے تھے۔۔۔ جس پر سب نے ہی اتفاق کیا تھا۔۔۔ جبکہ برزہ کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔ وہ مزید یہاں بیٹھ کر یہ سب نہیں سن سکتی تھی۔۔۔

"نائل کو نیند آرہی ہے میں اسے سلا دوں۔۔۔"

دھیرے سے کہتی وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔ اس کی دودھیا رنگت اس لمحے اتنی سرخ ہو چکی تھی جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا۔۔۔

سب نے خاموشی سے اسے باہر نکلتے دیکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کاش یہ پیاری لڑکی ہماری بھابھی بن جائیں۔۔۔کتنے اچھے سے نائل کو سنبھال لیا ہے۔۔۔اور بھائی کے ساتھ بھی کیا خوب جچیں گی۔۔۔"

وہ دروازے تک ہی پہنچی تھی جب اس کے کانوں میں بسمہ کی آواز گونجی تھی۔۔۔اس کے قدم ایک دم سے بھاری ہوئے تھے۔۔۔

دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"بسمہ کی بات تو میرے بھی دل کو لگی ہے بہو۔۔۔ایک بار بات کر کے دیکھو عاصمہ سے۔۔۔وہ برزہ بیٹی سے پوچھ لیں۔۔۔پوچھنے میں کیا حرج ہے۔۔۔ویسے بھی میرا مصطفیٰ لاکھوں میں ایک ہے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اور یہ بچی بھی چند دنوں میں ہی ہیرا ثابت ہوئی ہے۔۔۔ اگر یہ جوڑ بن جائے تو کیا ہی بات ہے۔۔۔"

فردوس بیگم کی بات دروازے کے باہر کھڑی برزہ کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ اسی خاموشی کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کے دل کی دھڑکنیں نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔ اس کے ساتھ کسی اور لڑکی کے تصور سے بھی برزہ کو اپنے پورے وجود میں زہر گھلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ نائل سوچکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اور وہ اب پورے کمرے میں چکر کاٹتی غصے اور بے چینی کے عالم میں لرز رہی تھی۔۔۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔ دل کی بے سکون بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

اس نے عروہ سے اس حوالے سے مشورہ کرنے کا سوچا تھا۔۔۔

"عروہ میرا دماغ ماؤف ہو رہا ہے۔۔۔مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔ میں نائل کو کسی اور کے پاس نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

برزہ کی آواز میں نمی کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نائل کو کسی اور کے پاس نہیں دیکھ سکتی یا دامل سر کو کسی اور کا ہوتے

برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

عروہ اسے چھیڑتے بولی تھی۔۔۔وہ اس کا دامل کے لیے پوزیسو

انداز دیکھ چکی تھی۔۔۔جسے روما کا دامل کی جانب دیکھنا بھی پسند نہیں

تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اپنے آپ کو سنبھالتے وہ اس کی بات کو

رد کرتے کھردرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہممم اگر ایسا بھی ہے تب بھی میرے خیال میں تمہارے پاس بہت اچھا موقع ہے اپنے مقصد کو پورا کرنے کا۔۔۔ تم یہ شادی کر کے کچھ بھی کر کے بس دامل سر اور نائل کے ساتھ سعودی عرب چلی جاؤ۔۔۔ وہاں سے اپنی مام کی مدد لے کر تم نائل کو اپنی قبضے میں کر سکتی ہو۔۔۔ اور دامل سر کو ان کے انجام تک پہنچا دینا۔۔۔ جیسا تم چاہتی ہو۔۔۔ کیونکہ پاکستان میں رہتے تم یہ سب نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ تمہاری مام نہ تمہاری مدد کرنے پاکستان آپائیں گی اور نہ ہی وہ یہاں دامل سر کی طاقت کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔۔۔"

عروہ نے اسے اپنے جانب سے پر خلوص مشورے سے نوازا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"جو انسان مجھے دھوکا دے کر یہاں بھاگ آیا، مجھ سے میرا بچہ چھین لیا۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے وہ مجھے یہاں اپنے گھر دیکھ کر مجھ سے شادی کے لیے مان جائے گا۔۔۔ اس نے ایک سیکنڈ نہیں لگانا مجھے اس گھر کے ساتھ ساتھ اس ملک سے نکالنے میں۔۔۔"

یہ بات کرتے برزہ اذیت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

"جب تک شادی نہیں کو جاتی تم سامنے مت آنا۔۔۔ تم کہہ تو رہی ہو کہ انہوں نے بولا ہے لڑکی کوئی بھی ہو ان کو پرواہ نہیں ہے۔۔۔ اور جب پورے خاندان کے سامنے شادی ہو کر تم ان کے پاس جاؤ گی تو وہ کچھ نہیں کر پائیں گے۔۔۔ ایک بار سب کے سامنے جب انہوں

Farwa Khalid Novels

نے اپنی ایک شادی کے ختم ہونے کا بتا رکھا ہے تو دوسری بار وہ اتنی آسانی سے یہ شادی ختم نہیں کریں گے۔۔۔ اپنے گھر والوں کے آگے مجبور ہو جائیں گے۔۔۔

اور پھر ان کے ساتھ سعودی عرب جا کر تم اپنا کام دکھا دینا۔۔۔"

عروہ جو مانچسٹر میں اس کی انگلی پکڑ کر چلتی تھی۔۔۔ وہ بہت ہی سمجھداری کے ساتھ برزہ کو سب سمجھا رہی تھی۔۔۔ جو سنتے برزہ کو بھی یہ پلان ٹھیک لگا تھا۔۔۔

عروہ نے اسے بتایا تھا کہ روبینہ بیگم نے عاصمہ بیگم کو اس حوالے سے کال کر بھی دی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جو سن کر برزہ کی سانسوں کا انداز بہت اختیار بدلہ تھا۔۔۔ کیونکہ

عاصمہ بیگم اب کال پر اس سے اس حوالے سے بات کر رہی

تھیں۔۔۔

ان کے بہت نرمی سے پوچھنے اور سمجھانے پر برزہ نے لرزتے دل

کے ساتھ رضامندی دے دی تھی۔۔۔ اس نے وہاں یہی بتا رکھا تھا

کہ اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس حوالے سے اسی سے بات ہو رہی تھی۔۔

کال بند کرتے وہ نائل کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ کے بابا بہت برے ہیں۔۔۔ انہوں نے آپ کی ماما کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔ میں نے دل سے سچی محبت کی تھی ان سے۔۔۔ انہوں نے میرا دل توڑا، مجھے اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا۔۔۔ اور آپ کو بھی مجھ سے چھین لیا۔۔۔ آپ کو محسوس کرنے کا موقع بھی نہیں دیا۔۔۔

اب ہم بھی انہیں چھوڑ کر بہت دور چلے جائیں گے۔۔ وہ بھی ایسے ہی روئیں گے آپ کے لیے جیسے انہوں نے مجھے رلایا۔۔"

سوئے ہوئے نائل سے اس کے باپ کی شکایتیں کرتے وہ رونے کے ساتھ ساتھ نائل کے ایک ایک نقش کو اپنی انگلیوں کی نرم پوروں

FarwaKhalid Novels

سے چھو رہی تھی۔۔۔ جس کے معصوم چہرے پر اس وقت سوتے ہوئے باپ کہ طرح مغروریت چھائی ہوئی تھی۔۔۔

برزہ اسے ایسے ہی پہروں بیٹھ کر تکتی رہتی تھی۔۔۔۔

آنکھوں کی پیاس ہی نہیں بجھتی تھی۔۔۔ شاید اسے اس ایک چہرے میں دو چہرے نظر آتے تھے۔۔۔۔

ایک اس ستمگر کا۔۔۔

جس نے اس سے اس کا ہر حق چھین رکھا تھا۔۔۔

وہ اکثر سوچتی تھی کہ آخر وہ صبالڑکی کون تھی۔۔۔ جسے اس دن مدہوشی میں پکارا تھا اس نے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دل میں شعلے سے بھڑکنے لگتے تھے۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پورے گھر میں اس وقت رونق کا سماں تھا۔۔۔برزہ نے اس رشتے کے لیے رضامندی دے دی تھی۔۔۔یہ بات سب لوگوں کے لیے بہت زیادہ حیرانگی اور خوشی کا باعث تھی۔۔۔سب نے ہی باری باری برزہ کو پیار کیا تھا۔۔۔سب جانتے تھے کہ اس نے یہ سب صرف نائل کے لیے ہی کیا تھا۔۔۔

دامل مصطفیٰ سے تو ابھی ایک بار بھی اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ کو جس طرح سے نائل پسند آیا ہے۔۔۔جب آپ مصطفیٰ بھائی سے ملیں گی تو ان کی شاندار شخصیت سے اس سے بھی زیادہ متاثر ہو جائیں گی۔۔۔ نجانے کتنی لڑکیاں ہے جو ان سے شادی کی خواہشمند ہیں۔۔۔ مگر انہیں کسی میں انٹرسٹ ہی نہیں ہے۔۔۔ اپنی پہلی بیوی کے عشق میں ہی ابھی تک ڈوبے ہوئے ہیں۔۔۔"

وجیہہ آنکھوں میں اپنے بھائی کے لیے محبت بھرے اسے بتا رہی تھی۔۔

جبکہ اس کی پہلی بیوی والی بات پر برزہ تھم سی گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وجیہہ اور وہ اس وقت لان میں موجود تھیں۔۔۔نائل ابھی بھی اس کی بانہوں میں تھا۔۔۔وہ اسے چھوڑ کر اب کسی کے پاس نہیں جاتا تھا۔۔سب لاکھ کوششیں کر چکے تھے۔۔۔۔

پر اسے صرف یہی گود چاہیے تھی۔۔۔۔

"ان کی پہلی بیوی کا کیا نام تھا۔۔۔؟؟"

برزہ کی بات کا جواب ابھی وہ دینے ہی والی تھی جب برزہ وجیہہ کی نظر داخلی دروازے سے اندر آتی مصطفیٰ کی گاڑی پر پڑی تھی۔۔۔

"مصطفیٰ بھائی آ گئے۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی چہک کر بولی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ برزہ کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ وجیہہ کا

انداز بتا رہا تھا کہ وہ اسی جانب آرہا تھا۔۔۔

نائل اس کی گود میں تھا۔۔۔یقیناً اسے آتے ساتھ ہی اپنے بیٹے سے

ملنا تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم"

اس کی آواز برزہ کو اپنے پشت پر کچھ فاصلے پر سنائی دی تھی۔۔۔

کلون کی دلفریب مہک اس کو اپنے حصار میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

برزہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

"وعلیکم السلام بھائی۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وجیہہ کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ ان دونوں کا تعارف کیسے کروائے۔۔۔برزہ نے نہ اس کی جانب دیکھا تھا اور نہ اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

سب سے بہت اچھے سے ملنے والی لڑکی یہاں ایسی بد اخلاقی کیوں دکھا گئی تھی اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

"وجیہہ نائل کو لے کر اندر آؤ۔۔۔"

وہ بنا رخ موڑے بیٹھی اس لڑکی کو مخاطب کیے اس کی پشت کو گھورتا وجیہہ کو حکم دیتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کی رنگت بے پناہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔وجیہہ کے ہاتھ بڑھانے پر اس نے نائل کو اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

وہ ابھی بھی وہیں بیٹھی تھی۔۔۔۔ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔۔

موسم ابر آلود تھا۔۔۔کچھ دیر بعد ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔پر اس کی وجود میں اب بھی کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی۔۔۔

سر جھکائے وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔دل بوجھل سا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

کس استحقاق کے ساتھ وہ نائل کو وہاں سے لے کر گیا تھا۔۔۔برزہ کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی۔۔۔

وہ مزید کتنی دیر ایسے ہی بارش میں بیٹھی رہتی جب اسے اپنے کندھے پر ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"ایسے اکیلے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔؟؟"

اس آواز پر برزہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

عروہ کو دیکھ وہ حیرت زدہ سی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"تم کب آئی۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

اسے سے گلے ملتے وہ اپنے آنسوؤں کو روانی سے بہنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"تمہاری شادی ہے کل۔۔۔۔ میں شرکت نہیں کروں گی تو اور کون کرے گا۔۔۔"

عروہ اسے اپنے ساتھ لگاتے محبت سے بولی تھی۔۔۔۔ برزہ کا آنسوؤں میں بھیگا چہرا اسے اذیت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"کل شادی۔۔۔؟؟"

برزہ جو اسے سامنے دیکھ خوش تھی۔۔۔اس کی بات سن کر حیرت بھری نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

FarwaKhalid Novels

"ہاں تم سے پوچھ کر ہی تو روبینہ آنٹی نے یہ ڈیٹ رکھی ہے۔۔ ویسے بھی یہ تو طے ہی تھا کہ شادی جلد ہی ہونی تھی۔۔"

عروہ کے بتانے پر اسے یاد آیا تھا کہ کل رات روبینہ بیگم اس کے کمرے میں آئی تھیں۔۔۔ مگر اس کی ساری توجہ چھوٹی چھوٹی شرارتیں کرتے نائل کی جانب رہی تھی۔۔۔ وہ ان کی بہت ساری باتیں سنے بغیر ہاں کر گئی تھی۔۔۔

اس وقت اس کے دل کی حالت پوری طرح سے غیر ہو چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

"جتنا پیار کرنا ہے ابھی کر لیں۔۔۔کیونکہ اس کے بعد آپ نائل کو نہیں اٹھا پائیں گی۔۔۔اور آج تو ویسے بھی نائل مصطفیٰ بھائی کے کمرے میں ان کے پاس سوئے گا۔۔۔"

برزہ اس وقت زرد رنگ کے لباس میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔بنا میک اپ اور جیولری کے بھی اس کے حسن کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔

سنہری بالوں کو چٹیا میں باندھ کر سینے پر ڈالا گیا تھا۔۔نیہا اور حمنہ ہاتھ میں مہندی لیے اس کے قریب آئی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مگر اس کی کیا ضرورت ہے۔۔۔میں نے کبھی مہندی نہیں لگائی۔۔۔"

برزہ پہلی بار کوئی پاکستانی شادی دیکھ رہی تھی۔۔پہلے یہ ڈریس پہنتے اسے بہر عجیب لگا تھا۔۔اور اب یہ مہندی۔۔۔

کل جو لباس اس نے پہننا تھا وہ دیکھ کر تو اسے اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اتنے بھاری لباس کون پہنتا تھا۔۔۔

"یہ تو بہت خاص رسم ہے۔۔۔دلہن کے ہاتھ سونے نہیں ہوتے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نیہا کی بات پر وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔نائل کو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے پاس آیا تھا۔۔جب سے وہ شخص واپس لوٹا تھا۔۔۔ہر وقت نائل اسی کے پاس ہی ہوتا تھا۔۔

ابھی پھر اس کا نائل کے لیے پیغام آگیا تھا۔۔۔برزہ جل بھن کر رہ گئی تھی۔۔۔

مگر نائل کو اسے دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔گزشتہ دو راتیں نائل کے بغیر بہت مشکل سے گزری تھیں اس کی۔۔

آج ایک رات کی دوری ہی تھی۔۔۔۔اس کے بعد تو وہ اس شخص کو نائل پر ایسا استحقاق نہیں جمانے دینے والی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ کے بات بہت پیارے ہیں۔۔۔ آپ نے ان پر اب تک مہندی نہ لگا کر بہت زیادتی کی ہے۔۔۔ دیکھیں کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔"

نیہا اس کے نازک سے ملائم ہاتھوں کو بہت احتیاط سے تھامے ان پر مہندی کے بہت خوبصورت نقش و نگار بنا رہی تھی۔۔۔

جو برزہ کو بھی اچھے لگے تھے۔۔۔ دونوں ہاتھوں پیروں پر مہندی لگواتے وہ اچھی خاصی تھک گئی تھی۔۔۔ صوفے کی پشت پر سر ٹکائے کب اس کی آں کھ لگ گئی تھی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ گہری نیند میں تھی جب اسے اپنے چہرے پر گرم سانسوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔اس کو دماغ ابھی بھی غنودگی میں تھا۔۔۔

"مجھ سے انتظار نہیں ہو پارہا۔۔۔کب یہ وقت کٹے گا اور تم میری پناہوں میں ہو گی۔۔۔"

اس کی بھاری بوجھل سرگوشی برزہ کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو چاروں جانب اندھیرے کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا وہ اس وقت کہاں ہے۔۔اسے اپنا دایاں پہلو سلگتا ہوا معلوم ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

چہرے سے ٹکراتی دلفریب سانسیں اور نازک بانہوں کو چھوتی

انگلیوں کا لمس وہ گھبرا کر اپنے اندر سمٹ گئی تھی۔۔۔یہ لمس اور

یہ لہجہ تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔

اس کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔دل کی حالت غیر ہوئی

تھی۔۔۔

"مجھے نفرت کے تمہارے تصور سے بھی۔۔۔"

وہ اپنی گرد سے اس کا حصار توڑتے بولی تھی۔۔۔اس نے صوفے

سے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جب اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اس کے خوشبوؤں

میں مہکتے وجود کو اپنے اوپر گرا گیا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے میں شور مچا۔۔۔"

اس کے سینے پر مکے برساتی وہ اونچی آواز میں کسی کو بلا کر اس جانب

متوجہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ان گداز لبوں کو مقابل نے اتنی مہلت

نہیں دی تھی۔۔۔

وہ ان کی نرماہٹوں کو اپنی سانسوں سے محسوس کرتا اسے جی جان سے

لرزا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے لمس میں اس کی بے قراری اور جنونیت واضح نظر آتی تھی۔۔

اس بار اس کا عمل پچھلی بار سے بھی زیادہ شدت بھرا تھا۔۔برزہ کے کپکپاتے وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹتے وہ اس کے ہوش پوری طرح سے اڑا گیا تھا۔۔۔

برزہ کی سانسیں رکنے لگی تھی۔۔۔جلن کے احساس سے آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔جب کچھ دیر بعد اسے اپنے لبوں کے ساتھ ساتھ وجود سے بھی اس کا لمس ہٹتا محسوس ہوا

Farwa Khalid Novels

تھا۔۔برزہ اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کرتے آنکھیں میچے ہوئے تھی۔۔۔

گھبراہٹ کے مارے اس کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں آن ٹھہری تھی۔۔اس کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کے باہر آجائے گا۔

یہ سب کیا ہوا تھا وہ ابھی تک اسی خوف و گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔ جب اسے کمرے میں روبینہ بیگم کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو پورا کمرہ روشن تھا۔۔۔وہ اسی طرح صوفے پر بیٹھی تھی۔۔اس کے آس پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

روبینہ بیگم اس کی گھبراہٹ دیکھ صوفے پر اس کے قریب آن بیٹھی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا آپ ٹھیک ہو؟"

ان کی بات پر برزہ نے غائب دماغی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہاں ابھی کوئی آیا تھا کیا۔۔؟؟"

اس نے ان کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں یہاں تو کوئی نہیں آیا۔۔۔ آپ کو ڈسٹرب نہ کرنے کے خیال سے میں نے کسی کو نہیں آنے دیا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کی جانب نرم نگاہوں سے دیکھتے بولی تھیں۔۔ جس پر برزہ نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔

شاید اس نے کوئی خواب دیکھا تھا۔۔۔ کیونکہ اگر اس شخص کو اس کی جہاں موجودگی کا پتا چل جاتا تو اب تک اتنی خاموشی نہ ہوتی۔۔۔

یقیناً یہ اس کا وہم تھا۔۔۔

مگر پھر ہونٹوں پر ابھی تک دہکتا لمس اسے عجیب سے احساسات سے دوچار کر رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

روبینہ بیگم اس کے پاس کافی دیر تک بیٹھی باتیں کرتی رہی تھیں مگر اس کا دماغ ابھی بھی الجھا رہا تھا۔۔۔

وہ جب سے یہاں آئی تھی اسکی سونل اگروال سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ آج پورا دن اس نے ان کو کال کرنے کی کوشش کی تھی گھر کے نمبر سے۔۔۔ مگر ان کا نمبر ہی نہیں مل رہا تھا۔۔

جس کی وجہ سے وہ مزید اداس تھی۔۔ ان سے کبھی ممتا کا مکمل احساس نہیں ملا تھا اسے۔۔۔ مگر تھیں تو اس کی سگی ماں۔۔۔ ایسے موقع پر ان کی یاد شدت سے آرہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

وہ لڑکی جو بنا کسی پار سنگھار کے اپنے آؤٹ پٹانگ فیشن سٹائل میں بھی نگاہوں کو اپنے ساتھ باندھ لیتی تھی۔۔۔وہ آج مکمل مشرقی دلہن بنی۔۔ عروسی لباس میں سر سے پیر تک سجی غضب ڈھا رہی تھی۔۔

سرخ رنگ کے لباس میں وہ اپنی ہوشربا رعنائیاں بکھیرتے وجود کے ساتھ سب کے دلوں پر قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

اس کی گھبراہٹ اور آنے والی لمحوں کا خوف اس کے حسن کو مزید دلکشی بخش رہا تھا۔۔۔اس کے دونوں بازوؤں اور پیروں پر مہندی کا

Farwa Khalid Novels

بہت خوبصورت رنگ آیا تھا۔۔۔ اتنے بھاری لہنگے اور زیورات میں

وہ بمشکل سانس لے پا رہی تھی۔۔۔

اس کے سنہری بالوں کی تو آج چھب ہی نرالی تھی۔۔ سرخ گلابوں

سے سجے وہ بہت سی نگاہوں کا مرکز تھے۔

اس حلیے میں بھی وہ نائل کو اپنی گود سے جدا نہیں کر رہی تھی۔۔۔

جو اس وقت اپنے باپ کی طرح سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس

بہت پیارا الگ رہا تھا۔۔۔

نکاح کے وقت بھی وہ اس کی گود میں رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس بار اس کا نکاح برزہ جلال نام کے ساتھ ہوا تھا دامل مصطفیٰ کے

ساتھ۔۔۔

نکاح پر سائن کرتے اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اور گھبراہٹ آج

بھی پچھلی بار کے جیسی ہی تھی۔۔۔

برزہ نے دامل کو ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔اس کو بہت زیادہ

گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

اس لیے دامل کے آنے سے پہلے ہی اسے اس کے کمرے میں پہنچا دیا

گیا تھا۔۔۔

"عروہ کیا ہو گا اب۔۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

عروہ اس کے پاس سے اٹھ کر جانے لگی تھی جب برزہ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکا تھا۔۔۔

"گھبرانے کی باری اب تمہاری نہیں دامل سر کی ہے۔۔۔ سوچو انہیں کتنا بڑا جھٹکا لگے گا جب وہ تمہیں اس طرح اپنی دلہن کے روپ میں اپنے بیڈروم میں دیکھیں گے۔۔"

عروہ اسے اچھی طرح سے سمجھاتے اسے حوصلہ دیتی نائل کو اپنے ساتھ لے کر وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔ جب برزہ نے روک دیا تھا۔۔۔

"روبینہ آنٹی نے کہا تھا نائل کو اپنے ساتھ لے آؤں۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ بھی نائل کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی۔۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔میرا بیٹا یہیں ہوگا میرے پاس۔۔۔"

اس نے نائل کو عروہ سے لے لیا تھا۔۔۔

"تم اب اس معصوم کو اپنی ڈھال بنانا چاہتی ہو۔۔۔"

وہ مسکرائی تھی۔۔۔کوئی ماں ہی نہیں سکتا تھا کہ یہ شرمائی گھبرائی لڑکی وہی مانچسٹر کی نڈر اور بے باک ایشا اگروال تھی۔۔۔جو زرا سی ناپسندیدہ بات پر لوگوں کا جینا حرام کر کے رکھ دیتی تھی۔۔۔

اس وقت اسے سانسیں بھی نہیں آرہی تھیں۔۔۔ایک شخص کی محبت نے اسے کس قدر بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ جو اپنے مذہب تک سے منکر ہو چکی تھی۔۔۔۔یہ حادثات نے اسے راہ راست پر لے آئے تھے۔۔۔۔

اکثر وہ سوچتی تھی کہ اس کے ساتھ یہ جو کچھ بھی ہوا تھا۔۔اسے اللہ سے شکوہ کرنے کے بجائے شکر ادا کرنا چاہیے تھا۔۔۔جس نے اسے گمراہی کی دنیا سے نکالا تھا۔۔

مگر دامل نے اس کے ساتھ جو کیا تھا وہ بہت کوشش کے بعد بھی اسے معاف نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ تکلیف اور اذیت کا شکار تھی۔۔۔جسے ختم کرنے کی خاطر ہی وہ یہاں تک آگئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

یہاں آتے اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ داملِ مصطفیٰ کی دلہن بن کر اس طرح سے اس کے بیڈ روم میں موجود ہو گی۔۔۔

ابھی تک کچھ بھی اس کے پلان کی مطابق نہیں ہوا تھا۔۔۔اب آگے نجانے مزید کیا ہونے والا تھا۔۔۔

نائل اس کی آغوش میں آکر سکون پاتے ہی اب گہری نیند سو چکا تھا۔۔۔

جو برزہ اس وقت تو بالکل بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی نائل جاگتا رہے۔۔

Farwa Khalid Novels

پر اس معصوم کو تو خبر نہیں تھی کہ اس کی ماں کو آج اس کی کتنی ضرورت تھی۔۔ برزہ نے جھک کر اس کا ماتھا چوما تھا۔۔

بہت احتیاط کے ساتھ اسے بیڈ کے بالکل وسط پر لیٹا دیا تھا۔۔ اپنی جانب سے پہلی حد بندی کی گئی تھی۔۔۔ اپنے اس ننھے فرشتے کو اپنی ڈھال بنا کر۔۔۔

وہ بہت احتیاط کے ساتھ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔ تاکہ نائل ڈسٹرب نہ ہو۔۔۔

اسے عادت نہیں تھی اس سب کی۔۔۔ اسے اپنی وزن سے زیادہ بھاری اس لباس میں اب اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔۔ اوپر سے دل کی

Farwa Khalid Novels

غیر ہوتی حرکتوں نے الگ نڈھال کر رکھا تھا۔۔۔بیڈ سے اٹھتے اس کی نظر سامنے لگے دیوار گیر مرر پر پڑی تھی۔۔

اپنے آپ کو دیکھ کر ہی وہ کتنے لمحے اپنی نظریں ہٹا نہیں پائی تھی۔۔ یہ خوبصورت اور پاکیزگی کی مورت وہ تھی اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ ابھی چند قدم آگے ہی بڑھی تھی جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کی سانسیں تھم چکی تھیں۔۔۔ دروازہ بند ہونے کے ساتھ

قدموں کی چاپ قریب آتی اور کچھ فاصلے پر رکتی سنائی دی

تھی۔۔۔

برزہ کی پشت تھی اس جانب۔۔۔

"السلام وعلیکم"

اس کی گھمبیر بھاری آواز برزہ کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ برزہ کو

اپنا وجود پتھر کا ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی

لڑیاں جاری ہوئی تھی۔۔۔ اس شخص کا ہر ظلم یاد آیا تھا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی کیفیت پر قابو نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ کے ہاں سلام کا جواب دینے کا رواج نہیں ہیں کیا۔۔۔"

دوسری جانب سے عام لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔ مگر برزہ کو یہ طنز ہی لگا تھا۔۔۔ جیسے آج تک یہ شخص اس پر کرتا آیا تھا۔۔۔

"میرا بیٹا سو گیا۔۔۔"

وہ اس کی جانب سے اب بھی کوئی جواب نہ پا کر نائل کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ برزہ مٹھیاں بھینچتے اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتی اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

اس کا میک اپ سے سجا چہرا اب آنسوؤں سے بھیگنے لگا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ میرا بیٹا ہے دامل شیخانی۔۔۔ تم جیسے دھوکے باز اور فریبی انسان

کا۔۔۔"

برزہ اسے نائل کے قریب ہوتے دیکھ دبی آواز میں چیخی تھی۔۔۔

اس کی بات پر دامل اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔۔

اس نے نائل کی جانب بڑھا ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا۔۔۔ اور رخ برزہ

کی جانب موڑا تھا۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

سرخ عروسی لہنگے میں اس کا نازک سراپا بہت زیادہ حسین لگ رہا

تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل نے اسے پہلے کہاں اس طرح سے دیکھا تھا۔۔۔

اس کا بلاؤز پوری طرح سے ایمبرائیڈری سے مزین فٹ ہونے کی وجہ سے اس کے نازک وجود کی رعنائیوں کو مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔

اس کا بھاری لہنگا زمین کو چھو رہا تھا۔۔۔

فل کامدار عروسی لباس کو اس کے سر اور ایک جانب کندھے پر سیٹ کر رکھا تھا۔۔۔

سنہری بال جوڑے میں مقید باریک عروسی دوپٹے سے جھانک رہے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جیولری اس کے تیکھے حسین نقوش کی خوبصورتی کو چار چاند لگا گئی

تھی۔۔۔ دامل کی نظریں تو اس کی بڑی سی نتھ سے الجھ کر رہ گئی

تھیں۔۔ مکمل مشرقی روپ میں سجی سنوری وہ اس کے دل کی دنیا

تہہ و بالا کر کے رکھ گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے حسین سراپے سے نگاہیں تک نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔ بے

خودی کے عالم میں اسے دیوانوں کی طرح تکے گیا تھا۔۔

وہ اتنی پیاری اور معصوم لگ رہی تھی کہ دامل کا دل چاہا تھا ابھی آگے

بڑھ کر اسے اپنی مضبوط پناہوں میں سمیٹ لے۔۔۔ مگر اس کی

نفرت میں ڈوبی آنکھیں اور حسین چہرے پر چھایا غصہ دیکھ وہ گہرا

Farwa Khalid Novels

سانس بھرتا وہ اس وقت اپنے دل کی اس خواہش کو دل میں ہی دبا گیا تھا۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔۔؟؟"

برزہ جسے لگا تھا کہ وہ شاک ہو گا۔۔۔اسے دیکھ کر نجانے کتنا شدید ری ایکشن دے گا۔۔۔اس کے لبوں پر چھائی نرم مسکراہٹ اور سرخی مائل آنکھوں میں دیوانگی بھرے تاثرات دیکھ وہ شاک میں گھر گئی تھی۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ اپنا کوٹ اتارتا وہیں سائیڈ پر رکھتا۔۔۔اس کی جانب بڑھتا اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے بہت خوشگوار انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ شاک تو دور کی بات اسے اپنے سامنے دیکھ زرا سا حیران بھی ہوا ہو۔۔

"ہمارے بیٹے سے ملی ہو۔۔۔ہم دونوں کے نقش چرائیں ہیں اس نے۔۔۔"

وہ بیڈ کے بالکل وسط پر سوئے نائل کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ برزہ کا دل چاہا تھا اس لمحے اس کی مسکراہٹ اپنے ناخنوں سے نوچ لے۔۔۔وہ یہ سب کیا بول رہا تھا۔۔۔

کیا وہ یہ سب جانتا تھا یا ابھی اسے اپنے سامنے دیکھ ایسا کہہ رہا تھا۔۔۔

لیکن اس کے چہرے پر تو ایک بار بھی حیرت نہیں آئی تھی۔۔۔

"پلیز بات کرو میں تمہاری آواز سننے کو ترپ رہا ہوں۔۔۔"

وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جبکہ برزہ اس کی باتیں سنتے اپنے اوپر ضبط نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

کیا یہ شخص پھر سے اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیل گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ چند قدموں کا فاصلہ طے کرتے آگے بڑھی تھی۔۔۔اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دامل کے چہرے پر پڑتا دامل اس کی ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب تر کرتا اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔۔۔

اس کے دونوں گالوں پر باری باری اپنے شدت بھرے لب رکھتے وہ اس کی نازک کمر کو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑ گیا تھا۔۔۔ اس کے حسین چہرے کو قریب سے دیکھتے اسے اپنا دل بے اختیار ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تمہارے دین میں شوہر کو مجازی خدا مانا جاتا ہے۔۔۔بہت بڑا مقام دیا گیا ہے۔۔۔شوہر پر ہاتھ اٹھا کر اتنا بڑا گناہ اپنے سر کیوں لینا چاہتی ہو برزہ جلال۔۔۔۔اور میں تو تمہارا استاد بھی رہ چکا ہوں۔۔۔۔میرا مقام تو تمہارے آگے کچھ زیادہ ہی اونچا ہونا چاہیے۔۔۔"

اس کے ماتھے سے لے کر ٹھوڑی تک اپنے شہادت کی انگلی پھیرتا وہ بہت نرمی اور محبت سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔جبکہ برزہ تو اس کی آنکھوں میں ناچتی خوشی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ یک ٹک اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔اس کا دماغ کی ساری سچویشن قبول ہی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔وہ تو کچھ اور ہی سوچتی بیٹھی تھی۔۔اس

Farwa Khalid Novels

کے حیرت سے واں آدھ کھلے سرخ لپسٹک سے سجے دلنشین ہونٹوں نے دامل کے جذبات کو بھڑکا کر رکھ دیے تھے۔۔۔

وہ انگوٹھے سے اس کے گالوں کی ملائمت محسوس کرتا اپنے اندر امڈتی جذبات کی سونامی کو نہیں روک پایا تھا۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ناک سے نتھ اتاری تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ برزہ کچھ سمجھ پاتی۔۔

وہ اس کے آدھ کھلے لبوں پر جھکتا اس کے سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارتا چلا گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ اس سے اس وقت ایسی حرکت کہ توقع بالکل بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس نے گھبرا کر دامل کے سینے سے شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑتے اسے دور دھکیلنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس کے مضبوط کسرتی وجود کے آگے برزہ کا دھان پان سا وجود طاقت نہیں رکھتا تھا۔۔

دامل کی آنکھیں بند تھیں وہ پوری شدت سے اس کا لمس اپنی سانسوں کے راستے دل میں اتارتا اس کی بے قراری میں کمی لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دوسال دور رہی تھی وہ اس سے۔۔۔ یہ دوسال کی جدائی اس نے کیسے برداشت کی تھی وہ جانتا تھا اور اس کا رب جانتا تھا۔۔۔ کب کب اور کیسے کیسے نہیں تڑپا تھا وہ اس لڑکی کو اپنے قریب کرنے اس کو محسوس کرنے اس سے بات کرنے، اس کی خفگی اور غصہ دیکھنے کو۔۔۔

وہ مدہوشی کے عالم میں نجانے کتنی ہی دیر اس کی سانسوں پر قابض رہتا جب برزہ کے وجود میں کپکپاہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اس سے سانس نہیں لی جارہی تھی۔۔۔ جو دیکھتے دامل نے اس کے لبوں پر رحم کھاتے انہیں آزادی بخش دی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کی سانسیں بہت مدھم چل رہی تھیں۔۔۔۔اس نے دامل کے سینے پر اپنا سر ٹکاتے اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔اس میں ابھی اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اسے خود سے دور دھکیل سکتی۔۔۔

پہلے ہی اس بھاری بھر کم لباس نے حالت خراب کر رکھی تھی۔۔باقی کی کسر دامل مصطفی نے پوری کر دی تھی۔۔۔

دامل نے اب کہ بار بنا کوئی حرکت کیے اسے بہت نرمی سے اپنے سینے میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔وہ پوری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بھاری دوپٹے کو اس کے وجود سے جدا کرتے اس کا کچھ حد تک وزن کم کیا تھا۔۔

نگاہیں اس کے سنہری بالوں کے جوڑے سے الجھی تھیں۔۔۔ جن میں گلاب کی پھول ڈال کر انہیں بہت ہی خوبصورتی سے جوڑے کی شکل دی گئی تھی۔۔

دامل نے ہاتھ بڑھا کر ان کھلتے گلابوں کے درمیان موجود ان ملائم بالوں کو چھوا تھا۔۔۔اس کے آنکھوں کی دلکشی بڑھ گئی تھی۔

جبکہ دوسری جانب برزہ اب کافی حد تک اپنی کیفیت پر قابو پا چکی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اپنی پوری قوت استعمال کرتے دامل کے سینے پر اپنی دونوں ہتھیلیاں جماتے اس کا حصار توڑتے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔اس کا دوپٹے کا پردہ اب اس کے وجود سے ہٹ چکا تھا۔۔۔

جس کے بعد اس کے حسین سراپے کی رعنائیاں مزید کھل کر دامل کے سامنے آچکی تھیں۔۔اسے لگ رہا تھا آج اس کے دل کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔

برزہ کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔اسے اپنے حلیے کی پرواہ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے اس شخص کے یہ بدلے تیور کوئی نیا کھیل لگا تھا۔۔۔اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ پھر سے کسی جال میں پھنس چکی تھی۔۔۔۔

"کیا کہہ کر پکاروں میں آپ کو مسٹر دامل شیخانی یا پھر دامل مصطفی۔۔۔یا اس کے علاوہ بھی کو سر نیم ہے آپ کا۔۔۔اگر کوئی دھوکا یا فریب باقی رہ گیا ہے تو وہ بھی کر لیں۔۔۔میں اس دنیا میں اسی لیے تو اتاری گئی ہوں کہ آپ مجھے اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے استعمال کر سکیں۔۔۔"

وہ اس سے فاصلہ برقرار رکھتے چیخی تھی۔۔

"وہیں رک جائیں میرے قریب مت آیئے گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ حلق کے بل چلائی تھی۔۔۔

"اوکے قریب نہیں آتا۔۔ مگر آہستہ بولو میرا بیٹا جاگ جائے گا۔۔۔اس کی نیند تمہاری نیند کے جیسی نہیں ہے۔۔"

نائل کو اس کی آواز پر کسمسایا تھا۔۔۔دامل کی قریب جا کر تھپکنے پر وہ پھر سے سو گیا تھا۔۔۔برزہ نے اپنی مٹھیاں میچ لی تھیں۔۔۔

کیسے یہ شخص اس کے بیٹے کو پھر سے ہتھیار بنا رہا تھا۔۔

"تم بہت غصے میں ہو۔۔اس لیے آؤ۔۔اِدھر سٹڈی روم میں جا کر بات کرتے ہیں۔۔"

دامل نے اسے کمرے سے ملحقہ سٹڈی میں آنے کو کہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

جس پر برزہ نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"کچھ نہیں کروں گا یار۔۔۔ویسے میرا بیٹا ابھی ایک سال کا ہے۔۔ جسے تم مجھ سے بچنے کے لیے اپنی ڈھال بنانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔"

دامل کی خوبرو مغرور چہرے پر بکھری مسکراہٹ اسے مزید وجیہہ اور پرکشش بنا گئی تھی۔۔۔

برزہ نے دل کہ غیر ہوتی حالت کے ساتھ نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل کی سٹڈی کی جانب بڑھنے پر وہ بھی اس کے پیچھے چل دی تھی۔۔۔نائل کی نیند وہ بھی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ابھی اس شخص سے اس کو بہت سارے سوالات کرنے تھے۔۔۔

جاتے جاتے وہ نیچے گرا اپنا دوپٹہ اٹھانا نہیں بھولی تھی۔۔۔

اس وزنی دوپٹے کو وہ سر پر تو نہیں لے پائی تھی مگر اس نے اپنے گرد اچھی طرح لپیٹ لیا تھا۔۔۔

دامل مصطفی اور دامل شیخانی کی نگاہوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ کے بھی اسے کی جانب دیکھتا تھا برزہ کو اپنے پورے وجود میں

کرنٹ دوڑتا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

اس لیے اس نے خود کو ڈھکنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔وہ اب پہننے

اوڑھنے اور خود کو ڈھکنے کا ڈھنگ سیکھ چکی تھی۔۔۔

دامل جو سٹڈی میں رکھے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔اسے دوپٹہ اوڑھتے

اندر داخل ہوتے دیکھ اس کے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے اپنی

مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔

اس کی یہ حیادار برزہ جلال اپنی ان اداؤں اسے اپنے دامل مصطفی کے

دل کو مزید دیوانہ کر رہی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

وہاں صرف ایک ہی گول شیپ کا صوفہ تھا۔۔۔جس کے ایک کونے پر دامل بیٹھا تھا۔۔اس کے اشارے پر برزہ اس صوفے کے دوسری کنارے پر اس کے مقابل آن بیٹھی تھی۔۔۔دونوں کے بیچ چھوٹا سا لکڑی کا ٹیبل رکھا تھا۔

"کیسی ہو۔۔؟؟"

ایک بار پھر سے دامل نے بہت نرمی سے اس سے پوچھا تھا۔۔۔جب کے جواب میں برزہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

"گزرے دو سالوں میں مجھے یاد کیا۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

اس کی آنکھوں میں جھانکتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔جہاں اس سوال پر اب نمی اتر آئی تھی۔۔

"میرے گزرے دو سالوں کے بارے میں جاننے کا آپ کوئی حق نہیں رکھتے۔۔۔مجھے بس ایک سوال کا جواب چاہیئے۔۔۔مجھے اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا اپنے قریب کیا۔۔۔خود سے محبت کر مجبور کیا، پھر میری محبت کا تماشا بھی دیکھا۔۔۔میں اس سب کو در گزر کر بھی دیتی۔۔۔پر مجھ سے میرے بچے کو چھینتے ہوئے ایک بار بھی آپ کا دل نہیں کانپا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کیا میں اس قدر نفرت کے قابل تھی آپ کے لیے کہ آپ نے

میرے سینے سے میرے دل کو جدا کر دیا۔۔۔

ڈاکٹرز کے بتانے میں کتنی اذیت اور تکلیف کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔ میں چاہتی بھی نہیں ہوں آپ کو

میرے درد کا اندازہ ہو۔۔۔ میں بس اتنا کہنا چاہتی ہوں۔۔ مجھے میرا

بیٹا واپس کر دیں۔۔ میں اسے لے کر واپس چلی جاؤں گی۔۔۔

پلیز۔۔۔ مجھ پر اتنا رحم کر لیں۔۔۔"

برزہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔ اس کے ہر ہر انداز سے

اس کی اذیت اور کرب چھلک رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل کا چہرا مارے ضبط کے سرخ ہوا تھا۔۔۔ وہ سرخی مائل جلتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی یہ تکلیف اور الفاظ اس کے دل کو کچل گئے تھے۔۔۔

"وہ ہم دونوں کا بیٹا ہے۔۔۔ ہم دونوں کے ساتھ رہے گا۔۔۔"

دامل نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے اسے یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔ مگر برزہ کو یہ یقین دہانی نہیں چاہیے تھی۔۔

"اگر میں یہاں نہ آتی تو مجھے کبھی پتا نہ چلتا کہ وہ زندہ ہے۔۔۔۔ آپ کو لگتا ہے میں آپ جیسے بے رحم انسان کے ساتھ رہنا چاہوں گی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

تاکہ آپ مجھے پھر سے اپنے کسی مقصد کے لیے استعمال کریں۔۔۔

میرے جذبات کا مذاق اڑائیں۔۔۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔

نائل میرا بیٹا ہے وی صرف میرے ساتھ رہے گا۔۔۔"

برزہ اس سے تحمل سے بات ہی اسی خاطر کر رہی تھی کہ وہ نائل اسے دے دے۔۔۔ ورنہ جتنا غصہ اور نفرت اس کے دل میں اس شخص کے لیے بھری ہوئی تھی وہ بیان سے باہر تھی۔۔

"کیسے نہ آتی تم یہاں۔۔۔ تمہارا یہی گھر ہے۔۔ تمہیں یہاں تو لوٹنا ہی تھا۔۔ اور نائل تمہارے اکیلے کا نہیں ہے۔۔۔ میرا بھی ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل اس کے پاس جانا چاہتا تھا۔ اس کے آنسو صاف کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ بہت مشکل سے اپنے اوپر ضبط کیے بیٹھا رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر برزہ اب کہ بار خاموش نہیں رہ پائی تھی۔۔۔

"آپ کو شرم آنی چاہیے یہ بات کہتے ہوئے۔۔۔ آپ جیسے دھوکے باز اور فریبی انسان کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔۔۔"

برزہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی چلائی تھی۔۔۔ دوپٹہ ہاتھوں سے پھسلتا نیچے جا گرا تھا۔۔۔ جسے اس نے سنبھالنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ ہیوی جیولری کہ وجہ سے اس کی گردن اور کانوں میں درد ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر وہ اتنے غصے میں تھی کہ اس کا دھیان اس تکلیف کی جانب نہیں

جا رہا تھا۔۔۔

مگر دامل کی نظریں اس کے وجود کے ہر حصے کا طواف کر رہی

تھیں۔۔۔

"ایک بار میری بات سن لو۔۔۔میں شروع سے لے کر آخر تک

سب بتاؤں گا۔۔۔ حقیقت اس کے برعکس ہے جو تمہیں آج تک

بتائی گئی ہے۔۔۔"

دامل بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی جھوٹ نہیں سننا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

برزہ اس پر اپنا غصہ نکالنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ آج اتنا ہی ریلیکس تھا۔۔۔ اس کی ہر بتا کا جواب بہت تحمل سے دے رہا تھا۔۔۔

"اوکے پھر چینج تو کر لو پلیز۔۔۔ تم ہرٹ ہو رہی ہو ان سب سے۔۔۔"

دامل نے اس کے بے حد لال ہوتے کان اور گردن کو تشویش بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ برزہ اس کی گہری نگاہوں پر مزید تپ اٹھی تھی۔۔۔

"خبردار مجھ پر یہ فکر اور حق جتانے کا جھوٹا ڈرامہ کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔۔۔ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کا یہ فکر مندانہ انداز برزہ کو ناٹک لگا تھا۔۔۔

"میں اچھے سے سمجھنے لگی ہوں آپ کے کھیل۔۔۔ آج شادی کے بعد ہی آپ کو یہ پتا چلا ہو گا نا کہ میں ہوں وہ لڑکی تو آپ اب مجبوری میں یہ اچھا بننے کا ناٹک کر رہے ہیں۔۔۔ جواب کامیاب نہیں ہو گا۔۔۔"

برزہ کو یہی لگا تھا کہ وہ مجبوراً اس کے ساتھ ایسے پیش آ رہا تھا۔۔۔ اسے عروہ نے ہی بتایا تھا کہ وہ شادی کے بعد اسے یہاں سے نہیں نکال پائے گا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تمہارے پاکستان آنے سے لے کر میرے بیڈ روم میں موجودگی تک۔۔۔ سب باتوں سے واقف تھا میں۔۔۔ تمہیں پاس لاتے ہوئے نہ میں مانچسٹر میں مجبور تھا اور نہ اس وقت اپنے بیڈ روم میں کھڑے ہو کر مجبور ہوں۔"

دامل کی بات پر برزہ نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ نے میرے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی دھوکا دیا ہے۔۔۔ آپ میری سوچ سے بھی زیادہ برے ہیں۔۔ میں ابھی جا کر انہیں ساری سچائی بتا دوں گی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

برزہ غصے سے بھڑک اٹھی تھی۔۔تو اس کا مطلب وہ جو اس کے

قریب آنے کو اپنا وہم سمجھ رہی تھی وہ سب بھی اس شخص نے جان

بوجھ کر کیا تھا۔۔۔

برزہ کو ایک بار پھر سے اس شخص کی ہاتھوں بے وقوف بننے پر جی بھر

کر تاؤ آیا تھا۔۔

"یہ سب گھر والے پہلے دن سے جانتے ہیں کہ تم میری زوجہ محترمہ

اور نائل کی سگی ماں ہو۔۔۔"

بہت سکون سے اس نے برزہ کے سر پر ایک اور بم پھوڑا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ اپنی جگہ سن ہو چکی تھی۔۔۔۔وہ اتنے وقت سے اس شخص اور اس کے گھر والوں کے ہاتھوں بے وقوف بن رہی تھی۔۔۔

اور وہ سمجھ رہی تھی وہ ان سب کو بے وقوف بنا رہی ہے۔۔۔۔وہ سب لوگ اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔۔۔

"ان میں سے کسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔انہوں نے جو بھی کیا میرے کہنے پر کیا۔۔۔وہ تم سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔۔۔"

دامل نے اپنے گھر والوں کو اس مقدمے سے باہر کرنا چاہا تھا۔۔۔مگر برزہ کا چہرا بتا رہا تھا کہ وہ ایسا بالکل بھی نہیں کرنے والی تھی۔۔۔

اسے اب ان سب لوگوں کا پیار بھی فریب لگ رہا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

جس پر دامل نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ گھر والے ویسے ہی اس لڑکی کی گرویدہ ہو چکے تھے۔۔۔ اسے گھر کے ہر فرد سے برزہ کی تعریف سننے کو ملی تھی۔۔۔ سب بڑے چھوٹے اس کے دیوانے ہو چکے تھے۔

برزہ کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ ان سب کے دلوں میں کس قدر گہرائی تک اتر چکی تھی۔۔۔ اور سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں کی ان کہی داستان بھی آج پوری طرح سے اس کے سامنے تھی۔۔۔ جسے اس وقت غصے میں ابلتے وہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تو مطلب مام بالکل ٹھیک کہتی تھیں۔۔۔ تم سب پاکستانیوں کے خون میں ہے دھوکا دینا۔۔۔ جیسے پہلے ان کے شوہر نے ان کے ساتھ کیا۔۔۔ آپ نے بھی بالکل وہی کیا مسٹر دامل مصطفیٰ۔۔۔ آپ سب ایک جیسے ہو۔۔۔ کاش میں مام کی بات سن لیتی اور کبھی آپ کے لیے اپنے دل میں نرم جذبات نہ آنے دیتی۔۔۔

تو آج اس قدر خسارے کا شکار نہ ہوتی۔۔۔ میری ہر بربادی کی وجہ میں خود ہی ہوں۔۔۔"

برزہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نہ ہی تمہارے بابا نے تمہاری مام کو دھوکا دیا ہے اور نہ ہی میں نے تمہیں۔۔۔"

دامل نے اب کی بار دوٹوک بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو مزید اس طرح سے اذیت کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"میرا باپ نہیں ہے وہ شخص۔۔۔ آپ کچھ نہیں جانتے اس بارے میں تو بات مت کریں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس انسان کو اپنا باپ کہے جانے پر وہ حلق کے بل چیخی تھی۔۔وہ اتنے زور زور سے چلا رہی تھی کہ اب اسے گلے میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔

"تمہارے بابا کا نام جلال اعظم ہے۔۔۔تم چھ سال کی تھی جب ان سے بچھڑی تھی۔۔۔سب جانتا ہوں میں۔۔۔۔"

دامل اس کی جانب بڑھتا اس پر ایک اور انکشاف کر گیا تھا۔۔۔جس پر برزہ اب کی بار واقعی سنبھل نہیں پائی تھی۔۔

وہ نڈھال ہوتے وجود کے ساتھ پیچھے گرنے جو تھی۔۔۔جب دامل اس کے قریب پہنچتا اسے اپنی باہوں میں بھر گیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"بس میری جان بہت تکلیفیں برداشت کر لیں اب مزید نہیں۔۔۔"

اسے اپنے بانہوں میں اٹھائے وہ کمرے میں آیا تھا۔۔۔ جہاں نائل اب بھی پرسکون نیند سو رہا تھا۔۔۔ دامل نے برزہ کو صوفے کے بیٹھاتے اس کی جیولری اتارنے چاہی تھی۔۔ مگر برزہ اس کے ہاتھ جھٹک گئی تھی۔۔۔

"اپنی ہمدردیاں اپنے تم رکھیں۔۔۔"

اس کا حصار توڑتی وہ ڈریسنگ ٹیبل کی جان بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ اس سب سے آزاد ہونا چاہتی تھی۔۔۔ اس کی سکت بھی اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مرر کے سامنے رکھے سٹول پر بیٹھتے اس نے اپنے کانوں سے بھاری جھمکے اتارنے چاہے تھے۔۔۔ مگر ان کی ہک نجانے کس طرح سے بند کی گئی تھی کہ برزہ کھول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔ اس نے ایسے زیورات پہلے کبھی نہیں پہنے تھے۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا انہیں کانوں سے کھینچ لیتی۔۔۔۔ کانوں سے ہاتھ ہٹاتے اس نے گردن سے اس جڑاوں ہار کو نکالنا چاہا تھا۔۔۔ مگر یہاں بھی وہ ناکام رہی تھی۔۔۔ اس کو سب رونا آنے لگا تھا۔۔۔

دامل جو خاموشی سے اس کی یہ کاروائیاں دیکھ رہا تھا اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے قریب آیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے پیچھے آکر کھڑے ہونے پر بھی برزہ نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

دامل اس کی جانب جھکتا بہت نرمی سے اس کے کانوں سے جھمکے اتارنے لگا تھا۔ برزہ نے اب کہ بار اسے نہیں روکا تھا۔۔۔

جھمکے اتارنے کے بعد اس نے بہت نرمی سے برزہ کے کانوں کو سہلایا تھا۔۔ جو بہت زیادہ سرخ ہو چکے تھے۔۔۔

دامل کے ہاتھ اب اس کی گردن پر گردش کرتے اس کے نیکلیس کی ڈوری کو کھول گئے تھے۔۔۔ اس کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتی وہ

Farwa Khalid Novels

سمٹ گئی تھی۔۔۔ مگر اس نے اپنے چہرے پر شرم کے آثار واضح نہیں ہونے دیئے تھے۔۔

بالوں سے پنز نکالتے ہی اس کے سنہری بالوں کی آبشار برزہ کی کمر پر بکھر گئی تھی۔۔۔

دامل نے اپنی سانسیں روک لی تھی۔۔۔ گستاخی کرنے کو دل چاہا تھا مگر وہ بہت مشکل سے اپنے دل پر پہرے بیٹھا گیا تھا۔۔

"تم جا کر چینج کر لو۔۔"

دامل نے واش روم کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔ جس پر وہ بنا اس کی جانب دیکھے اپنا لہنگا سنبھالتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل اس کی خفگی پر دھیرے سے مسکراتا نائل کی جانب آ گیا

تھا۔۔۔

اس کا بیٹا ماں باپ کی لڑائی سے بے خبر گہری نیند کے مزے میں

تھا۔۔۔ جب سے برزہ یہاں آئی تھی۔۔ اس کے بیٹے کے برتاؤ میں

واضح تبدیلی آئی تھی۔۔۔ ماں سے چرائی گرے اداس آنکھیں اب

مسکراتی نظر آتی تھیں۔۔۔ دنیا کے سب لوگوں کی محبت ملا کر بھی

ماں کی ممتا کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔

دامل اپنے بیٹے کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دینا چاہتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی

اس پیاری لڑکی کو مزید خود سے دور رکھنے کا حوصلہ تھا اس میں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آپ کی ماما بہت غصے میں ہیں یار۔۔۔ تھوڑی سی سفارش ہی کر دیتے۔۔۔ میری سن ہی نہیں رہیں۔۔۔"

اس کے برزہ جیسے پھولے گالوں کو چومتے وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ آج لبوں سے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ سکون ہی سکون تھا جو پورے وجود میں پھیلا ہوا تھا۔۔ وہ لڑکی اس کی دسترس میں تھی۔۔۔ جس وقت کا تصور اس نے گزرے دو سالوں میں ہر لمحے کیا تھا۔۔

وہ نائل کے ساتھ مصروف تھا جب برزہ واش روم سے باہر آئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے بال اس کی نازک کمر پر پوری طرح سے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ دامل کی آنکھیں خمار آلود ہوئی تھیں۔۔۔

نیوی بلو کلر کے ویلوٹ کے ڈریس میں اس کا نازک سراپا نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔ سوٹ کا ہم رنگ ریشمی دوپٹہ اس کے ایک جانب کندھے پر ڈال رکھا تھا۔۔۔ ہر طرح کے میک اپ اور جیولری سے پاک وہ اپنے دھیان میں باہر نکلی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ وہ ایک بچے کی ماں تھی۔۔۔ اس کے سراپے کی دلکشی اور نزاکت مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

"جلال اعظم کو کیسے جانتے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

برزہ کے لبوں سے آج بہت عرصے بعد یہ نام نکلا تھا۔۔۔ مگر اس کی آواز ہر احساس سے عاری تھی۔۔۔

نہ ہی اس انسان کے لیے محبت کا جذبہ تھا اور نہ ہی نفرت کا۔۔۔

"جلال اعظم میری سگے چچا ہیں۔۔۔ اور تم میری چچازاد۔۔۔۔"

برزہ پر ایک اور انکشاف ہوا تھا۔۔۔ وہ چہرا جھکائے آنکھوں کو سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔ تو یہ وجہ تھی دامل مصطفیٰ کے اس سے رشتہ بنانے کی۔۔۔ وہ اسی وجہ سے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

برزہ کا دل بھر آیا تھا۔۔۔ وہ کیسے اس شخص کے ہاتھوں کھلونا بنی تھی۔۔۔ صرف اس کے مقصد کی تکمیل کے لیے۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل نے اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ اس کی اندرونی کیفیت کا اندازہ لگایا تھا۔۔وہ جانتا تھا برزہ اس وقت کیا کیا سوچ سکتی تھی۔۔۔

وہ جن تلخ تجربات سے گزر چکی تھی۔۔۔اس کا ایسا سوچنا بنتا بھی تھا۔۔۔

مگر دامل اسے اب مزید اذیت کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"کیا ہم آرام سے بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔؟؟ایک بار میری پوری بات سن لو۔۔۔وعدہ کرتا ہوں اس کے بعد پوری زندگی تمہاری سنوں گا۔۔۔"

اس کے ہاتھ تھامتے دامل نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

Farwa Khalid Novels

برزہ نے اب کی بار کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی

دامل جلال اعظم کو کیسے جانتا تھا۔۔۔

اس نے دامل کی گرفت سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے تھے۔۔اور خاموشی

سے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

دامل کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ اسے سننے کو تیار ہو گئی تھی۔۔۔وہ

گہری سانس بھرتا صوفے پر اس کے برابر جا بیٹھا۔۔۔

نگاہیں اس پری پیکر سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔

اس کے قریب بیٹھنے پر برزہ ہولے سے دور کھسک گئی تھی۔۔۔

"اس رات مجھے چھوڑ کر کیوں چلے گئے تھے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کی آواز میں واضح درد محسوس کرتے اس کے دل کو کچھ ہوا

تھا۔۔۔

"اگر بات صرف میری ہوتی تو اپنا سر کٹوا دیتا مگر کبھی تمہیں وہاں

اکیلے چھوڑ کر نہ آتا۔۔۔"

دامل کی بات پر برزہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

دامل اس کا ملائم ہاتھ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتا سینے پر رکھتے بولنا

شروع ہوا تھا۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جلال اعظم پاکستان کی سب سے بڑی خفیہ ایجنسی کے بہت بہادر اور قابل کمانڈو تھے۔۔۔ان کو جب بھی کوئی مشن ملا تھا وہ اسے کامیابی کے ساتھ سر انجام دیتے آئے تھے۔۔۔وہ اپنے ملک کی سلامتی کے لیے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار رہتے تھے۔۔۔

اس دور میں پاکستان کی خفیہ ایجنسیز کو جس قدر بھی برا بھلا کہا جا رہا ہو۔۔۔مگر آئی ایس آئی کے مجاہدوں کی قربانیاں کبھی بھولی نہیں جا سکتیں۔۔۔جو اپنی پوری زندگیاں اپنے پیاروں سے ملے بغیر فٹ پاتھ پر فقیر کا روپ دھارے بیٹھے سرد گرم کی پرواہ کیے بغیر گزار دیتے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جلال اعظم بھی انہیں میں سے ایک تھے۔۔ وہ سچے دل اور پوری لگن سے کام کرتے تھے۔

چھبیس سال پہلے انہیں ایک بہت مشکل اور انتہائی اہم مشن سونپا گیا تھا۔۔۔ جسے انہیں ملک سے باہر جا کر سر انجام دینا تھا۔۔۔۔ وہ اپنے سبھی گھر والوں سے ملتے دیئے گئے حکم کے مطابق مانچسٹر کے لیے نکل آئے تھے۔۔۔۔

ایک نئی زندگی کی شروعات کے ساتھ۔۔۔۔ وہ وہاں ایک طالب علم بن کر آئے تھے۔۔۔ ان کا کام وہاں موجود انڈین خفیہ ایجنسی جو وہاں انتشار پھیلا کر اسے پاکستان کے نام لگا رہی تھی۔۔۔ تاکہ

Farwa Khalid Novels

پاکستانیوں کا دنیا میں نام اس قدر خراب کر دیا جائے کہ وہ پوری طرح سے دنیا سے کٹ جائیں۔۔۔

اور پھر انڈیا اپنا کام دکھا کر پاکستان کو بھی کشمیر کی طرح اپنے قبضے میں لے لے۔۔۔

ان کی یہ پلاننگ بہت بڑے پیمانے پر کی گئی تھی۔۔۔ بہت بڑے وژن کے ساتھ۔۔۔۔

مانچسٹر یونیورسٹی کے اندر حملے کروا کر اسے پاکستانی سٹوڈنٹس کے زمہ لگانے کی پلاننگ کی گئی تھی۔۔ وہاں بہت سارے انڈین خفیہ ایجنسی کے ایجنٹس موجود تھے۔

Farwa Khalid Novels

جن کی تلاش کرنا ناممکن ہی تھا۔ کیونکہ وہ سب وہاں بظاہر بہت ہی نارمل زندگی گزار رہے تھے۔۔۔

لیکن جلال اعظم بھی بہت ذہین انسان تھا۔۔۔ جس کے لیے لوگوں کے دماغوں میں اتر کر ان کے اندر سے سچ اگلوانا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

وہاں ان کی ملاقات سونل اگروال سے ہوئی تھی۔۔۔ جو ان کے جیسی ہی ایک سٹوڈنٹ تھی۔۔۔ تھوڑی شوخ و چنچل ہنس مکھ سی لڑکی۔۔۔ اس کا تعلق انڈیا سے تھا۔۔۔۔ جلال اعظم کا ٹاسک تھا جتنا ہوسکے اسے انڈین سٹوڈنٹس کے قریب رہنا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کب ان دونوں کے بیچ دوستی شروع ہوئی اور یہ دوستی محبت میں بدل گئی ان دونوں کو ہی خبر نہیں ہو سکی۔۔یہی وہ وقت تھا جب اپنے ملک پر جان وارنے والے اس بہادر مجاہد سے غلطی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ جو سونل کی معصومیت دیکھ اسے ایک عام لڑکی سمجھ رہا تھا۔۔۔وہ ان کی طرح انڈیا کی خفیہ ایجنٹ تھی۔۔۔

سونل جلال اعظم کی محبت میں مسلمان ہوئی تھی۔۔۔جس کے بعد ہی جلال اعظم نے ان سے نکاح کیا تھا۔۔۔اس بات کا حکم انہیں اوپر سے دیا گیا تھا۔۔۔جلال اعظم پیچھے ہٹنا چاہتے تھے سونل کی

Farwa Khalid Novels

اصلیت جان کر۔۔۔ مگر انہیں اوپر سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔۔۔۔

انہیں سونل کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزاری تھی اور آہستہ آہستہ اس کے بارے میں سب جاننا تھا۔۔۔ اں ہیں اور ان کی ٹیم کو بہت فائدہ بھی ہوا تھا۔۔۔ جب انہیں دنوں نہیں پتا چلا تھا کہ سونل ان کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔ جو خبر جلال اعظم کو عجیب سے احساسات سے دوچار کر گئی تھی۔۔

ان کے بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی جس کا نام انہوں نے برزہ جلال رکھا تھا۔۔۔ وہ اسے مکمل مسلمان لڑکی بنانا چاہتے تھے۔۔۔ سونل کو

Farwa Khalid Novels

جلال اعظم کی محبت پر پورا یقین آچکا تھا۔۔۔اسی خاطر انہوں نے جلال اعظم کو اپنی ساری سچائی بھی بتادی تھی۔۔۔

وہ جلال کو اپنے ساتھ ملا کر انہیں کے ملک کے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔۔یہ کرنے کا حکم انہیں ان کے سینیئر آفیسر رام سر نے دیا تھا۔۔جو فیملی فرینڈ بن کر بہت بار جلال سے مل چکے تھے۔۔۔یہ ساری سازشیں اندر ہی اندر ایسے ہی چل رہی تھیں۔۔۔

جلال صاحب پوری طرح سے ان کے ساتھ انوالو ہوتے اندر کے راز جان رہے تھے۔۔۔اور اپنی ٹیم تک پہنچارہے تھے۔برزہ کی

Farwa Khalid Novels

طبیعت ان دنوں بہت خراب رہنے لگی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے جلال اعظم کا فوکس کام سے ہٹ کر اپنی بیٹی کی جانب چلا گیا تھا۔۔۔

وہ برزہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔

وہ برزہ اور سونل کو اپنے ساتھ پاکستان لے کر جانا چاہتے تھے۔۔۔ وہ سونل کو اپنی حقیقت نہیں بتا سکتے تھے مگر یہ ضرور چاہتے تھے کہ سونل ان کے ساتھ چلے۔۔ یہی وہ مقام تھا جہاں اُنہوں نے غلطی کی تھی۔۔۔

انہیں پاکستان واپس آنے کا حکم ملا تھا۔۔۔ وہ سونل سے بہت سارے راز اور وہاں ہونے والے ان کے اگلے دس سال کے تمام

Farwa Khalid Novels

پلانز لے کر اپنے آدمیوں کے حوالے کر چکے تھے۔۔۔ جس کے بعد اپنی بیوی اور بیٹی کو چھوڑ کر اب انہیں ملک واپس لوٹنا تھا۔۔۔ جو وہ انہیں نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔۔۔

برزہ کی خراب طبیعت پر وہ سونل کے نہ ہونے پر اسے ہاسپٹل لے گئے تھے جب ان پر انکشاف ہوا تھا کہ ان کی بیٹی کو سلو پوائزنگ دی جارہی ہے۔۔ یہ کام کوئی اور نہیں کر رہا تھا سونل خود کر رہی تھیں۔۔۔ اس دن جلال اعظم کو پتا چلا تھا کہ سونل ان کے بارے میں سارا سچ جان چکی ہے۔۔۔ اس نے جلال اعظم کو اپنی ٹیم میں شامل کر کے جو غلطی کی تھی وہ اس کا ازالہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس نے برزہ کو مار کر جلال اعظم سے بدلہ لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ انہیں کمزور کر کے اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔۔اجلال اعظم کو سب کچھ چھوڑ کر واپس آنے کا حکم ملا تھا۔۔۔زندگی میں پہلی بار وہ اپنی بیٹی کی خاطر اس حکم کی عدولی کر گئے تھے۔۔۔

ان کی بیٹی آئی سی یو میں تھی۔۔۔وہ اسے نہ تو اپنے ساتھ لے کر آسکتے تھے اور نہ ہی اس کو ایسی عورت کی پاس چھوڑنا چاہتے تھے جو ان کی بیٹی کی دشمن بن چکی تھی۔۔۔ مگر انہیں وہاں مزید رکنے کی

Farwa Khalid Novels

مہلت نہیں دی گئی تھی اور زبردستی گرفتار کر کے واپس لے آئے تھے۔۔

اتنی محنت اور اتنی قربانیوں کے بعد بھی انہیں غدار قرار دے دیا گیا تھا۔۔۔ کیونکہ سونل اگروال نے بہت ہوشیاری کے ساتھ انہیں ان کی بیٹی میں مصروف کر کے۔۔۔ ان کی ٹیم کے کچھ لوگوں کا راز اپنے آدمیوں کے ساتھ مل کر پالیا تھا۔۔

جنہیں بعد میں مروا بھی دیا گیا تھا۔۔۔ اس سب کا الزام جلال اعظم کے اوپر لگا کر انہیں یہاں پر قید کر دیا گیا تھا۔۔۔ وہ جو اپنے

Farwa Khalid Novels

لوگوں کی خاطر بہت ساری قربانیاں دے چکے تھے۔۔۔انہیں غدار بنا دیا گیا تھا۔۔۔

اور وہ اپنی بے گناہی ثابت کرنے میں ناکام رہے تھے۔۔۔انہیں قید کر دیا گیا تھا۔۔۔وہ اس وقت اتنے ٹوٹ چکے تھے کہ دوبارہ ہمت نہیں جٹا پائے تھے۔۔۔

انہیں اپنے ادارے سے کوئی گلا نہیں تھا۔۔وہ جانتے تھے کہ ان کی قانون اتنے ہی سخت تھے۔۔۔ان کو زرا سی کوتاہی یا غلطی کی اجازت نہیں تھی۔۔۔وہ غلطی کر بیٹھے تھے۔۔۔اس عورت سے

Farwa Khalid Novels

اپنی بیٹی پیدا کرنے کی غلطی جوان کی دشمن تھی۔۔۔اور اس سے بھی بڑی غلطی اس بیٹی سے محبت کرنے کی تھی۔۔۔

اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھ نعمان صاحب نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں انصاف بھی دلوائیں گے اور ان کی بیٹی کو ان کے پاس واپس بھی لائیں گے۔۔یہی وجہ تھی کہ انہوں نے بہت کم عمری سے اپنے بیٹے دامل مصطفی کو اس مشن کے لیے ٹرینڈ کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

نعمان صاحب کا اپنا تعلق بھی ایجنسی سے ہی تھا۔۔۔مگر وہ دنیا والوں کے لیے ایک کامیاب بزنس مین تھے۔۔۔ دامل بہت عمری میں

Farwa Khalid Novels

ایجنسی کا حصہ بنا تھا۔۔اس پر اپنے پورے خاندان کی امیدیں تھیں۔

وہ پندرہ سال کا تھا جب اسے انڈیا بھیجا گیا تھا۔۔۔نعمان صاحب اور روبینہ بیگم کچھ عرصہ انگلینڈ رہے تھے۔۔۔دامل کی پیدائش وہیں کی تھی۔۔جس سے انہیں بہت فائدہ ہوا تھا۔۔۔وہ انڈیا میں رہ کر وہاں موجود آئی ایس آئی کے بندوں سے مل کر اس ملک کی نیشنیلٹی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

اور انڈین ایجنسی میں شمولیت حاصل کی تھی۔۔۔پاکستان میں اس کے پیاروں کو ہر پل اس کی زندگی کی فکر رہتی تھی۔۔۔دامل نے

Farwa Khalid Novels

دس سال تک اپنے گھر والوں سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ اپنی ذہانت اور قابلیت کے ساتھ انڈین ایجنسی کا حصہ بن کر ان کے لیے کچھ کامیاب مشن مکمل کر کے ان کا اعتبار جیتا تھا۔۔۔

پھر وہاں اپنے سینئر رام سر کی معیت میں وہ اس خاص مشن کے لیے چن لیا گیا تھا جس کی خاطر وہ اتنا رسک لیے ہوئے تھا۔۔۔ مانچسٹر آکر پروفیسر کے طور پر جوائن کرتے اس کی جب پہلی بار ایشا اگروال سے ملاقات ہوئی تھی تو اپنے خاندان کی عزت کو اس طرح سے دیکھ اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر اس نے خود پر بہت قابو رکھا تھا۔۔۔ سونل اگروال سے ملاقات

کے وقت وہ کیسے اپنے اندر کی غضبناکی پر قابو رکھ پایا تھا کہ بھی وہی

جانتا تھا۔۔۔ شنکر جو کہ سونل کی ٹیم کا ہی ممبر تھا۔۔۔ وہی تھا جو ایشا

کو مارنا چاہتا تھا۔۔۔

کیونکہ جلال اعظم کی وجہ سے ان کی ٹیم کے جو لوگ مرے تھے ان

میں شنکر کا بڑا بھائی بھی شامل تھا۔۔۔ شنکر سامنے آئے بغیر خفیہ

طریقے سے ایشا کو مروانا چاہتا تھا۔۔۔ ایشا پر چھریوں کے وار

کروانے والا بھی وہی تھا۔۔۔

Parwa Khalid Novels

مگر سونل اگروال جس کی سگی اولاد ہونے کے باوجود ایشا اس کے لیے صرف ایک مہرا ہی تھی۔۔۔ اس نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔ اسے اب بھی امید تھی کہ ایشا کو لینے اس کا باپ ضرور لوٹے گا۔۔۔

ایشا پر حملے کون کروا رہا تھا وہ آج تک نہیں جان پائی تھی۔۔۔ مگر اس نے ایشا کے دل و دماغ میں اس کے باپ کے لیے بے شمار نفرت بھر دی تھی۔۔۔۔ اسے یہی بتایا گیا تھا کہ اس کے باپ کے ساتھی ہی جلال اعظم کے حکم پر اسے مارنا چاہتے ہیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جلال اعظم نے اس عورت پر بھروسہ کر کے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔وہ اس کے اصل نام سے اچھی رہی واقف تھی۔۔۔

ایشا کے دماغ میں اس کے باپ کے ملک کے لیے بھی اتنی نفرت بھر دی تھی کہ اگر کبھی اس کی باپ کے خاندان سے ایشا تک کوئی آنا بھی چاہے تو ایشا اسے اپنے قریب بھی نہ بھٹکنے دے۔۔

یہی وجہ تھی کہ ایشا پاکستانیوں سے شدید نفرت کرتی تھی۔۔۔اس کی جیسی تربیت کی گئی تھی وہ ویسا ہی ری ایکٹ کرتی تھی۔۔دوسرے لوگوں کو اپنے سے نیچا سمجھنے والی بدتمیز لڑکی۔۔۔

Farwa khalid Novels

سونل کو خبر بھی نہیں تھی کہ وہ جس انسان کو ایشا کی حفاظت سونپ رہی ہے وہ اس کا سب سے بڑا دشمن تھا۔۔۔

دامل نے ہر جگہ اپنی جان کی پرواہ کیسے بغیر ایشا کی حفاظت کی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اپنے گھر والوں سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ جلال اعظم کی بیٹی کو بحفاظت واپس لے کر آئے گا۔۔۔

مگر یہاں جو اس لڑکی کی حرکتیں تھیں وہ دامل کو کی غیرت کو بالکل بھی گوارہ نہیں تھیں۔۔۔ اسی خاطر اسے عقل سیکھانے کے لیے وہ اسے ڈانٹتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس دن جب ایشا مارتھا کے ساتھ اپنی پلاننگ کرتی اس کے گھر آئی تھی تو اس نے جان بوجھ کر ایشا کو وہ سخت الفاظ کہے تھے۔۔۔وہ اس کا دماغ اپنی جانب ڈائیورٹ کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اس لڑکی کو کیا چیز سدھار سکتی ہے۔۔۔

جبکہ دوسرے جانب اس کے گھر والے ایشا کو ایک بار دیکھنے اس سے بات کرنے کے خواہشمند تھے۔۔۔خاص کر فردوس بیگم۔۔۔

وہ جان بوجھ کر لیپ ٹاپ کھلا چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔اسے اندازہ تھا اس کے حوالے سے جاننے کے لیے وہ متجسس لڑکی کال ضرور پک کرے گی۔۔۔وہی ہوا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

بہت کم وقت کے لیے ہی مگر اس نے اپنے گھر والوں کو ایشا سے بات کرنے کا موقع دے دیا تھا۔۔

جس کے اثرات ایشا کے چہرے پر بھی مختلف انداز میں نظر آنے لگے تھے۔۔ دامل اسے ڈسٹرب کرنے اور اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کرنے میں کامیاب رہا تھا۔۔۔

ایشا کے ساتھ وہ باقی سب سے ہٹ کر الگ رویہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ ایشا اپنے اصل اقدار پہچانے۔۔۔۔ وہ کھل کر اسے کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر اس نے آہستہ آہستہ ایشا کو اپنی جانب مائل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ جب دیکھتا تھا کہ روما سے بات کرنے پر ایشا جیلس ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی جانب زیادہ اٹریکٹ ہوتی ہے تو وہ جان بوجھ کر روما کے زیادہ قریب ہوتا تھا۔۔۔ اس پر زیادہ توجہ دیتا تھا۔۔۔

وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا تھا۔۔۔ ایشا اس کی جانب مائل ہونے لگی تھی۔۔۔ مگر اسے خود بھی خبر نہیں ہوئی تھی کب اس کا دل اس اداس آنکھوں والی پیاری سی لڑکی کی جانب مائل ہو گیا تھا۔۔۔ اس سے شادی کرنا دامل کے پلان کا حصہ نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر سونل اگروال کے خود آکر کہنے پر دامل نے نعمان صاحب اور باقی گھر والوں سے بات کی تھی۔۔۔ سب کے پر زور اصرار پر اس نے ایسا کر لیا تھا۔۔۔

وہ خفیہ طریقے سے سونل کی ٹیم میں رہ کر اس کے سارے راز اپنے لوگوں تک پہنچا رہا تھا۔۔۔ اس حوالے سے ٹیم کے لوگوں کو جب شک ہونے لگا تو اس نے سارے الزامات شنکر پر لگا کر اسے رام سر کے ہاتھوں ہی مروا دیا تھا۔۔

شنکر سے تو ویسے بھی اس کو نفرت تھی جو ایشا کو کئی بار تکلیف دے چکا تھا۔۔۔ شنکر کو اس نے ایشا پر اس دن کے ہوئے حملے کے بعد ہی

Farwa Khalid Novels

مروایا تھا۔۔۔ مگر شنکر کے مرنے کے بعد بھی جب ان لوگوں کی دشمنوں کے خلاف چلنے والی ہر چال ناکام ہونے لگی تو رام سر کو پھر سے دامل پر شک ہونے لگا تھا۔۔۔

جیسے ہی دامل کو اس بات کا اندازہ ہوا اس نے رام سر کا کام تمام کرنے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب وہ ایشا کے قریب ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ لڑکی اس کو اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔ وہ جس طرح اس کی خاطر خود کو بدل رہی تھی دامل اپنے دل کو اس کے لیے نرم ہونے سے نہیں روک پایا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر ابھی وہ ایشا پر اعتبار کر کے اسے سچائی نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔

دوسری جانب وہ دشمنوں کا کام تقریباً تمام کر چکا تھا۔۔۔۔

سونل اگروال اپنی ٹیم کے ساتھیوں کے بعد اپنے لیڈر کو بھی ختم ہوتے دیکھ تشویش کا شکار تھی۔۔۔وہ جس مشن پر اتنے سالوں سے انتھک محنت کر رہے تھے وہ ناکام ہو چکا تھا۔۔۔۔ان کے ملک کے اہم ترین راز دشمنوں کے پاس جا چکے تھے۔۔۔اسے واپس انڈیا بلا لیا گیا تھا۔۔۔جہاں جا کر وکاس سنگھ جو کہ مانچسٹر میں دامل شیخانی تھا اسے اس کی اصل حقیقت پتا چلی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ان کی ایجنسی والے اتنی بڑی غلطی پر اپنا سر پیٹ رہے تھے۔۔۔وہ اتنی بڑی سازش کا شکار ہو کر اپنے بہت سارے آدمیوں اور اہم معلومات دشمنوں کے ہاتھ سونپ کر اپنا بہت بھاری نقصان کروا چکے تھے۔۔

دامل کو اندازہ تھا کہ ایشا کے ساتھ اس کا وقت بہت کم دنوں کا رہ گیا ہے۔۔وہ اس لڑکی کی اپنے لیے محبت سے بھی واقف تھا۔۔اپنے اندر بنتے جذبات کو اس کے آگے آشکار کر کے وہ اسے کوئی امید نہیں دلانا چاہتا تھا۔۔کہ اس کے جانے کے بعد ایشا اذیت کا شکار ہو۔۔۔

Farwa Khalid Novels

مگر وہ اس لڑکی کو کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

ایشا کے سارے ڈاکومنٹس سونل اگروال کے پاس تھے۔۔۔جو وہ بہت کوششوں کے بعد بھی اس عورت کے قبضے سے نہیں نکال پایا تھا۔۔جن کے بغیر وہ ایشا کو اپنے ساتھ وہاں سے نہیں لے جا سکتا تھا۔۔

اسے لگا تھا اگر وہ ایشا کو اپنی محبت کا یقین دلا کر اسے سونل اگروال سے اپنے ڈاکومنٹس لینے کے لیے راضی کر لے تو وہ ایشا کو یہاں سے لے کر جا سکتا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے جلال اعظم کی رہائی کے لیے سونل اگروال کو اپنی ایجنسی کے حوالے کر کے اس سے سارے راز اگلوا کر اجلال اعظم کو رہائی دلوانی تھی۔۔۔ مگر یہ کام اتنی آسانی سے ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

جلال اعظم کو اپنی رہائی سے بھی زیادہ اپنی بیٹی کی حفاظت اور اسے اپنے خاندان والوں کے بیچ لانے کی خواہش تھی۔۔۔

جس کے لیے انہوں نے دامل پر بہت زور دیا تھا۔

مگر اسے اتنی مہلت ہی نہیں ملی تھی۔

Farwa Khalid Novels

دامل کو اسی وقت اس کے آفیسرز نے واپس جانے کا حکم دیا تھا۔۔۔

اس کی جان کو وہاں خطرہ تھا اور ان کے مشن کو بھی۔۔۔ دامل ایشا کو

اس طرح سے چھوڑ کر واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔

مگر نعمان صاحب نے اسے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ وہ جذباتی

ہو کر اپنی اتنے سالوں کی محنت خاک میں ملا دے گا اس طرح۔۔۔

نہ کبھی جلال اعظم جیل سے باہر آپائیں گے اور نہ ایشا ان تک پہنچ

پائے گی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ان سب باتوں سے مجبور ہو کر دامل کو اس رات ایشا کو تنہا چھوڑ کر آنا پڑا تھا۔۔ مگر وہاں اپنے بہت خاص لوگ چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔ جو ہر لمحہ ہر پل ایشا کی حفاظت کے لیے الرٹ تھے۔۔۔

سونل اگروال ایشا کو اپنے ہاتھ سے بالکل بھی نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔ اسی لیے اسے کال کر کے دامل کی اصلیت بتائی تھی۔۔۔

ایشا کے لیے یقین کرنا مشکل ہو گیا تھا کہ وہ انسان اس کے ساتھ ایسا کر سکتا تھا۔۔۔

ایشا کو یونی سے واپسی پر دامل کی ہینڈ رائٹنگ میں جو لیٹر ملا تھا وہ سونل اگروال نے ہی دیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

تاکہ وہ دامل سے پوری طرح سے بدظن ہو جائے۔۔۔ ایشا دامل
سے تو بدظن ہوئی ہی تھی۔۔۔ مگر وہ پہلے جیسی بھی نہیں رہی
تھی۔۔۔ اس کے کانوں میں گونجتیں دامل کی ذو معنی باتیں اور
آنکھوں کی ان کہی اسے اس کے اصل کی جانب لوٹنے پر مجبور کر گئی
تھی۔۔۔

جس سے وہ اتنے عرصے سے منہ موڑے ہوئے۔۔۔ اس کے رب
نے اسے ہدایت دے دی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

اس نے اپنے مسلم نام کا واپس سے اپنی پہچان بنالی تھی۔۔۔ ایشا اگروال اب خود کو برزہ جلال کہلوانا چاہتی تھی۔۔۔ باپ سے شدید نفرت کے باوجود وہ اس نام کو اپنے نام سے نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔

وہ دامل کے بچے کو سونل اگروال کی مخالفت کے باوجود وہ جنم دینا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس انسان کو معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی جس نے اسکا دل توڑا تھا۔۔۔

وہ ان دنوں بہت تکلیف میں تھی۔۔۔ جب اسے خبر ہوئی تھی کہ دامل مانچسٹر میں ہے۔۔ وہ بنا سوچے سمجھے گاڑی لے کر نکل گئی

Farwa Khalid Novels

تھی۔۔۔جب اس کا ایکسیڈنٹ کروا کر اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔۔۔

ان دونوں باتوں کے پیچھے سونل اگروال کا ہاتھ تھا۔۔۔دامل کبھی دوبارہ وہاں گیا ہی نہیں تھا۔۔۔وہ ہر پل ہر لمحے ایشا کے حوالے سے باخبر رہا تھا۔۔۔ایشا کے اپارٹمنٹ کے ہر حصے پر سی سی ٹی وی کیمرے لگے تھے۔۔۔جن سے ایشا اور سونل اگروال دونوں بے خبر تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ایشا کو اس طرح بھاگ کر جاتے دیکھ اس کے لوگ فوراً ایشا کے پیچھے گئے تھے مگر وہ جذباتی لڑکی اپنے ساتھ بہت غلط کروا گئی تھی۔۔۔

سونل اگروال ایشا اور اس کے بچے دونوں کو ختم کروانا چاہتی تھی۔۔۔وہ دامل شیخانی کو اتنا مجبور کر دینا چاہتی تھی کہ وہ خود یہاں آنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔اس کا اب ایک ہی مقصد تھا دامل کو اپنی قید میں لے کر اس سے ہر راز اگلوانا۔۔۔اسے کہیں نہ کہیں شک تھا کہ اس سب کے پیچھے جلال اعظم کا لنک تھا۔۔۔

جس کے بعد سے اس کی نفرت اور غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

Forwa Khalid Novels

دامل مسلسل ڈاکٹرز سے رابطے میں تھا۔۔۔اس ہاسپٹل کے اونر پاکستان سے تھے۔۔۔اسی خاطر برزہ کو وہیں لایا گیا تھا۔۔۔

برزہ کی حالت بہت سیریس تھی۔۔۔۔ڈاکٹرز کا کہنا تھا ایسے کیسز میں ماں اور بچے دونوں کا بچنا معجزے سے کم نہیں تھا۔۔سب گھر والوں کی دعاؤں سے ان کے ہاں بھی یہ معجزہ رونما ہوا تھا۔۔۔

ان کے بچے کو بچا لیا گیا تھا۔۔۔ مگر برزہ کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔جو بات گھر کے ہر فرد کو تڑپا گئی تھی۔۔۔سب سے زیادہ بری حالت دامل کی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل کو برزہ کے کوما میں جانے کا سن کر گہرا دھچکا لگا تھا۔۔۔اس کے بچوں کی جان کو خطرہ تھا وہاں۔۔۔

اس لیے اس نے جان بوجھ کر وہاں سب کے سامنے بے بی کی موت کی خبر اناؤنس کر دی تھی۔۔۔جو سن کر سونل اگروال کی خوشی بھی وہ بخوبی دیکھ پایا تھا۔۔

بچے کو وہاں لینے نعمان صاحب خود گئے تھے۔۔یہ سب کچھ بہت خفیہ طریقے سے کیا گیا تھا۔

برزہ سے ملنے کی اجازت اس نے کسی کو نہیں دی تھی۔۔۔نہ سونل اگروال مل سکتی تھیں نہ ہی اس کے کوئی دوست۔۔۔

Farwa Khalid Novels

سونل اگروال ضد کرے ایک دوبار ملنے گئی تھیں۔۔۔ مگر اس وقت وہاں ڈاکٹرز اور نرس ان کے ساتھ تھے۔۔۔ برزہ کے ہوش میں آنے کی پہلی خبر بھی عروہ کو دی گئی تھی۔۔۔

دامل چاہتا تھا کہ برزہ خود سے پاکستان آئے۔۔۔ جو عروہ کے زریعے اس کے لیے ممکن ہوا تھا۔۔

اس نے عروہ کے ذریعے برزہ کی ایسی برین واشنگ کروائی تھی کہ وہ بدلہ لینے کی خاطر پاکستان آنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔ سونل اگروال برزہ کی اتنی نفرت دیکھ مان گئی تھیں۔۔ اس کے علاوہ ان کے پاس

کوئی آپشن نہیں بچا تھا۔۔۔ وہ خود وہاں نہیں جا سکتی تھیں۔۔۔ وہ برزہ کے ذریعے اس انسان کی شناخت تو جان ہی سکتی تھیں۔۔

اس کے بعد اس پر ہاتھ ڈالنے کے لیے وہ قدم اٹھانا چاہتی تھیں۔۔۔

برزہ کے پاکستان آنے کا سن کر دامل مصطفیٰ کا پورا خاندان خوشی سے پاگل ہو گئے تھے۔۔۔

اس کے گھر آنے پر وہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر وہاں پہلے سے موجود تھے۔۔

مگر برزہ کے سامنے ان سب نے بہت مشکل سے اپنی ایکسائیٹمنٹ چھپائی تھی۔۔۔ فردوس بیگم اپنے آنسو نہیں روک پائی تھیں۔۔ اتنے

Farwa Khalid Novels

سالوں سے اپنے بیٹے کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔اس کی اولاد کے لیے وہ اتنے سال تڑپی تھی۔۔۔۔اس کا لمس محسوس کرتے وہ آبدیدہ ہونے سے نہیں روک پائی تھیں خود کو۔۔۔

ان کے آنسوؤں پر برزہ حیران بھی ہوئی تھی۔۔۔

برزہ کے سامنے وہ سب نارمل ری ایکٹ کر رہے تھے۔۔۔دامل خود بھی جان بوجھ کر اس کے سامنے نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ اس وقت برزہ کے مطابق ہی سب چلنے دینا چاہتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا نائل کو زندہ دیکھ کر وہ اس سے مزید بدگمان ہو چکی ہو گی۔۔۔وہ سب خاموشی سے ہوتے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دل چاہتا تھا اس کے پاس جانے کو۔۔۔ایک دو بار بے اختیار ہو کر اسے اپنے قریب بھی کر گیا تھا۔۔۔۔وہ جو پہلے یہی سمجھتا تھا کہ اسے محبت نہیں تھی اسی خاطر اس نے برزہ سے اپنی محبت کا اظہار بھی نہیں کیا تھا۔۔۔اس سے دور ہو کر اسے شدت سے اپنے اندرونی جذبات کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ اس سے بے پناہ محبت کرنے لگا تھا۔۔۔اس سے دور ہو کر رہنا کتنا مشکل ہو گیا تھا اس کے لیے یہ وہی جانتا تھا۔۔۔دو سال بہت مشکل سے کٹے تھے۔۔۔اور ابھی بھی دل میں یہ خوف تھا کہ نجانے وہ اسے قبول کرے گی معاف کرے گی بھی یا نہیں۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ یہ سب اس نے اسی کی خاطر ہی کیا تھا۔۔۔اسے اس کے چاہنے والے خونی رشتوں کے بیچ لانے کے لیے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

برزہ سن ہوتے اعصاب کے ساتھ ہی ساری حقیقت سننے بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔سونل اگروال نے اسے کبھی سگی ماؤں کی طرح ٹریٹ ہی نہیں کیا تھا۔۔۔مگر وہ اسے مارنے کی کوشش کریں گی برزہ یہ بات برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔

داہل نے اسے سونل اگروال کے بہت سارے آڈیو اور ویڈیو پروفس بھی دکھا دیئے تھے۔۔۔جس کے بعد شک کی کوئی گنجائش

Farwa Khalid Novels

ہی نہیں بچی تھی۔۔۔برزہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اب ختم

ہونے کو آچکے تھے۔۔۔

مگر اس کے دل کا درد بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔

دامل کی گرفت سے وہ اپنا ہاتھ کھینچ چکی تھی۔۔۔

"میری ماں مجھے اپنے مقصد کے لیے استعمال کر رہی تھی میں مان گئی

یہ بات۔۔۔مگر آپ نے بھی تو ایسا ہی کیا نا۔۔۔اپنے مقصد کی خاطر

مجھے استعمال کیا۔۔۔اپنے چچا کو آزاد کروانے کی خاطر مجھے مہرا

بنایا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

برزہ نے مڑ کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ چہرا جھکائے بس آنسو بہائے جا رہی تھی۔۔۔

"برزہ۔۔۔۔"

داامل نے دھیرے سے اسے پکارا تھا۔۔۔ جس پر برزہ نفی میں سر ہلاتے اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"میرے باپ کی خاطر مجھ پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مبارک ہو آپ اپنے مشن میں کامیاب رہے۔۔۔مجھے یہاں لانا چاہتے تھے لے آئے۔۔ آپ اور آپ کے گھر والے چاہتے ہیں میں اس گھر میں رہوں میں وہ بھی کروں گی۔۔ مگر مجھے آپ سے کوئی

Farwa Khalid Novels

تعلق نہیں رکھنا۔۔۔یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔یہ میرے پاس رہے گا۔۔۔"

برزہ اس وقت عجیب سے احساسات کا شکار تھی۔۔۔اسے یہی لگ رہا تھا کہ دامل اس کے سامنے اپنی جس محبت کا ذکر کر رہا تھا وہ بھی اس کے مشن کی طرح اس کی مجبوری تھی۔۔

"تم اس وقت کن احساسات کا شکار ہو میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔میں تمہیں سنبھلنے کا مکمل وقت دوں گا۔۔۔ تمہیں آہستہ آہستہ میری محبت کا احساس ہو جائے گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل اس بپھرنی شیرنی جو نرمی سے سمجھانے کی کوشش کرتے بولا

تھا۔۔۔

"نہیں چاہیے آپ کی محبت کا احساس۔۔۔"

برزہ اس پر سخت غصہ تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی جب وہ اس سے محبت

نہیں کرتا تو اس کے سامنے زبردستی جتانے کی کوشش کیوں کررہا

تھا۔۔اسے نہ مانچسٹر میں کبھی اس شخص کی محبت کا احساس ہوا تھا اور

اب بھی اسے یہ سب فریب لگ رہا تھا۔۔۔

ایک بار یہ شخص اسے بیچ راستے میں چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔وہ دوبارہ

ویسا دھوکا برداشت نہیں کرسکتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے اندر کا غصہ یہ سب سننے کے بعد کم ہونے کے بجائے دامل

مصطفیٰ کے لیے مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔ہاں مگر اپنے باپ کے لیے اس

کا دل نرم پڑ چکا تھا۔۔ وہ ان سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔

اس شخص کی وجہ سے اس نے بہت اذیت برداشت کی تھی وہ اس

کے دل سے اتر چکا تھا۔۔۔ جس جانب وہ دوبارہ مائل نہیں ہونا چاہتی

تھی۔۔۔وہ اسے ایک خوبصورت دھوکے سے زیادہ کچھ نہیں لگ رہا

تھا۔۔

"تمہیں تو محبت تھی مجھ سے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل جانتا تھا جس طرح سے اس کی امیج اس لڑکی کے سامنے بنی تھی۔۔۔وہ اسے معاف نہیں کرے گی۔۔

"اب نہیں رہی۔۔۔"

برزہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے یقین سے کہا تھا۔۔

"تم ہمارے بیچ کا یہ تعلق ختم کرنا چاہتی ہو رائٹ؟؟"

دامل نے اس کے حسین روپ کو آنکھوں میں بساتے بوجھل سانس خارج کرتے کہا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔"

اپنی مٹھیوں کو سختی سے میچتے اس نے اثبات میں جواب دیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"ہم الگ ہو جائیں گے ٹھیک ہے۔۔۔ مگر پھر اس کا کیا ہو گا۔۔۔؟ تم بھی ایک بروکن فیملی سے ہو۔۔ اپنے بیٹے کو بھی ویسی ہی زندگی دینا چاہتی ہو جیسی تم نے گزاری ہے۔۔۔"

دامل نے بیڈ پر سوئے اپنے بیٹے کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔۔ برزہ نے نگاہیں موڑ کر اس معصوم کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو ایک سال تک ماں کے بغیر رہا تھا۔۔۔ اس ایک سال کے بچے کی اداس آنکھوں سے اس کی محرومی چھلکتی تھی۔۔ وہ ساری زندگی کے لیے اسے اس کے باپ سے جدا کرنا چاہتی تھی۔۔۔

برزہ کا دل اس خیال سے کانپ اٹھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔ نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔۔ آپ جو بھی کہیں مجھے آپ کی کسی بھی بات پر بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔ آپ نے مجھے استعمال کیا ہے۔۔۔۔ وہاں اگر میں خوش نہیں تھی تو اتنی اذیت میں بھی نہیں تھی جس قدر اذیت میں آپ نے مجھے مبتلا کیا۔۔۔ آپ ایک بزدل اور کمزور انسان ہیں۔۔۔ آپ نے اپنی مقصد کی تکمیل کے لیے مجھے استعمال کیا ہے۔۔۔ آپ میرے بابا کے بارے میں مجھے پہلے بھی بتا سکتے تھے۔۔۔

آپ نے بہت غلطی طریقہ اپنایا۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے آپ کے گھر آپ کی بیوی بن کر آجاؤں گی تو آپ مجھے بے بس کر دیں گے۔۔

Farwa Khalid Novels

میں اگر اس وقت اس کمرے میں موجود ہوں تو صرف اپنے بیٹے کی وجہ سے۔۔۔ جسے مجھ سے چھین کر یہاں لائے ہیں آپ۔۔۔"

برزہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے رہ ایکٹ کرے۔۔۔ پچھلے پورے ایک سال اس شخص سے نفرت کرتے گزار دی تھی۔۔۔وہ اسے کیا سمجھ رہی تھی اور وہ کیا نکلا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس کو الزام دے۔۔۔

یہاں آنے سے پہلے جو ایک امید تھی کہ شاید دامل شیخانی بھی ایشا اگروال کی محبت میں مبتلا ہو کر اس رات اس کے قریب آیا ہو۔۔وہ اب بہت بری طرح سے ٹوٹ چکی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل مصطفیٰ اپنی جس محبت کا دعوا کر رہا تھا وہ اس بچے اور خاندان والوں کی خوشی کی خاطر مصلحتاً تھی۔۔

وہ شخص صرف اسے اپنا پابند بنا کر چھوڑ کر آنا چاہتا تھا۔۔ تا کہ وہ کسی اور طرف نہ جا پائے۔۔۔ جس میں وہ کامیاب رہا تھا۔۔۔ محبت صرف اسی نے کی تھی۔۔۔

جسے اس شخص نے کبھی سمجھنے یا اہمیت دینے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا یہ شخص اس کی محبت کی توہین کر گیا ہے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تمہاری محبت ان گزرے دو سالوں میں ختم ہو گئی ہو گی مگر میری محبت کی شدت اتنی ہی بڑھ چکی ہے۔۔۔ لیکن محبن۔زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔۔۔ میں وقت دینا چاہتا ہوں تمہیں۔۔۔ جتنا مرضی وقت لے لو۔۔۔ مجھ سے جتنی نفرت کرنی ہے کر لو۔۔۔

جیسے اس گھر میں اجنبیوں کی طرح رہنے کو تیار ہو تو اپنے بیٹے کی خاطر اس کمرے میں بھی میرے ساتھ اجنبی بن کر رہ لو۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔نہ ہی اس گھر کے کسی بھی فرد سے۔۔۔ تم جیسے رہنا چاہو رہ سکتی ہو۔۔۔ تمہیں یہاں رہنے کی ہر طرح کی آزادی ہو گی۔۔ کسی قسم کی روک ٹوک کا سامنا نہیں

Farwa Khalid Novels

کرنا پڑے گا۔۔۔ مجھ سے نفرت کرو یا محبت۔۔۔ تاعمر تمہیں میری بیوی بن کر ہی رہنا ہے۔۔۔ تمہیں پانے کے لیے بہت تکلیفیں اٹھائیں ہیں۔۔۔۔

اتنی آسانی سے اور تمہارے اس طرح مجھ تک چیخنے چلانے سے چھوڑ دوں گا تو بہت بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔

مجھے خود سے مزید دور رکھ کر سزا دینا چاہتی ہو تو یہ سزا منظور ہے مجھے۔۔۔ اب تک بہت مشکل زندگی گزارتا آیا ہوں۔۔۔ تھوڑی سی اور سہی۔۔"

Farwa Khalid Novels

داmل کی اس بات پر برزہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اس کا چہرا

بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔

اس کے مقابل آن کھڑے ہوتے اس نے جھک کر برزہ کے ماتھے پر

اپنے پر حدت لب رکھ دیئے تھے۔۔۔

"تمہارا اجی روپ دسنل مصطفیٰ کو پوری طرح سے گھائل کر چکا

ہے۔۔۔یہ سچ ہے پہلے پسند نہیں تھی تم مجھے۔۔۔مگر اب میری

محبت کی شدت تمہاری محبت سے ہزار گنا بڑھ چکی ہے۔۔۔جسے

آنے والے دنوں میں چاہ کر بھی جھٹلا نہیں پاؤ گی تم۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

برزہ نے اس کے لمس پر دور ہونا چاہا تھا۔۔۔جب وہ اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے سے قریب تر کرتا اس کے گال پر بھی اپنے لبوں کا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

"معاف کر دو یار۔۔موت پر اختیار نہیں ہے۔۔۔۔لیکن اس کے علاوہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔۔۔"

دامل نے اسے یقین دلایا تھا۔۔وہ اس لڑکی کو سنبھلنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔۔۔اس نے اب تک جس طرح کی زندگی گزاری تھی۔۔۔اور جو کچھ ان گزرے سالوں میں اسے فیس کرنا پڑا تھا۔۔۔اب کسی پر بھروسہ کر پانا اس کے لیے اتنا آسان نہیں رہا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"نہیں چاہیے آپ کو ساتھ۔۔۔نہ ہی محبت۔۔۔"

وہ شریف غصہ تھی۔۔۔ پھولے ناک اور اس کی گستاخیوں لے سرخ ہوتے گالوں کے ساتھ وہ اسے خود سے دور دھکیل گئی تھی۔۔۔

اس کی خفگی دیکھ دامل گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔

وہ جتنا اس کی خاطر تڑپ رہا تھا وہ اتنا شدید غصے اور ناراضگی میں اسے خود سے دور رکھ رہی تھی۔۔۔

"تم ریلیکس ہو کر سو جاؤ تھک گئی ہو گی۔۔۔میں سٹڈی میں ہوں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل خاموشی سے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ برزہ نے اس کی چوڑی پشت کو مشکوک نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔ اس شخص سے اسے اتنی شرافت اور فرمانبرداری کی امید بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

اس کے دل میں عجیب سی بے چینی بھری ہوئی تھی۔۔۔ آنکھوں میں پھر سے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس کی ماں اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔۔۔ اس کا باپ اس کی خاطر اتنے سالوں سے جیل میں قید تھا۔۔

دامل مصطفیٰ نے اس کو یہاں تک لا کر صرف اپنے باپ اور چچا سے کیا وعدہ نبھایا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کی زندگی میں کہیں نہیں تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ ابھی بھی صرف کمپر ومائز کر رہا تھا۔۔اپنے گھر والوں کی خاطر اس کے ساتھ تعلقات بہتر کر کے اسے ہمیشہ کے لیے یہیں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

یہ بات اس کے دماغ میں چلتی اس کی اذیت کئی گنا زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔۔

پوری رات اس کی آنکھوں میں کٹی تھی۔۔۔درد حد سے سوا ہو چکا تھا۔۔۔

وہ کیا سوچ کر آئی تھی۔۔۔یہاں سب کچھ اس کی سوچ کے برعکس ہو رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گھر کے سبھی افراد نے اس سے معافی مانگی تھی۔۔۔اسے ہمیشہ کے لیے یہاں روکنے کے لیے انہیں برزہ سے کچھ وقت کے لیے اجنبی بن کر رہنا پڑا تھا۔۔۔برزہ ان سب پر بہت غصہ تھی۔۔۔

مگر جس طرح سے انہوں نے محبت بھرے انداز میں معافی مانگ کر اپنی سائیڈ بتائی تھی۔۔۔خاص کر فردوس بیگم اور نعمان صاحب کی حالت دیکھ وہ اپنے دل کو پتھر نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔اس نے سب گھر والوں کو معاف کر دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جس پر سب کے روتے چہروں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

دامل کا ذکر کسی نے نہیں کیا تھا۔۔۔نہ برزہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

عروہ شادی کے اگلے دن ہی واپس لوٹ چکی تھی۔۔۔اسی لیے برزہ کی اس سے دوبارہ ٹھیک سے بات نہیں ہو سکی تھی۔۔

ایک ہفتہ ہو چکا تھا ان کی شادی کو دامل کو اس نے اس رات کے بعد دوبارہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔نائل اسے بہت زیادہ مس کر رہا تھا۔۔۔وہ جب رونا شروع کرتا تھا تو چپ کرنے کا نام نہیں لیتا تھا۔۔۔پھر روبینہ بیگم دامل کو کال ملا کر اس کی نائل سے ویڈیو کال پر بات کرواتی تھیں۔۔۔۔جس کے بعد ہی چپ کرتا تھا۔۔۔

جو دیکھ برزہ عجیب سے احساسات میں گھر جاتی تھی۔۔۔اسے دامل کی بات ٹھیک لگی تھی اب۔۔وہ اپنے اختلافات کی وجہ سے اپنے بیٹے کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتے تھے۔

"برزہ بھابھی۔۔۔۔"

وہ اپنی دھیان میں کھڑی نائل کا فیڈر تیار کر رہی تھی جب حمنہ کی پکار کر اس کے ہاتھ سے دودھ چھلک پڑا تھا۔چہرے کی رنگت ایک دم سے زرد ہوئی تھی۔۔۔

"وہ دادو آپ کو بلا رہی تھیں۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

حمنہ نے قریب آتے اسے پیغام دیا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ خاموشی سے سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

"نائل تائی جان کے پاس ہے یہ فیڈر انہیں دے دو۔۔۔"

برزہ نائل کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی۔۔۔۔ اس کا پورا فوکس صرف اپنے بیٹے پر ہوتا تھا۔۔

وہ باتیں کرنے کی شوقین لڑکی اب بہت کم بات کرتی تھی۔۔۔ اس نے اپنے تمام دوستوں سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔۔

وہ بہت چپ رہنے لگی تھی۔۔۔ آنکھوں کی اداسی ایک بار پھر سے آن ٹھہری تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"جی دادو آپ نے بلایا۔۔۔"

وہ فردوس بیگم کے پاس آتے بولی تھی۔۔۔ جن کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

"بہت کوششوں کے بعد تمہارے تایا جان جلال سے تمہاری ملاقات کروانے کی اجازت مل گئی ہے۔۔۔ ملنے جاؤ گی باپ کو۔۔۔"

اس کے دونوں ہاتھ تھام کر چومتے وہ اپنی آنکھوں کی نمی جو نہیں روک پائی تھیں۔۔۔ ان کی بات پر برزہ کی آنکھوں میں بھی نمی آن ٹھہری تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

جس انسان سے پوری زندگی نفرت کرتے گزار دی تھی۔۔ وہ اس کی خاطر جیل میں قید تھا۔۔ وہ کیسے نہ ملنے جاتی ان سے۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔ جو دیکھ نعمان صاحب اور فردوس بیگم دونوں مسکرا دیئے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ نعمان صاحب کے ساتھ ان کی گاڑی میں اپنے باپ سے ملنے کے لیے روانہ ہو چکی تھی۔۔ نائل روبینہ بیگم کے پاس ہی تھا۔۔

"بیٹے کیا آپ اب بھی ہم سے خفا ہو۔۔؟"

نعمان صاحب کی مہربان آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"ایسی بات نہیں ہے تایا جان۔۔۔"

اس نے دھیرے سے جواب دیا تھا۔۔

"تو پھر اپنے آپ پر خوشیوں کے دروازے کیوں بند کر رکھیں آپ نے۔۔ مصطفیٰ کے علاوہ بھی آپ کا اس گھر اور وہاں کے لوگوں سے بہت گہرا رشتہ ہے۔۔۔ اتنے سال آپ کو نہ دیکھ پانے اور مل پانے کی اذیت میں گزار دیے۔۔ اب آپ کو یہاں اس طرح سے پریشان اور تکلیف میں دیکھ ہم زیادہ اذیت کا شکار ہو رہے ہیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نعمان صاحب کا لہجہ اذیت بھرا تھا۔۔ برزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

اپنی ذات میں گم اس نے یہ تو دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ اس کے ساتھ

اب کتنے سارے لوگوں کی خوشیاں جڑی تھیں۔۔۔ وہ سب اس سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔ اس کو اداس دیکھ وہ بھی تکلیف میں تھے۔۔

اس کے تایا تائی جو اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا دھیان رکھتے تھے۔۔۔ وہ اپنے بیٹے سے لاپرواہو چکے تھے۔۔۔ صرف اس کی خاطر۔۔۔ وہ بیٹا جس کی پہلے ہی اتنے سالوں سے انھوں نے جدائی کاٹی تھی صرف اس کی خاطر۔۔۔

برزہ کو ایک دم سے بہت ساری باتوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس سے پہلے کہ وہ انہیں کوئی جواب دیتی۔۔۔ڈیش بورڈ پر رکھا ان کا موبائل بجا تھا۔۔۔

"دامل میں برزہ بیٹی کو لے کر جا رہا ہوں۔۔ تم کہاں ہو اس وقت۔۔۔؟ جلال تم سے بھی ملنا چاہتا ہے۔۔۔"

آج اتنے دن بعد اس کا نام سنا تھا۔۔ ان کے بات کرنے سے یہی لگ رہا تھا کہ دامل اسی شہر میں تھا۔۔ پھر اتنے دنوں سے گھر کیوں نہیں آیا تھا۔۔ کیا اس کی وجہ سے۔۔۔

برزہ کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس کے سامنے تو بڑے آرام سے کہہ دیا تھا کہ اب محبت نہیں رہی تھی۔۔۔

مگر یہ کم بخت محبت سانسیں چھین لیتی تھی مگر پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔۔ گزرے دو سالوں کی جدائی برداشت کر لی تھی۔۔۔ مگر یہ جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اگر وہ محبت کرتا تھا تو پھر اس کا یقین دلاتا۔۔ اس طرح سے چھپ کر بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

گاڑی رک چکی تھی۔۔ وہ نعمان صاحب کی معیت میں اس بڑی سی عمارت میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں ہر طرف گارڈز اسلحہ اٹھائے کھڑے تھے۔۔۔

نجانے کون کون سے راہداریوں سے گزرتے وہ نعمان صاحب کے ساتھ ایک دروازے کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔ گارڈ کے لاک کھولنے کے بعد وہ اندر داخل ہوئے تھے۔۔ سامنے ہی لاک اپ کے اندر کھڑا شخص امید بھری نگاہوں سے دروازے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کو اندر داخل ہوتے دیکھ ان کی آنکھوں سے کئی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

جلال اعظم عمر میں نعمان صاحب سے چھوٹے تھے۔۔ برزہ نے فردوس بیگم کے پاس ان کی جوانی کی تصویریں دیکھی تھیں۔۔۔ وہ اس وقت اس سے پہچانے ہی نہیں گئے تھے۔۔۔ لاغر کمزور وجود اور جھریوں زدہ چہرے کا مالک وہ شخص بمشکل سلاخوں کا سہارا لیے سہنے قدموں پر کھڑا تھا۔۔۔

جیل کی تنہائی اور بیٹی سے ملنے کی تڑپ نے انہیں اس حال تک پہنچا دیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کی آنکھوں سے کئی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔وہ نعمان صاحب کے پیچھے چلتی اپنے باپ کی حالت دیکھ برداشت نہ کرپاتے پیچھے کی جانب گرنے کو تھی جب دو مضبوط بانہوں نے اسے سنبھال لیا تھا۔۔۔

کلون کی دلفریب مہک نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔وہ بنا دیکھے ہی پہچان گئی تھی اتنے استحقاق سے اسے تھامنے والا شخص کون ہوسکتا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس نے اگلے ہی لمحے سنبھل کر خود کو اس کے حصار سے نکال لیا تھا۔۔۔پلٹ کر دیکھا بھی تھا۔۔۔اس ناراضگی کی بڑھتی شدت پر جانثار ہوتا وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔

"بابا۔۔۔"

سلاخوں پر رکھے ان کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے وہ سسک پڑی تھی۔۔۔جلال اعظم کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔۔۔

باپ بیٹی کے اس سالوں بعد ہوئے ملن کو دیکھ نعمان صاحب کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔جبکہ دامل لب بھینچے اسے روتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جو اس وقت کریم کلر کے سادہ سے لباس پر سیاہ شال اوڑھے ہوئے تھی۔۔

اس لڑکی کا یہ مشرقی روپ اسکا دل لوٹ لیتا تھا۔۔

"مصطفیٰ بیٹا تم نے میری بیٹی کو یہاں میرے اپنوں کے بیچ لا کر اور مجھ سے ملوا جو احسان کیا ہے مجھ پر میں اسے زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔۔۔"

جلال صاحب نے ایک ہاتھ میں برزہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔ دوسرا ہاتھ دامل کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔ جسے دامل نے مسکرا کر تھام لیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جلال صاحب کی بات پر بھی برزہ نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے بہت زیادہ خوشی ہے کہ تم جیسا بہترین انسان میری بیٹی کا ہمسفر بنا ہے۔۔ جو اسے ہر مصیبت سے ایسے ہی بچائے گا جیسے اب تک بچاتے آئے۔۔۔ ہر دم اس کا سایہ بن کر اس کے ساتھ رہے ہو۔۔"

جلال اعظم کے انداز گا سچی خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔ جبکہ برزہ ان کی بات پر الجھ سی گئی تھی۔۔۔

انہوں نے نم آلود مسکراتی آنکھوں کے ساتھ برزہ کا ہاتھ دامل کے مضبوط ہاتھ میں دیتے پر سکون لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کے گداز ہاتھ کو دامل نے بہت ہی مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

برزہ نے ہاتھ نکالا چاہا تھا مگر دامل نے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔وہ جلال صاحب سے بات کرتا جان بوجھ کر انجان بننے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔۔

"بہت جلد آپ ہم سب کی چیچ ہونگے۔۔بس تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کی بات پر وہ مسکرا دیئے تھے۔۔۔انہیں دامل شروع سے بہت پیارا تھا۔۔۔اب جو کچھ اس نے ان کے لیے کیا تھا۔۔۔وہ انہیں مزید عزیز ہو گیا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد ملاقات کا ٹائم ختم ہونے پر وہ باہر آ گئے تھے۔۔۔۔

باہر آ کر بھی دامل نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔

نعمان صاحب کسی کام کے سلسلے میں دامل کو برزہ کو ساتھ لے جانے کا کہتے دوسری جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ان کی جاتے ہی برزہ نے دامل کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔۔۔

"پلیز لیو مائی ہینڈ۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

اس کی ہاتھ پر ناخن مارتی وہ اس کے مضبوط ہاتھ سے اپنے ہاتھ کو آزاد کروانے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

"یہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے تو بالکل بھی نہیں پکڑا۔۔۔"

دامل نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مزید مضبوط کرلی تھی۔۔۔

"ویسے میرا دل کر رہا ہے تمہیں ساتھ لے کر اس لاک اپ میں بند ہو جاؤں۔۔۔ اور اس وقت تک باہر نہ نکلوں جب تک تمہارا دماغ نہ درست کر دوں۔۔۔"

محبت پاش نگاہوں سے اس کے حسین چہرے کو تکتا وہ ایک جانب بنے لاک اپ کی جانب اشارہ کرتے بولا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ اس کے ہاتھ کا اپنی ناخنوں سے حشر بگاڑ چکی تھی۔۔۔مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔۔۔اس کی بات پر برزہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

"وہاں آگے گارڈز کھڑے ہیں میں ان کو بتاتی ہوں آپ مجھ سے زبردستی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔"

برزہ نے سامنے اسلحہ اٹھائے کھڑے گارڈز کی جانب دیکھتے اسے دھمکی دی تھی۔۔

"یہ مانچسٹر کے گارڈز نہیں ہیں۔۔۔پاکستانی گارڈز ہے بیگم صاحبہ ان کو بتانے سے بھی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کو اسے تنگ کر کے مزا آرہا تھا۔۔۔پچھلا ایک ہفتہ مزید وہ

اس سے دور رہا تھا۔۔۔

جس کے بعد اب دل کی حالت مزید غیر ہونے لگی تھی۔۔۔وہ کیسے

بتاتا اسے کہ وہ کتنی محبت کرنے لگ گیا تھا اس سے۔۔۔

"جیسے آفیسر ہیں آپ۔۔۔اپنے ہی گارڈز کی انسلٹ کر رہے

ہیں۔۔۔"

برزہ نے حیرت سے اس سے پوچھا تھا۔۔۔جب قریب پہنچنے پر وہ

اسے سلام جھاڑتے الرٹ ہو کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔

"یہ سب میرے انڈر ہیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل کی بات پر برزہ نے اسے گھورا تھا۔۔

"تم نے تو اپنے مانچسٹر کی سیر نہیں کروائی۔۔۔ آؤ تمہیں لاہور کی سیر کرواتا ہوں۔۔۔"

گاڑی کی جانب جاتے دامل نے اس کا ہاتھ آزاد کر دیا تھا۔۔

"مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے گھر لے کر جائیں میرا بیٹا میرے بغیر زیادہ دیر نہیں رہتا اب۔۔۔"

اس کی جانب سے رخ موڑ کر بیٹھتے وہ خفگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"تمہارا ایک عدد شوہر بھی ہے جو تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل نے گاڑی روڈ پر ڈالتے بچارگی سے کہا تھا۔۔

"میں نہیں مانتی شوہر۔۔۔کوئی اور ڈھونڈلیں اپنے لیے۔۔۔"

برزہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔

"روما بھی پاکستان واپس آچکی ہے۔۔۔پتا نہیں کہاں سے میرا نمبر ڈھونڈا۔۔ملنا چاہتی ہے مجھ سے۔۔"

دامل کی بات پر برزہ نے چہرا موڑ کر حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کے اس پورے طرح سے مڑنے پر دامل نے لب دانتوں تلے دباتے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"تو مل لیں جا کر۔۔۔"

اب آواز میں پہلے جیسی خفگی نہیں تھی۔۔۔ مگر جلن کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

وہاں کا سب کچھ ختم ہو چکا تھا مگر روما کے لیے اس کی خفگی ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔۔

"تمہیں برا تو نہیں لگے گا۔۔؟"

دامل اس کے سرخ ہوتے چہرے کی جانب دیکھتے پوچھ رہا تھا۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ روما سے ملیں یا صبا سے۔۔۔"

اس کے لبوں سے یہ نام بے ساختہ نکلا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ صبا کون ہے۔۔۔؟؟"

دامل نے نا سمجھی بھرے انداز میں پوچھا تھا۔۔

"آپ ہی کو پتا ہو گا۔۔۔"

برزہ کا غصے سے برا حال تھا۔۔ وہ ایک طرف اس شخص سے سب کچھ ختم کرنا چاہتی تھی اور دوسری جانب اس کے لبوں سے کسی اور لڑکی کا ذکر بھی برداشت نہیں تھا۔۔

اس وقت اندر جلن سی ہونے لگی تھی۔۔۔

یہ شخص جس قدر گھر سے باہر رہتا تھا اب اس بات سے بھی بے چینی ہونے لگی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

گھر آتے ہی وہ فوراً گاڑی سے نکل گئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ اللہ اس جوڑی کو ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔ میرے بچوں کو تمام بڑی نظروں سے دور رکھے۔۔۔"

ان دونوں کو ایک ساتھ اندر داخل ہوتے دیکھ لاونج میں بیٹھے گھر کے سبھی افراد کے چہروں پر ستائش آن ٹھہری تھی۔

"آمین۔۔۔"

دامل کی گھمبیر آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

برزہ کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اس نے آگے بڑھ کر روبینہ بیگم سے نائل کو لیا تھا۔۔۔نائل اس کی کندھے سے ایسے آن چپکا تھا جیسے یہ ماں بیٹا نجانے کتنی صدیوں سے دور ہوں۔۔۔یہ دیکھ کر سب کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

دادی جان اور ماں سے ملتا دامل برزہ کے برابر آن بیٹھا تھا۔۔۔

جو دیکھ برزہ فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔اس کی اس حرکت پر دامل گھری سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ جتنا اس کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تھا وہ اس سے زیادہ فاصلے بنا لیتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نائل برزہ کے کندھے سے لگا ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جس پر دامل اس کے قریب ہوتا اس کے چہرے کو چوم گیا تھا۔۔۔

اس کے ایک دم سے اتنے قریب آجانے پر برزہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس کی گرم سانسیں برزہ کو اپنی کندھے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ پیار نائل سے کر رہا تھا جبکہ برزہ کو اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"نائل کو نیند آرہی ہے میں اسے سلا دوں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ دامل کو اگنور کرتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ دامل نے سرخ آنکھوں سے اس لڑکی کی یہ اگنورینس دیکھی تھی۔۔

ان دونوں کے رشتے کا یہ سردپن سب گھر والے ہی نوٹ کر رہے تھے۔۔۔ مگر کسی میں بھی برزہ کو کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے برزہ ان سے کسی بھی طرح بدظن ہو۔۔

لیکن دامل کی اس کے لیے تڑپ اور محبت تو سب گھر والوں کے سامنے تھی۔۔۔ جو نجانے برزہ کو کیوں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل روم میں آیا تو برزہ نائل کے قریب بیڈ پر جھکی اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔۔۔

دامل کو اندر آتے دیکھ وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

اسے قریب آتے دیکھ وہ اٹھ کر جانے لگی تھی۔۔۔جب دامل نے اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا تھا۔۔۔

"برزہ کب تک ایسے ہی چلتا رہے گا۔۔۔؟؟؟"

اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں جکڑ کر کمر کے پیچھے باندھتا وہ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"چھوڑیں مجھے۔۔۔میں نے بتایا ہے آپ کو نفرت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔ نہیں رکھنا چاہتی آپ سے کوئی تعلق۔۔۔میرا رویہ ہمیشہ ایسے ہی رہے گا۔۔۔"

برزہ نے اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے چیخ کر کہا تھا۔۔۔

جس کی جواب میں دامل اس کی گردن کے سنہری بالوں میں انگلیاں پھنسا کر ان کی ملائمت محسوس کرتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے پورے استحقاق سے اس کی سانسوں پر قابض ہوتا اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں قید کر گیا تھا۔

Farwa Khalid Novels

یہ اتنا اچانک ہوا تھا کہ اسے سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔۔۔

وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔وہ جس جنونیت اور دیوانگی بھرے انداز میں اس کو اپنے اندر جذب کر رہا تھا۔۔۔برزہ کا نازک وجود لرزنے لگا تھا۔۔۔

اس نے مزاحمتی انداز میں دامل کے گریبان کو مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔جس پر دامل کی گرفت نرم ہونے کے بجائے مزید سخت ہوئی تھی۔۔۔

وہ اسے اپنی محبت کی شدت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔جسے یہ لڑکی جھٹلا کر اس کی تکلیف کو کئی گناہ بڑھا گئی تھی۔۔۔اس کی سانسوں کو

Farwa Khalid Novels

آزادی بخشتا وہ محبت سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو رہا تھا۔۔

اس کے انداز کی دیوانگی واضح محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔ مگر برزہ نے جو کچھ برداشت کیا تھا۔۔۔

دامل کا اسے چھوڑ کر چلے جانا اور دوبارہ کوئی رابطہ نہ کرنا۔۔۔ اور اب اس کا یہ محبت بھرا روپ۔۔۔ جبکہ وہ یہاں خود آئی تھی۔۔۔ اگر اب بھی یہاں نہ آتی تو کیا یہ شخص اسے لینے وہاں آتا۔۔

یہاں وہمی مجبوریوں میں بندھ کر یہاں رہ کر ساری زندگی اسے اس کے بیٹے سے دور رکھتا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

بہت سی باتیں تھیں جو برزہ کو اندر ہی اندر ڈسٹرب کرتی دامل سے بدگمانی کو بڑھا رہی تھیں۔۔۔

"تمہیں میری تڑپ کا اندازہ بھی نہیں ہے برزہ جلال۔۔۔ یہ گزرے دو سال میرے لیے بھی بہت زیادہ اذیت کا باعث تھے۔۔ میں جانتا ہوں تم نے بھی بہت درد سہا ہے۔۔۔ مگر برزہ کم تکلیف میں میں بھی نہیں تھا۔۔۔ تمہارے بغیر یہاں گزرا ہر پل ہر لمحہ تڑپا ہوں میں۔۔۔ کیسے یقین دلاؤں میں تمہیں کتنی ضروری ہو تم میرے لیے۔۔۔"

Forwakhalid Novels

دامل اس کا چہرا اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے اسے یقین دلانے کی کوشش کرتے بولا تھا۔۔۔

جب برزہ نے اس کے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے ہٹاتے خود کو اس سے فاصلے پر کیا تھا۔۔۔

"نہیں یقین مجھے آپ کی کسی بھی بات پر۔۔۔ میں خود یہاں آئی ہوں۔۔۔ آپ کی تڑپ میں نہیں آپ کی نفرت میں۔۔۔ اگر آپ کو مجھ سے اتنی ہی محبت تھی تو رابطہ کرتے مجھ سے۔۔ سچ بتاتے مجھے۔۔۔ میرا بچہ چھین کر اپنے پاس تو لے آئے مگر مجھے ایک فون کال تک کرنے کی ہمت نہیں تھی آپ کی۔۔۔ میں یہاں آگئی ہوں

Farwa Khalid Novels

اور بد قسمتی سے آپ کے چچا کی بیٹی ہوں تو اپنے گھر والوں کی خاطر مجبوری میں آکر مجھ سے یہ رشتہ نبھانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ۔۔۔ جھوٹ ہے آپ کی ہر بات۔۔ نہیں چاہیئے آپ کی محبت۔۔۔"

برزہ اس سے دور ہوتے انگلی اٹھا کر ایک ایک لفظ کہتی اس لمحے دامل کو بالکل سن کر گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے حوالے سے اپنے اندر کس قدر بدگمانی بھر چکی تھی۔۔۔ وہ اسے جتنا اپنے قریب لانے اپنی محبت کا یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنا اس سے دور ہو رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جو دیکھتے دامل نے اب کی بار کوئی وضاحت کوئی صفائی پیش نہیں کی تھی۔۔۔وہ گہرا سانس خارج کرتا سٹڈی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جبکہ برزہ اس کے اس طرح خاموشی سے چلے جانے پر کتنے ہی لمحے ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔جب نائل کے رونے کی آواز پر وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مصطفیٰ اتنی جلدی ناشتہ کیے بغیر کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟؟"

برزہ فردوس بیگم کے پاس لاونج میں بیٹھی تھی۔۔۔روبینہ بیگم اور آمنہ بیگم کچن میں ملازمہ کے ساتھ ناشتہ تیار کروا رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل کو سلام کر کے باہر کی جانب جاتے دیکھ نعمان صاحب نے آواز دی تھی۔۔۔

جس پر وہ رک کر ان کی جانب پلٹا تھا۔۔

"بابا ایک بہت اہم کام ہے۔۔۔ناشتہ میں آفس میں ہی کر لوں گا۔۔۔ابھی جانا ضروری ہے۔۔۔"

دامل انہیں جواب دیتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔اس نے برزہ کو ایسے اگنور کیا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

وہ ظاہر ایسے کر کے گیا تھا جیسے اس نے برزہ کو دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔

برزہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

یہ آج سے نہیں پچھلے دو ہفتوں سے ایسا ہی چل رہا تھا۔۔۔وہ صبح کا نکلتا رات کو گھر آتا تھا۔۔۔

گھر والوں کے سامنے اس سے بہت محبت اور عزت سے پیش آتا تھا۔۔۔

لیکن کمرے میں اسے ایسے ٹریٹ کرتا تھا جیسے وہ کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔۔۔نائل کو پورا ٹائم دیتا تھا۔۔۔حمنہ، نیہا یا کسی کو بھی کہہ کر نائل کو اپنے پاس کمرے میں بلوا لیتا تھا۔۔۔

جیسے ہی برزہ کمرے میں آتی تھی وہ اسے بیڈ پر چھوڑ کر سٹڈی میں چلا جاتا تھا۔۔۔اس کی جانب دیکھتا تک نہیں تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ جو خود اسے ایسا کرنے پر مجبور کر چکی تھی۔۔۔اب اس شخص کا یہ انداز اس کے اعصاب پر بہت بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔اس کا یوں اگنور کرنا وہ برداشت ہی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

گھر والوں کے سامنے اس کے کیئرنگ اور محبت بھرے انداز پر سب یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کے بیچ اب سب ٹھیک ہو چکا ہے۔۔۔۔

"شکر ہے بھابھی آپ نے بھائی سے صلح کر لی۔۔۔جانتی ہیں پچھلے دو سال ہم نے ان کو ایسے دیکھا جیسے وہ ہمارے مصطفیٰ بھائی ہوں ہی نہ۔۔۔ہم سے دور رہ کر بھی وہ ہم سب سے روز ڈھیروں باتیں

Farwa Khalid Novels

کرتے تھے۔۔۔ آپ کے بارے میں بتاتے تھے۔۔ مگر یہاں واپس آنے کے بعد تو وہ آپ کی یاد میں بالکل دیوداس بن گئے تھے۔۔۔ کسی سے بھی بات نہیں کرتے تھے۔۔۔

ہم سب بہت ڈر گئے تھے کہ اگر آپ نے ان کی محبت کو قبول نہ کیا تو کیا ہو گا۔۔۔

بھائی نے جلال چاچو کی خاطر بہت قربانیاں دی ہیں۔۔۔ اتنا وقت گھر سے دور رہے۔۔۔ وہ بہت سخت گیر ہیں۔۔۔ مگر آپ کو پتا ہے یونی میں کی جانے والی آپ کی شرارتیں اور وہ جو آپ جو تنگ کرتے تھے۔۔ وہ سب ہمیں بہت انجوائے کر کے بتاتے تھے۔۔۔ ہمیں

Farwa Khalid Novels

بالکل بھی خبر نہیں تھی کہ سرد اور خشک مزاج کے مالک مصطفی

بھائی ایسے بھی ہوسکتے ہیں۔۔اور کسی سے اتنی محبت بھی کرسکتے

ہیں۔۔"

نیہا اس کے اور دامل کے بیچ بظاہر سب ٹھیک ہوتا دیکھ خوشی خوشی

اسے سب بتانے لگی تھی۔۔۔

جو سن کر برزہ کتنے ہی لمحے کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔

"اسے تمہاری معصومیت نے پہلے دن سے بہت اٹریکٹ کیا تھا

بیٹا۔۔۔بس ایک بات پر خفا رہتا تھا کہ دادی جان مجھے وہ پسند ہے مگر

اس کا لباس پسند نہیں ہے۔۔۔وہ لوگوں کے سامنے نمائش بنے یہ

Farwa Khalid Novels

برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔۔وہ جانتی ہے مجھے اس کا لباس پسند نہیں۔۔۔وہ پھر بھی جان بوجھ کر ایسا کرتی ہے۔۔"

فردوس بیگم نے مسکراتے ہوئے پچھلی باتوں اور اپنے پوتے کی خفگی کا ذکر کیا تھا۔۔۔اس کی ضد میں کی جانے والی اپنی ڈریسنگ یاد کرتے برزہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

جو دیکھ وہاں بیٹھی سبھی خواتین کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ سب اس وقت گھر کے لان میں موجود کرسیوں پر بیٹھی ہلکی ہلکی دھوپ انجوائے کر رہی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

داامل کی محبت کے قصے سنتے اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھیں۔۔ ان سب لوگوں نے اب ہی گواہیاں دینی تھیں جب وہ اس کی محبت کو بہت ہی بے دردی سے دھتکار چکی تھی۔۔

وہاں سب ہی اسے داامل کی محبت اور تڑپ کے قصے خوش ہو کر سنا رہی تھیں۔۔۔ جبکہ برزہ سرخ پڑتی رنگت کے ساتھ اپنے دل کی بے چینی اور اضطراب کو بڑھتے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

"شکر ہے برخوردار آج آپ بھی ہمیں ڈنر پر نظر آ گئے۔۔۔ ورنہ آپ نے تو خود کو یہاں بھی اتنا مصروف کر لیا ہے کہ آپ کے پاس چند پل کے لیے بیٹھنے کو ترس گئے تھے ہم۔۔۔"

نعمان صاحب کھانے کے ٹیبل پر بیٹھتے اپنے لاڈلے سپوت کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

برزہ نائل کو سلا کر نیچے آئی تھی۔۔ دامل کو وہاں بیٹھے دیکھ وہ آگے بڑھتی اس کے ساتھ خالی پڑی کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔ وہ کس وقت گھر آیا تھا برزہ کو خبر ہی نہیں تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اسے اتنے وقت سے خفگی دکھاتی رہی تھی نجانے کیا کیا بولا تھا

اسے تب احساس نہیں ہوا تھا۔۔

پر اب اس کی ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

کھانے کے دوران وہ سب سے ہی کوئی نہ کوئی بات کر تا رہا تھا۔۔۔

مگر برزہ سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"بھابھی ہم سب آئس کریم کھانے جارہے ہیں آپ بھی آئیں نا

پلیز۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

ارسلان اور ولید سب کے اصرار پر انہیں آئس کریم کھلانے کے لے کر جا رہے تھے۔۔۔ولید نے برزہ کو بھی ساتھ چلنے کو کہا تھا۔۔۔

جس پر اس نے برابر میں بیٹھے دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

فردوس بیگم اسے بہت نرمی اور محبت سے یہاں کے اقدار اور طور طریقے بتا چکی تھیں۔۔۔اس نے دیکھا تھا روبینہ بیگم اور باقی خواتین اپنے شوہر اور والدین کی مرضی کے بغیر گھر سے باہر بھی نہیں نکلتی تھیں۔۔

"نہیں میرے سر میں درد ہے۔۔۔میں نیکسٹ ٹائم چلوں گی۔۔۔"

برزہ نے معذرت کرتے کہا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیا ہوا درد کب سے ہے؟؟ ٹیبلیٹ لی آپ نے۔۔؟"

دامل اس کی بات سنتے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

دامل کا یہ بے قرار انداز دیکھ برزہ کا دل دھڑکا تھا۔۔

"جی ابھی کھانے کے بعد لینے لگی ہوں۔۔۔"

برزہ سب کو متوجہ ہوتے دیکھ جلدی سے بولی تھی۔۔۔ مگر دامل نے اسی ٹائم ملازمہ سے پین کلر منگوا کر اسے کھلائی تھی۔۔

جبکہ برزہ جو یہ سمجھ رہی تھی وہ اس کے معاملے میں بالکل لاتعلق ہو چکا تھا۔۔۔ اس کی زرا سی تکلیف پر یہ تڑپ دیکھ برزہ کی دھڑکنیں

Farwa Khalid Novels

بے اختیار ہوئی تھیں۔۔۔ سرخ پڑتی رنگت کے ساتھ وہ روم میں آگئی تھی۔۔۔

جہاں نائل اب بھی بیڈ پر تکیوں کے بیچ گہری نیند سو رہا تھا۔۔

برزہ بھی اس کے قریب لیٹتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

دروازے کی آہٹ پر وہ اس کا کمرے میں آنا نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں نہیں کھولی تھی۔۔۔ دامل کے بھاری قدموں کی چاپ اسے اپنے قریب آتے سنائی دی تھی۔۔۔ وہ ایسے ہی لیٹی رہی تھی۔۔۔ جب وہ کمبل اس کے گرد اوڑھتا اس کی ٹیڑھی ہوئی گردن

Farwa Khalid Novels

کو سیدھا کرتا اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو بہت نرمی سے ہٹاتا

چند لمحے تپش زدہ نگاہوں سے اس کی حسین صورت کو تکتے رہنے

کے بعد وہ چلتا ہوا اسٹڈی روم میں گم ہوا تھا۔۔

برزہ نے اپنی رکی ہوئی سانس خارج کرتے نگاہیں اٹھا کر اس جانب

دیکھا تھا۔۔۔ جہاں سٹڈی کا دروازہ اب بند ہو چکا تھا۔۔۔

برزہ کے دل کا بوجھل پن مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

گھر میں ولید اور نیہا کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

ایک الگ رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔ برزہ کے لیے یہ سب کچھ بالکل نیا تھا۔۔۔

وہ پہلی بار اتنے بھرپور طریقے سے ایک مکمل پاکستانی شادی انجوائے کرنے والی تھی۔۔۔

"بھابھی آپ کی چوائس بہت اچھی ہے۔۔ مجھے اپنی شادی کی ساری شاپنگ آپ کے ساتھ ہی کرنی ہے۔۔۔"

نیہا سمیت گھر کی ساری لڑکیاں برزہ کے ہر انداز کی دیوانی تھیں۔۔۔

وہ جس طرح سے بہت خوبصورت ڈریس پینٹ تھی۔۔۔ اس کے

Farwa Khalid Novels

بولنے کا انداز اس کی دلفریب مسکراہٹ اور کھلکھلاتی ہوئی ہنسی وہ سب بہت خوبصورت تھا۔۔

برزہ کا سونل اگروال سے رابطہ ہو چکا تھا۔۔۔ دامل اور نعمان کی جانب سے دی جانے والی ہدایت کی مطابق وہ انہیں پاکستان آنے کے لیے فورس کر رہی تھی۔۔۔اس نے نہیں بہت سارے ثبوت ایسے بھیجے تھے جس پر یقین کر کے سونل بہت حد تک وہاں آنے کے لیے راضی ہو چکی تھیں۔۔۔

"السلام وعلیکم ایوری ون۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ سب بیٹھے شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے جب ایک چہکتی ہوئی آواز ان کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

برزہ نے نگاہیں اٹھا کر آنے والوں کو دیکھا تھا۔۔

سامنے ہی ایک بہت ہی سٹائلش سی لڑکی ایک درمیانی عمر کی خاتون کے ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔ جنہیں دیکھ سب کے چہروں پر خوشگوار حیرت پھیل گئی تھی۔۔ روبینہ بیگم سب سے پہلے اٹھ کر ان سے ملی تھیں۔۔۔

"یہ دامل بھائی کی خالہ کی بیٹی ہیں صوفیہ۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

نیہا کے بتانے پر برزہ نے پھر سے اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو سب سے بہت خوش اخلاقی سے مل رہی تھی۔۔۔ آخر میں اس کے پاس آتے اس سے بھی بہت اچھے سے ملی تھی۔۔۔

مگر برزہ کو اس کے انداز میں اپنے لیے ویسی گرمجوشی محسوس نہیں ہوئی تھی جو اس نے باقی گھر والوں کے لیے دیکھی تھی۔۔

"ناٹ فیئر خالہ جان۔۔۔ اپنے گھر کی سب سے خاص شادی پر تو بلایا ہی نہیں آپ نے ہمیں۔۔۔۔"

روبینہ بیگم کے پاس جڑ کر بیٹھتی وہ خفگی بھرے انداز میں مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ وہ بہت خوش اخلاق اور سب کے ساتھ فری ہوتی

Farwa Khalid Novels

برزہ کو مسلسل اگنور کیے ہوئے تھی۔۔۔جو دیکھتے برزہ نے بھی دوبارہ اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

کیونکہ جب برزہ جلال ایٹی ٹیوڈ دکھانے پر آتی تھی تو اس کا کوئی ثانی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"بس بیٹے وہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ موقع ہی نہیں مل سکا۔۔"

روبینہ بیگم کے مسکرا کر کہنے پر صوفیہ بھی منہ بناتے مسکرا دی تھی۔۔۔

"مصطفیٰ کہاں ہے نظر نہیں آ رہا۔۔۔کیا اس کو اب بھی گھر آنے میں انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

برزہ کی جانب طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے صوفیہ نے بڑے عام سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ جبکہ برزہ کو یہ لڑکی انتہائی بری لگی تھی۔۔۔ جس کی ہر بات میں دامل کا ذکر ہی تھا۔۔۔

سب اس کی بات کو نارمل لے کر مسکرا رہے تھے۔۔۔ مگر برزہ کو یہ انداز نارمل بالکل بھی نہیں لگا تھا۔

"میں نے سنا ہے آپ مانچسٹر کے بہت آزاد ماحول کی پیداوار ہیں۔۔۔"

کچھ دیر بعد وہ اس کے پاس آن بیٹھتی بڑی خوش اخلاقی کے ساتھ بات کا آغاز کر گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"جی۔۔۔"

برزہ نے مختصر جواب دیتے نائل کو پیار کیا تھا۔۔۔

"ویسے آپ کو مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیے۔۔۔"

صوفیہ کی بات پر برزہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جب آپ یہاں نہیں تھیں تو پورے چھ مہینے اس گھر میں رہ کر آپ کے بیٹے کو میں نے سنبھالا ہے۔۔۔ اکثر رات کو مصطفیٰ کے کمرے میں اسے سلاتے سلاتے ہم دونوں پوری رات جاگ کر کی گزار دیتے تھے۔۔۔ نہ آپ کے بیٹے کو تکلیف ہونے دی ہے میں

Farwa Khalid Novels

نے۔۔۔نہ آپ کے ہزبینڈ کو۔۔۔ مجھے لگا تھا یہ جگہ میری ہو گی مگر آپ نے یہاں آ کر میری جگہ پر قبضہ کر لیا۔۔۔"

وہ لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں رقابت کا جذبہ لیے بولتی برزہ کو سن کر گئی تھی۔۔۔

برزہ کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔اگر وہ پہلے والی ایشا اگروال ہوتی تو اس لڑکی کی اس بکواس پر اس کو یہیں ذلیل کر کے رکھ دیتی۔۔۔ مگر وہاں بیٹھے بڑوں اور اسے گھر آئی مہمان سمجھ کر وہ بہت مشکل سے چپ رہی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

اس شخص کی نجانے کتنی دعوے دار تھیں۔۔ یہ لڑکی دیکھنے ٔبہت خوبصورت اور مکمل مشرقی لباس میں ملبوس بالکل ویسی ہی تھی جیسی دامل کو پسند تھیں۔۔۔ پھر بھی اس کو چھوڑ کر دامل نے اسے چنا تھا۔۔۔

اس کے سرد و سپاٹ تاثرات دیکھ صوفیہ کو لگا تھا وہ اپنا کام کر چکی ہے۔۔۔ وہ اٹھ کر اب فردوس بیگم کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے دامل اور ولید گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ دامل کو دیکھ صوفیہ کے چہرے پر آئی رونقوں کا لیول ہی الگ تھا۔۔۔ برزہ مٹھیاں بھینچ کر اس شخص کا ری ایکشن دیکھنا چاہتی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

جو چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے صوفیہ سے ہاتھ ملاتا اسے انتہائی زہر لگا تھا۔۔۔

اس کی دوستیاں پسند نہیں تھیں موصوف کو۔۔۔اور یہاں نجانے کتنی معشوقائیں پال رکھی تھیں۔۔۔

دامل سب سے ملتا اس کے برابر آن بیٹھا تھا۔۔

"نائل بابا کے پاس آؤ۔۔۔"

دامل نے ہاتھ بڑھا کر نائل کو لینا چاہا تھا۔۔۔

مگر برزہ نے اپنی شدید خفگی کے زیر اثر نائل کو اس کی جانب نہیں بڑھایا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"میرے دوست مجھ سے ملنے پاکستان آنا چاہتے ہیں۔۔۔

جوزف، مارتھا، انیل اور گولڈی۔۔۔"

اس نے جان بوجھ کر یہ نام لیے تھے۔۔

"اوکے موسٹ ویلکم۔۔۔جب آنا چاہیں آسکتے ہیں۔۔۔ان فیکٹ تم

ان کا کانٹیکٹ مجھ سے کروا دینا۔۔۔میں ان کے آنے کے سارے

انتظامات کروادوں گا۔۔۔"

دامل نے بنا کوئی اعتراض اٹھایا خوشدلی سے کہا تھا۔۔جس پر برزہ

نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے تو لگا تھا وہ انکار کرے گا۔۔۔ ویسے ہی دھونس جمائے گا جیسے وہاں کرتا تھا۔۔ مگر اس شخص نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ جس پر اب برزہ کا پارہ مزید ہائی ہو چکا تھا۔۔۔

کیا وہ اب اس کے لیے بالکل بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی کہ وہ جس سے بھی ملتی رہے اس شخص کو پرواہ نہیں ہونی تھی۔۔۔

"نائل کو مجھے دو۔۔"

اس نے نائل کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

"نائل ابھی آپ کے پاس نہیں آنا چاہتا۔۔۔"

برزہ نے نائل کا رخ دوسری جانب موڑتے اسے نہیں دیا تھا۔

Farwa Khalid Novels

"یہ میرا بھی بیٹا ہے۔۔۔"

دامل نے بہت نرمی سے کہا تھا۔۔

"تو سنبھالیں پھر اپنی کزن کے ساتھ مل کر جس کے ساتھ راتوں کو جاگ کر میرے بیٹے کا دھیان رکھا گیا ہے۔۔مجھے کیوں بلوایا یہاں۔۔۔"

برزہ کو اس کی بانہوں میں دیتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔اسے لگا تھا دامل اسے روکے گا۔۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔وہ نائل کے چہرے پر جھکا اسے پیار کر رہا تھا۔۔برزہ نے وہاں سے نکلتے صوفیہ

Farwa Khalid Novels

کو اس کے پاس آ کر بیٹھتے دیکھا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ مزید جل بھن اٹھی تھی۔۔۔

کمرے میں آ کر غصے سے ٹہلتے اس نے عروہ کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

"تم نے آج آنا تھا آئی کیوں نہیں۔۔۔ کیا اب یہاں آ کر تم بھی مجھے نخرے دکھاؤ گی۔۔۔ مانچسٹر میں تو تم سب بہت سیدھے تھے۔۔"

برزہ دامل کا غصہ عروہ پر نکالتے اس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔

"اللہ خیر کرے کیا ہوا ہے۔۔۔ اتنی غصے میں کیوں ہو۔۔ تم بھی کا کیا مطلب ہے۔۔ میری پیاری سی دوست کو اور کون نخرے دکھانے کی جرآت کر رہا ہے۔۔"

Farwa Khalid Novels

عروہ اس کا غصہ دیکھ تشویش بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا۔ واپس جانا ہے مجھے۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"مگر ہوا کیا۔۔؟؟ دامل سر سے کوئی لڑائی ہوئی ہے تمہاری۔۔۔"

عروہ کو اس کی خفگی کی وجہ سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔ تم یہاں آؤ پھر بات کرتے ہیں۔۔۔"

برزہ نے دروازے پر آہٹ محسوس کرتے کال کاٹ دی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

موبائل وہیں رکھتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اس وقت اس کا رونے کو دل کر رہا تھا۔۔۔اس شخص کو خود اپنی مرضی سے خود سے دور کیا تھا اور اب اس کے بغیر گزارہ بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اچھا خاصہ رو لینے کے بعد شاور لیتی وہ کمرے میں آئی تھی۔۔ جہاں سامنے ہی وہ صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کرتا نظر آیا تھا۔۔۔ برزہ اسے اگنور کرتی اپنے دھیان میں مرر کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ اس وقت مرجنڈا کلر کے بہت ہی خوبصورت لباس میں ملبوس تھی۔۔۔ سنہری بالوں کو ٹاول سے آزاد کرتی وہ ان کو سلجھانے لگی تھی۔۔۔ دوپٹہ سائیڈ پر پڑا تھا۔۔۔

گیلے بالوں کی وجہ سے اس کی کمر پر پانی کے قطرے گرتے اسے نم آلود کر رہے تھے۔۔۔

برزہ نے خود پر نگاہوں کی تپش محسوس کرتے مر سے ہی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے اپنے کام میں مصروف نظر آیا تھا۔۔۔ پھر بار بار برزہ کی نظریں اس پر اٹھتی رہی تھیں۔۔۔ وہ نیوی

Farwa Khalid Novels

بلو کلر کی شرٹ اور کریم کلر کی پینٹ میں ملبوس بہت زیادہ وجیہہ اور ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

برزہ کی دھڑکنیں ایک دم سے تیز ہوئی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ مرزہ اپنے دھیان میں کھڑی اسی کا دھیان رکھے ہوئے تھی۔۔۔

وہ جیسے جیسے قریب آرہا تھا برزہ کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔ قریب آن کھڑے ہوتے وہ جھکا تھا۔۔۔ برزہ نے مٹھیوں کو سختی سے میچ لیا تھا۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھا ہیئر برش اٹھا کر اپنے بال سنوارنے لگا تھا۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دونوں کا عکس ایک ساتھ مرر پر نمودار ہوا تھا۔۔۔

اس کسرتی وجود کے مالک شخص کے پہلو میں کھڑی وہ نازک دوشیزہ لرزتی پلکوں کے ساتھ کھڑی اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے خفگی سے پھولے گالوں کو تکتے شدت سے انہیں چھونے کو دل چاہا تھا۔۔ برزہ اس کی گہری تپش زدہ نگاہوں سے گھبراتے آگے ہونے کو جھکی تھی جب اسی لمحے سامنے پڑی اپنی واچ اٹھانے کی خاطر وہ بھی آگے ہوا تھا۔۔۔

اس کے اعنابی لب برزہ کے گال سے ٹکرا گئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

دامل نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔اس کے لبوں پر پر سکون مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔

برزہ اس کے شدت بھرے لمس پر کانپ اٹھی تھی۔۔۔اس نے گھبرا کر دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ یہ ہوا کیا ہے۔۔۔مگر دامل کے چہرے پر وہی سرد وسپاٹ تاثرات دیکھ وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

"تیار ہو کر باہر آؤ۔۔۔ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔"

دامل کی بات پر اس نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ پوچھتی وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔ برے سے منہ بناتی وہ اپنے بالوں کو کیچر میں مقید کر کے دوپٹہ لیتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

"نائل ماما کے پاس ہے۔۔۔۔ وہ سنبھال لیں گی اسے۔۔ ہم جلدی واپس آجائیں گے۔۔۔"

اسے نائل کو لے جانے کے لیے جاتے دیکھ دامل نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

اتنے دنوں بعد اس کا یہ استحقاق دیکھنے کو نظر آیا تھا۔۔۔ برزہ کی نظریں سامنے سے آتی صوفیہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جو کافی حسد آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

برزہ کو اسے دیکھ کر اچھا لگا تھا۔۔۔ وہ بنا دامل کی گرفت سے ہاتھ چھڑوائے اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔

دامل آج بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ برزہ کئی بار کن اکھیوں سے اسے دیکھ چکی تھی۔۔۔

وہ اسے ہر بار باتیں سنا دیتی تھی۔۔۔ مگر وہ پھر بھی ہر بات میں اس کا خیال رکھتا تھا۔۔

برزہ کا دل اس کی محبت کے اس خوبصورت انداز پر ایمان لانے لگا تھا۔۔۔ وہ زیادہ ایکسپریسو نہیں تھا۔۔۔

Earwa Khalid Novels

اس کے باوجود وہ کئی بار اس سے اپنی محبت کا اظہار کر چکا تھا۔۔۔

جس کا ردعمل وہ بہت برے طریقے سے دے چکی تھی۔۔۔

گاڑی ایک بہت ہی خوبصورت فارم ہاؤس کے سامنے جا رکی تھی۔۔۔

"یہ کہاں آئیں ہے ہم۔۔۔؟؟؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ہر سو اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔

"تمہیں کچھ خاص لوگوں سے ملوانے۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل اس کی جانب آتا اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے حیران بیٹھی برزہ کا ہاتھ بہت مضبوطی سے تھام گیا تھا۔۔

"میں یہاں کسی کو نہیں جانتی۔۔۔ بابا اور خاندان والوں سے مل چکی ہوں۔۔۔ پھر کون ہیں یہاں ایسا۔۔۔"

اس کے ساتھ رات کی اس تنہائی میں اکیلے ہونے کے خیال سے اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

فارم ہاؤس کے باہر چاروں جانب گارڈز کھڑے تھے۔۔۔ اندر گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔

برزہ کا ہاتھ بالکل ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"کیا تم میرے ساتھ اکیلے ہونے کے خیال سے اتنا ڈر رہی ہو۔۔۔"

داмل اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ اپنے لبوں پر آتی مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔۔ اس ننھے سے نائل کے سامنے وہ اس کے آگے ایسے شیرنی بنی رہتی تھی۔۔۔

گھر والوں کے سامنے بھی اسے کیا کیا باتیں سنا جاتی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کے اصل جاہ و جلال کا اندازہ تھا اسے۔۔۔ مانچسٹر میں گزری وہ رات جس میں اصل کارستانی اسی کی تھی۔۔ وہ اب بھی دھڑکنوں کی حالت غیر کر جاتی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

یہ شخص اس کی پہلی اور آخری محبت تھا۔۔۔اس کی زندگی میں آیا وہ پہلا مرد جسے اس نے اپنے قریب آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

اپنے دل پر حکمرانی کرنے دی تھی۔۔۔اسے جتنی شدت سے چاہا تھا اب ناراضگی بھی اتنی ہی زیادہ تھی۔۔

اتنی جلدی معاف کر کے اس کی محبت کو قبول کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی وہ۔۔۔۔

اس نے دامل کے ساتھ اندر قدم رکھا تھا۔۔۔جب اسی لمحے اندر لائٹ آن ہوئی تھی اور جو چہرے اسے دکھائی دیئے تھے۔۔۔برزہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

وہ بے یقینی بھری نگاہوں سے کبھی ان کو دیکھ رہی تھی اور کبھی اپنے برابر میں کھڑے دامل کو۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ سب۔۔۔؟؟"

برزہ کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آیا تھا۔۔

نتالیہ، بدر، گولڈی اور مارتھا اس کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔یہ لوگ یہ یہاں کب اور کیسے آئے تھے۔۔۔

"انہیں خاص لوگوں سے ملوانا تھا تمہیں۔۔۔جاؤ اپنی دوستوں سے مل لو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

دامل نے اسے ہونق بنے دیکھ اس کی کمر سہلاتے اسے اس کے دوستوں کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

"لگتا ہے آپ کی وائف پوری طرح سے آپ کی ہی بن کر رہ گئی ہے۔۔۔ ہمیں بھول چکی ہے۔۔۔"

مارتھا کی زبان وہی تھی مگر اس کا لباس پاکستانی تھا۔۔۔ شاید اس کی خاطر پہنا تھا۔۔۔ برزہ اس کو قمیض شلوار میں دیکھ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی تھی۔۔۔

"کارٹون لگ رہی ہو۔۔۔ دوپٹہ تو ٹھیک سے کر لو۔۔۔"

اس سے ملتے برزہ نے اس کا مزاق اڑایا تھا۔۔۔ جس پر مارتھا ہنسی تھی۔۔۔

"دامل سر کی محبت میں تم نے مجھ سے دوسری ختم کر دی۔۔۔ دیکھو تمہاری محبت میں تم سے ملنے یہاں آگئی۔۔۔"

مارتھا اس کو مصنوعی خفگی بھرے انداز میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"تمہارے دامل سر ہی ورغلانے والے تھے۔۔۔ جن کی دیوانی تھی تم۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

وہ دونوں ایک دوسرے کے جان میں گھسی پہلے کی طرح باقی سب کو اگنور کر گئی تھیں۔۔۔ان کو دیکھ کر لگ ہی نہیں رہا تھا کہ ان کی دوستی کے درمیان دو سال کا طویل گیپ آیا ہو۔۔۔

برزہ مارتھا کو اکثر یاد کرتی تھی۔۔وہ اس سے مل کے بہت زیادہ خوش تھی۔

مارتھا کے بعد گولڈی نے ہاتھ اٹھا کر پاکستانیوں کی طرح آداب کیا تھا۔۔۔جس پر برزہ کھکھلا کر ہنس پڑی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

نتالیہ سے بھی وہ بہت گرمجوشی سے ملی تھی۔۔۔بدر سے تو اس کی اکثر بات ہوتی تھی۔۔۔جس سے اس نے شدید خفگی کا اظہار بھی کیا تھا کہ وہ یہاں تھا اور اسے بتایا بھی نہیں تھا۔۔

ان سب سے مل کر اس نے پلٹ کے دامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔

برزہ کی متلاشی نگاہیں چاروں جانب گئی تھیں۔۔مگر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔برزہ کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔

"یہ کیا بول رہے ہو تم سب۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

ان سے باتیں کرتے اسے جو کچھ سننے کو ملا تھا وہ حیرت زدہ رہ گئی تھی۔۔۔

نتالیہ اور بدر کا تعلق پاکستان سے تھا۔۔۔ ان کا اس سے دوستی کر کے اس کے گروپ میں شامل ہونے سے لے کر اس کے یونیورسٹی چھوڑنے کے بعد بھی اس سے ملنا اس کے آس پاس رہنا۔۔ یہ سب دامل مصطفیٰ کے آرڈرز تھے۔۔۔

وہ اس کے انڈر کام کرتے ایجنٹس تھے۔۔۔ انہیں وہاں برزہ کے آس پاس رہ کر اس کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ اہم مشن بھی سر انجام دینے کے لیے رکھا گیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

"یہ دو سالوں سے نہیں ہے برزہ دامل سر پچھلے کئی سالوں سے

تمہاری حفاظت کروا رہے ہیں۔۔ان کے وہاں سے آنے کے بعد

بھی انہوں نے ہمیں ہر لمحہ ہر پل تمہاری حفاظت پر معمور رکھا۔۔۔

انہیں تمہارے حوالے سے کوئی کوتاہی برداشت نہیں تھی۔۔۔زرا

اگر کبھی تم ہماری نظروں سے آگے پیچھے ہو جاتی تھی تو ان کی جانب

سے پڑنے والی ڈانٹ ہمارے کانوں سے دھویں نکال دیتی

تھی۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

بدر اسے بتا رہا تھا۔۔۔ جبکہ ہر دوسرے بندے کے منہ سے اس شخص کی محبت کی داستان سنتے برزہ کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

دل اس شخص کی محبت کے پوری طرح سے ایمان لا چکا تھا۔۔۔

وہ ایسے ہی اپنی دوستوں کے بیچ بیٹھی اس کے آنے کی منتظر بار بار دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں ایک اور بات بھی بتانی تھی۔۔۔"

بدر نے اس کے اتنی باتیں چھپانے پر خونخوار تاثرات دیکھ اب کی بار ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔

"اب بتا دو یہ بھی۔۔۔ کہیں یہ دونوں بھی پاکستانی تو نہیں ہیں۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

برزہ بہت عرصے بعد پہلے کہ طرح کھل کر بات کر رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی اداسی اس شخص کے نزدیک اپنے اس قدر اہم ہونے پر اب مسکان میں بدل چکی تھی۔۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ یہ دونوں تو انگریز کی اولاد ہی ہیں۔۔۔ مگر وہ دو جن کی ناک میں تم نے پورے دو سال دم کیے رکھا۔۔۔ پاکستانی ہونے کی خاطر ان سے نفرت جتائی اور وہ صرف غصے میں تمہیں خالی خالی دھمکیاں دیتے رہے وہ بھی کوئی اور نہیں دا مل سر کی جانب سے بھیجے گئے محافظ تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

تم نے کبھی دھیان ہی نہیں دیا کہ جب بھی وہ گاڑیاں تم پر اٹیک کرنے قریب آتی تھیں۔۔ اور پھر بنا کچھ کہے بھاگ کیوں جاتی تھیں۔۔۔ کیونکہ تمہارے آس پاس دامل سر کی بھیجے گئے تمام محافظ ہوتے تھے۔۔۔ وہ مانچسٹر آنے سے پہلے سے تمہاری حفاظت کر رہے ہیں۔۔۔

ورنہ جس نوعیت کے حملے تم پر کروانے کی کوشش کی جاتی تھی۔۔۔ تمہارا بچ پانا ناممکن تھا اس محفوظ حصار کی بغیر۔۔۔"

بدر کی بات ابھی مکمل ہی ہوئی تھی جب دامل کے ساتھ محب اور روحا اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

Farwa Khalid Novels

ان کو وہاں دیکھ برزہ کے دماغ میں وہ سارے منظر گھوم گئے تھے۔۔

جب جب اس نے ان لوگوں کو ستایا تھا۔۔۔روما تو کئی بار اس کی اعتاب کا نشانہ بنی تھی۔۔۔

برزہ کو ایک دم سے شرمندگی نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔

مگر روما کو دامل کے ساتھ کھڑا دیکھ سارا املال جاتا رہا تھا۔۔۔

اس کے قریب آنے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھتی ان کی طرف گئی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ۔۔۔۔"

محب نے بہت ہی احترام بھرے انداز میں اسے مخاطب کیا تھا۔۔

Farwa Khalid Novels

اس نے اس طرح دامل کے سامنے بھابھی کہنے پر وہ جھینپ گئی تھی۔۔

اس انسان کو اس کی عمر کی وجہ سے اس نے پورے دو سال نشانہ بنایا تھا۔۔۔ جبکہ اب یہ جان کر کہ وہ وہاں اسی کی حفاظت کے لیے تھا برزہ کے چہرے پر شرمندگی بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

دامل کے جانب تو دیکھنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔۔۔

جس کی گہری دلچسپی بھری نگاہوں کا ارتکاز اس کی اٹھتی گرتی پلکیں تھیں۔۔۔ سنہری لٹیں چہرے کی گرد بکھری اسے مزید حسین بنا رہی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"آئم سوری مجھے۔۔۔۔"

وہ روما اور محب کی جانب دیکھتے معافی مانگنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

جب دامل نے بیچ میں ہی ٹوک دیا تھا۔۔۔

"سوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کچھ کم یہ بھی نہیں تھے۔۔۔

"

دامل نے ان دونوں کو گھورتے برزہ کے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کرتے اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔

ان سب نے بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اتنے وقت بعد اپنے دوستوں کے ساتھ اس طرح سے انجوائے
کرنے کی وجہ سے اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ چھائی ہوئی
تھی۔۔۔دامل محب کے ساتھ ایک جانب بیٹھا گاہے بگاہے اس کے
مسکراتے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو محسوس کرتے برزہ کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھ جاتی تھی۔۔۔

یہ شخص اس کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔۔اب بھی
اس کی محبت پر یقین نہ کرنا زیادتی تھی۔۔۔

روما نے اسے بتایا تھا کہ اس کے اور دامل کے درمیان کچھ بھی نہیں
تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

صرف اس کی فیلنگز باہر لانے کے لیے وہ سب کیا گیا تھا۔۔ تاکہ داامل اسے جلد از جلد اپنے قریب لا سکے۔۔۔

اس کے پاس وہاں وقت بہت کم تھا۔۔

جبکہ برزہ یہ بات سنتے کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔ وہ شخص پوری دنیا کو وہاں اس کے گرد گھماتا رہا تھا۔۔ اور وہ یہ سمجھتی رہی تھی کہ اس شخص کو اس میں انٹرسٹ ہی نہیں ہے۔۔

اب بہت سارے واقعات یاد آنے پر اس کے لبوں پر دلفریب مسکان بکھر گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

کافی دیر سب کے ساتھ انجوائے کرنے کے بعد وہ دامل کے ساتھ وہاں سے نکل آئی تھی۔دل میں سکون سا آن ٹھہرا تھا۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

وہ دونوں گھر لوٹے تو سب اپنے اپنے کمرے میں سو رہے تھے۔۔۔

برزہ کو روبینہ بیگم کو اس وقت ڈسٹرب کرنا ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔

اس لیے وہ خاموشی سے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔دامل ابھی نیچے ہی تھا۔۔۔

وہ چینج کر کے بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس کی نظریں اٹھی تھیں۔۔۔

Farwa Khalid Novels

"بات سنیں۔۔۔"

وہ چینج کرنے کے لیے واش روم کی جانب بڑھ رہا تھا جب برزہ نے اسے آواز دی تھی۔۔۔

"سٹڈی میں آپ کے لیے رہنا مشکل ہوتا ہے وہاں بیڈ نہیں ہے آپ یہاں بیڈ پر سو سکتے ہیں۔۔۔"

لرزتی آواز میں عنایت کی گئی تھی۔۔۔ دامل لبوں پر امڈ آنے والی مسکراہٹ چھپاتے بنا کچھ کہے واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"سوتے ہوئے انسان کو خبر نہیں ہوتی وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔ ایسے نہ ہو صبح اٹھ کر مجھ پر کوئی نیا مقدمہ درج ہوا پڑا ہو۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

برزہ لحاف لپیٹے سوئی ہوئی تھی جب اسے کمرے میں دامل کی انتہائی سنجیدگی بھری آواز سنائی دی تھی۔۔۔ برزہ کی سانسوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اس شخص کی چارمنگ پرسنیلٹی کا جادو ہر جگہ سر چڑھ کو بولتا تھا۔۔۔

آج بھی اس نے سب لڑکیوں کی ستائشی نگاہیں دامل کی جانب اٹھتے دیکھی تھی۔۔۔ مگر وہ بہت ہی لاپرواہی سے بیٹھا محب سے باتوں میں مصروف رہا تھا۔۔ برزہ کو اس کی مسکراہٹ بہت پسند تھے۔۔۔

مگر وہ مسکراتا بہت کم تھا۔۔۔

Farwa Khalid Novels

اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس شخص سے ایک بار پھر سے محبت ہو گئی ہو۔۔۔

دامل کی بات پر وہ سوتی بن گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے بیڈ کے دوسری جانب اس کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ جو محسوس کرتے وہ اب پر سکون انداز میں آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب برزہ نے کروٹ بدل کر اس کی جانب رخ کیا تھا۔۔۔ وہ اسی کی جانب کروٹ کیے سویا ہوا تھا۔۔۔ اس کا بازو

Farwa Khalid Novels

تکیے پر پڑا تھا۔۔۔ برزہ ذرا سا آگے کو کھسکتی اسکے بازو پر سر رکھ گئی تھی۔۔۔

اس کا لمس محسوس کرتے لبوں پر بہت خوبصورت مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

چہرا اس کے چہرے کے قریب لے جاتے وہ دھیرے سے منمنائی تھی۔۔۔ اس کے خوبرو چہرے کو تکتے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

Farwa Khalid Novels

جب اگلے ہی لمحے دامل نے اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے درمیانی فاصلہ مٹاتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔برزہ اس حملے پر جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"یہ سراسر زیادتی ہے۔۔۔"

اس کی بھاری سرگوشی پہ اس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔

اس نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کے وجیہہ چہرے کی جانب دیکھا جو اس کی جانب جھکا اس قدر اس کے نزدیک تھا کہ اس کی نرم گرم سانسوں کی تپش سے اس کی چہرہ حدت چھوڑنے لگا تھا۔

Farwa Khalid Novels

"کک۔۔۔کیسی زیادتی؟ "حملہ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ وہ اپنی زبان کی لڑکھڑاہٹ پہ قابو نہ پا سکی کہ اس کی کمر کے گرد لپٹے اس کے مضبوط ہاتھ کی انگلیاں اس کے پہلو پہ سرسراتی ہوئیں اس کی رگوں میں دوڑتے خون کی رفتار تیز کر گئی تھیں۔

"شرافت سے سوئے ہوئے شوہر کو اُس کے بیٹے کی غیر موجودگی میں بہکانے کی زیادتی۔ "اس کے چہرے پہ جھکے ہوئے وہ بھاری لہجے میں اس طرح سے بولا کہ اس کے

Farwa Khalid Novels

اعنابی لب زبرہ کے کپکپاتے ہونٹوں سے ٹکراتے اس کی کپکپاہٹ دو بالا کر رہے تھے۔

جنہیں دیکھ کر اس کا دل ڈانواڈول ہو رہا تھا۔

جبکہ دوسری جانب اس کی بات سن کر وہ ہونق سی ہو گئی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس کے سینے پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے اس نے شدید مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں چلائی تھی۔

ٹھیک ہے کہ اس کا دل اس کے معاملے میں یقین کر چکا تھا اور وہ اس کی محبت پہ یقین کر چکی تھی۔

Farwa Khalid Novels

لیکن وہ اتنی جلدی اسے خود سے اتنی باتیں چھپانے پر معاف نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ بھی تب جب اسے صبا

اور صوفیہ والا معاملہ نہ کلیئر ہو جاتا۔

اپنے دل کی نرمی کے ہاتھوں وہ اس کے نزدیک تو آگئی تھی لیکن اسے جاگتا پا کر اور اس پہ مستزاد اس کی باتیں اور بے باک حرکتیں اسے آگ بگولہ کر گئی تھیں۔

"اتنی دھان پان سی ہو تم تو یہ مزاحمت کرنے کی بجائے تم مجھے کھل کے

Farwa Khalid Novels

محبت کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کرو تو بھلا ہو جائے گا۔ "

بے شرمی اور ڈھٹائی سے اسے آنکھ مارتا وہ اپنے بازوؤں کو

اور زور سے اس کی کمر کے گرد کستا ہوا اس کی گردن پہ جھکا

تو وہ کانپ اٹھی تھی۔

کیونکہ اس کے دہکتے ہوئے ہونٹوں کا پرشدت لمس اس کی

گردن کو جھلسائے جا رہا تھا۔

اور اس شخص کی دلفریب خوشبو، لمس کی شدت اور حصار کی

گرمجوشی پہ لرزتی کپکپاتی برزہ کو لگ رہا تھا کہ وہ لمحوں میں

پگھل جائے گی۔

Farwa Khalid Novels

"پیچھے ہٹیں پلیز۔ "اس کی کپکپاتی ہوئی آواز بمشکل گونجی تھی جبکہ اس کے مضبوط کندھوں پہ جمے ہاتھ بھرپور مزاحمت کر رہے تھے۔

"تمہاری پیش قدمی کو خراجِ تحسین بھی تو پیش کرنا ہے نا۔ " گھمبیر لہجے میں بولتے ہوئے اس نے اس کے مزاحمت کے لیے ہوشیار ہاتھوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں جکڑتے ہوئے اس کے سر پر سے گزار کے تکیے سے لگا دیا تھا۔

Farwa Khalid Novels

تو اس کی منہ زوری پہ برزہ کا دل سینے کی دیواریں توڑ کے گویا باہر نکلنے کو بے تاب ہونے لگا تھا۔

کیونکہ وہ ایک ہاتھ میں اس کے ہاتھ جھکڑے دوسرا ہاتھ اس کے پہلو پہ جمائے اس کی شہہ رگ کو اپنی شدتوں سے لال کر رہا تھا۔

"پپ۔۔۔پلیز بب۔۔بس کریں۔ "اس کی اس قدر قربت پہ وہ دہک اٹھی تھی لیکن وہ اس کی کسی بھی مزاحمت کو خاطر میں لائے بغیر اس کی گردن سے تھوڑا نیچے کی جانب اپنے

Farwa Khalid Novels

ہونٹوں کو لایا تو وہ اس قدر بے باک گستاخی پہ گویا تڑپ اٹھی تھی۔

"دامل پلیز۔۔۔" گہری بکھری سانسوں کے بیچ گونجتا اس کا یہ نام اس پہ جھکے مصطفیٰ کے جذبات کو مزید ابھارنے لگا۔

"مجھے ایسے مت پکارو میری جان، ورنہ آج کی رات نیند کو ترس جاو گی۔" گھمبیر مگر بے باک لہجے میں بولتا وہ اس کے نیم وا ہونٹوں کو مخمور نگاہوں سے دیکھتا اس کے نچلے لب کو نرمی سے چھوتا ایک دفعہ پھر سے اس کی گردن میں چہرہ

Farwa Khalid Novels

چھپا گیا تو اس کی گرفت میں مقید اس کی ہتھلیاں پسینے سے تر ہونے لگیں۔

"تمہاری یہ مہک میرا نشہ بنتی جا رہی ہے۔"ہلکی سی خمار آلود آواز میں کہے گئے ان الفاظ اور سرکتی شرٹ سے نمایاں ہوتے کندھے پہ مہر لگاتے ہونٹوں کے بے قرار لمس پہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ شخص ایک دفعہ پھر سے اسے اپنے سحر میں جھکڑنے کو تیار بیٹھا تھا۔

Farwa Khalid Novels

اس کے ہاتھوں کی استحقاق آمیز مضبوط پکڑ، ہونٹوں کا بے قرار لمس اور سانسوں کی تپش اسے باور کروا رہی تھی کہ یہ جذبات کا طوفان یونہی نہیں تھمے گا۔

اور یہ سب سوچتے اس کی سانسیں خشک ہونے لگی تھیں۔

وہ سہمی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جو اس کا یہ روپ دیکھ کے بیقرار ہوا جا رہا تھا۔

اور اس سے پہلے کہ وہ ساری حدیں توڑ دیتا دروازے پہ اچانک ہونے والی دستک پہ دونوں بیک وقت چونک اٹھے۔

Farwa Khalid Novels

"برزہ "!دستک کے ساتھ روبینہ بیگم کی محتاط سی آواز سنائی دی تو وہ مدہم پڑتی سانسوں کو بمشکل بحال کرتی تیزی سے اسے پرے دھکیل کے بیڈ سے اترنے لگی۔

"مانا کہ میری ماں جانتی ہے کہ تم ان کے بیٹے کی کس قدر دیوانی ہو اور اس کے پیار میں ساری رات جاگتی ہو لیکن ثبوت دکھانا ضروری نہیں ہے۔وہ آنے والے مزید چھوٹے موٹے نائل دیکھ لیں گی۔ "بے باکی اور بے شرمی کی حدیں پار کرتا وہ اس کے حلیے کی جانب اشارہ کرتا اس کا دوپٹہ اس کی جانب اچھال گیا۔

Farwa Khalid Novels

جسیے وہ سرخ چہرے اور کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے گرد لپیٹتی دروازے کی جانب بڑھی۔

"سوری بیٹا لیکن نائل بہت رو رہا تھا۔" اس کے چہرے کی سرخ رنگت، بکھرے بال اور بدحواس چہرہ اور الٹا سیدھا لپیٹا ہوا آنچل دیکھ کے وہ شرمندہ سی ہو گئی تھیں۔

جبکہ وہ ان کے بولنے پہ مزید سرخ ہو گئی تھی۔

"کوئی بات نہیں تائی جان، آپ لائیں اسے یہاں۔" اس نے اپنے ہاتھ نائل کو لینے کے لیے ان کی طرف بڑھائے تو دوپٹہ پھسل گیا۔

Farwa Khalid Novels

تبھی ان کی بے ساختہ اپنی گردن کی طرف پڑنے والی نظر اور معنی خیز مسکراہٹ پہ وہ جی جان سے گڑبڑائی تھی اور پھر اسی وجہ سے اس نے فورا نائل کو لے کر دروازہ بند کیا تھا۔

"ایک نمبر کے فضول، بے شرم اور وحشی انسان ہیں آپ۔ " وہ نائل کو لیے پلٹی جب بیڈ پہ اسے اپنی طرف متوجہ پا کے بھڑک اٹھی تھی۔

"بجا فرمایا ہے۔اور اسی بے شرمی اور وحشی پن کے مظاہرے تم آج دیکھنے والی تھی۔ لیکن شکر کرو اپنے بیٹے کی بروقت آمد

Farwa Khalid Novels

پر۔ "سنجیدہ لہجے میں اس کا دل دہلاتا وہ ان دونوں ماں بیٹے پہ ایک گہری نگاہ ڈالتا کروٹ بدل گیا تھا۔

جبکہ وہ سرخ پڑتے چہرے اور لے بدلتی دھڑکنوں کے ساتھ رونے کی بعد اونگھتے نائل کو بیڈ کے درمیان میں لٹا کر اس کا فیڈر بنانے لگی۔

مگر دل کی دھڑکنیں ابھی تک نارمل نہیں ہو پائی تھیں۔۔۔

نہ اس شخص کا اگنور کرنا برداشت تھا اسے اور اب اس کی شدتوں نے سینے میں طوفان برپا کر دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

وہ اس وقت لاونج میں سب کے ساتھ بیٹھی بسمہ اور ارسلان کی شادی کے لیے کی گئی شاپنگ دے رہی تھی اور اس پہ بحث جاری تھی۔

جبکہ نائل وہیں بیٹھی فردوس بیگم کی گود میں بیٹھا اپنا فیڈر پی رہا تھا۔

"تم کب جا رہی ہو اپنی شاپنگ کے لیے برزہ؟ "عاصمہ بیگم نے اسے مخاطب کیا جو بسمہ کی مہندی کا دوپٹہ دیکھ رہی تھی۔

Farwa Khalid Novels

"مجھے تو فی الحال ضرورت ہ۔۔۔۔ "وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب وہاں آتی صوفیہ نے اس کے الفاظ اچک لیے۔

"اسے شادی کے ڈریسز کا کیا پتہ، اس کو تو جینز اور شارٹ شرٹس پسند ہوں گی۔رائیٹ برزہ؟ "اس کے بظاہر مسکراتے لہجے میں چھپی کاٹ پہ اس کا اندر تک سلگ اٹھا۔

اس کا دل چاہا وہ پرانی ایشا اگروال کی طرح اس کی بدزبانی کا سبق سکھائے۔

لیکن یہاں وہ مروتً برداشت کرتی فقط اتنا ہی بولی۔

Farwa Khalid Novels

"رائیٹ اور رونگ کو جاننے سے پہلے اپنا طرزِ تخاطب ٹھیک کرو کیونکہ دامل تمہارا خالہ زاد بھائی ہے اس لیے مجھے برزہ کی بجائے برزہ بھابھی کہو گی تو زیادہ اچھا لگے گا۔"اس سے دوگنی مسکان کے ساتھ اس نے جوابی کاروائی کی تھی۔

جو سن کے صوفیہ تو گویا جلتے توے پہ جا بیٹھی تھی جبکہ وجیہہ اور بسمہ دبا دبا سا مسکرانے لگیں۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی مزید بکواس کرتی ملازمہ نے آ کے اسے سٹڈی روم میں نعمان صاحب کے بلاوے پہ جانے کا پیغام دیا۔

Farwa Khalid Novels

تو وہ سب سے معذرت کرتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سٹڈی روم کا دروازہ ہولے سے وا کرتی وہ اندر داخل ہوئی تو نظر سیاہ ٹراوزر کے ساتھ چاکلیٹ براون کلر کی ٹی شرٹ زیب تن کیے بیٹھے دامل مصطفیٰ پہ پڑی تو اس کی رات بھر کی گستاخیاں یاد آنے پہ اس کا دل دھڑک اٹھا جبکہ چہرہ بھی ایک دم سے سرخ پڑا تھا۔

Farwa Khalid Novels

اس نے نظر ہٹا کے اس کے کمرے میں نظر گھمائی تو بائیں سائیڈ پہ پڑے صوفے پہ براجمان نعمان صاحب پہ نظر پڑی۔

"آو بیٹا۔بیٹھو یہاں۔"انہوں نے اسے دیکھتے ہی مصطفیٰ کے ساتھ صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو تذبذب کا شکار ہوتی اس سے تھوڑا سا فاصلہ رکھتی صوفے پہ بیٹھ گئ۔

"اتنا خوف کیوں کھا رہی ہو۔اب تمہارے سسر کے سامنے تو تمہیں تنگ نہیں کروں گا ناں۔"نعمان صاحب کا دھیان موبائل پہ آنے والی فون کال کی طرف ہوا تو اس نے فوراً

Farwa Khalid Novels

موقع کا فائدہ اٹھا کے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حائل کرتے اپنی طرف کھینچا۔

تو وہ بے ساختہ اس کی طرف کھینچتی اس کے مضبوط کندھے سے آن لگی۔

اس اچانک تصادم پہ اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔

"کیا کر رہے ہیں؟ "وہ فوراً سے پیشتر نعمان صاحب کو دیکھتی سیدھی ہو بیٹھی لیکن اس کا مضبوط ہاتھ ہنوز اس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا جسے وہ مزید خود پہ دوپٹہ پھیلاتی چھپانے

Farwa Khalid Novels

کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ تو اسے زچ کرنے سے باز نہ

آیا تھا۔

اس شخص کی بے باکیاں اس کی حالت غیر کر رہی تھیں۔۔۔

"سوری بچے کال آگئی تھی۔ لیکن میں نے ابھی آپ کو اس لیے بلوایا ہے کہ ابھی اپنی ماں کو کال کر کے یہاں آنے پہ مجبور کرو تاکہ شادی تک جلال بھی رہا ہو کے ہمارے پاس آ جائے۔" کال بند کرنے کے بعد انہوں نے سنجیدگی سے بات شروع کی تو وہ بات کو سمجھتی سر اثبات میں ہلانے لگی۔

Farwa Khalid Novels

پھر کچھ منٹوں کے بعد وہ سونل اگروال کو کال کرتی سپیکر پہ ڈال چکی تھی۔

ابتدائی حال احوال کے بعد سونل اگروال نے اس سے دامل کے متعلق سوال کیا تو وہ گہری سانس بھرتی سنجیدگی سے بولنے لگی۔

"مما! میں اکیلے اس شخص کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہوں لیکن کل سے میں اور میرا بیٹا اس کے ساتھ علیحدہ سے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو رہے ہیں۔ آپ پلیز کل ہی پاکستان آئیں اور اسے

Farwa Khalid Novels

اس کے کیے کی سزا دلوائیں۔" اس کے لہجے کے سپاٹ پن پہ دوسری جانب سونل اگروال بہت خوش ہوئیں۔

برزہ نے ااس عورت کا اعتماد خود پر مزید بحال کرنے کے لیے دامل اور نعمان صاحب کے کہنے پر نائل کے بارے میں بھی سب سچ بتا دیا تھا۔۔ جس سے سونل اگروال کا اعتماد جیتنے میں اسے بہت فایدہ ہوا تھا۔۔

"تم فکر مت کرو۔ میں کل پہلی فلائیٹ پہ ہی پاکستان آنے کی کوشش کروں گی۔ لیکن ریسیو کرنے تم مجھے خود آنا۔" اس نے فوراً پروگرام سیٹ کیا تھا۔

Farwa Khalid Novels

اس کے ساتھ مزید دو چار باتیں کرنے کے بعد اس نے کال بند کی اور پھر نعمان صاحب اور ساتھ بیٹھے مصطفیٰ کو دیکھا جس کا ہاتھ ہنوز اس کے پہلو پہ جما ہوا تھا۔

"کل مصطفیٰ اور آپ دونوں ایئرپورٹ جائیں گے۔" نعمان صاحب نے پرسوچ انداز میں کہا اور پھر انہیں ایک دو مزید ہدایات دینے کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

ان کے اٹھنے پہ جب اس نے بھی تیزی سے کھڑا ہونا چاہا تو کمر کے گرد لپٹے حصار نے ایسا نہ ہونے دیا۔

Farwa Khalid Novels

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟ "اس کے جھٹکا دینے پہ اس نے بدحواسی سے اسے دیکھا جو نعمان صاحب کے باہر نکل جانے پہ مزید بے باکی دکھا رہا تھا۔

"تمہیں یاد ہو تو میں نے دو دن پہلے تمہیں اتنا بڑا سرپرائز دیا تھا تو اس کا انعام کہاں ہے؟ "اس کے چہرے کو گہری محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا وہ دوسرے ہاتھ سے اس کی بیوٹی بون کو چھوتا بولا۔

تو وہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بمشکل اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی ہونق انداز میں اسے دیکھنے لگی۔

Farwa Khalid Novels

"کیسا انعام؟ "اس کا ایک ہاتھ اس کی کمر سے ہٹانے کے لیے وہ بدستور مزاحمت کر رہی تھی۔

لیکن اس کے ہاتھ کا لمس اور گرفت اتنی پرشدت تھی کہ اس کا پہلو جلنے لگا تھا اور دھڑکنیں بے قابو۔

"بول کے بتاوں یا عملاً؟ "اس کے ادھ کھلے ہونٹوں اور شفاف گردن پہ ایک معنی خیز نظر ڈالتا وہ بظاہر اپنی سنجیدگی اس پہ جتاتا ہوا بولا تو اس کی آنکھوں کی بے باک لپک پہ وہ بوکھلائی تھی۔

Farwa Khalid Novels

"چھوڑیں مجھے۔میں نائل کے پاس جانا ہے۔ "اس نے فوراً فرار چاہی تھی۔

"پہلے اس کے پاپا کی بات تو سن لو۔ "گردن پہ گھومتی انگلی اب گردن سے نیچے کو حدود پار کرنے لگی تو اس کا رواں رواں کانپ اٹھا۔

چہرے کی رنگت بے طرح دہک اٹھی تھی۔

جبکہ دل گویا دھڑک دھڑک کے پاگل ہونے لگا تھا۔

اگلے ہی پل وہ اس کے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھتا اپنا ضبط کھو کر ان پہ اتنی شدت سے جھکا تھا کہ وہ کانپ اٹھی تھی۔

Farwa Khalid Novels

اس نے بے ساختہ تڑپ کے دونوں ہاتھ سہارے کے لیے اس کے سینے پہ موجود شرٹ پہ اتنی مضبوطی سے رکھے کہ شرٹ کا بٹن ٹوٹنے کا خدشہ ہونے لگا تھا۔

جتنی شدت وہ اپنی تشنگی مٹانے کو اس کے ہونٹوں پہ دکھا رہا تھا اتنی ہی شدت اس کی شرٹ پہ موجود اس کے ہاتھوں کی گرفت میں آ رہی تھی۔

وہ آنکھیں سختی سے موندے اس کے دہکتے لمس کی شدت سے سانسیں کھونے کو تھی جو نجانے اس کی سانسیں کھینچ رہا تھا یا بحال کر رہا تھا۔

Farwa Khalid Novels

مگر جو بھی تھا کافی دنوں بعد اس کے لمس میں وہی جنون اس کے حواس گم کرنے لگا تھا۔

کچھ دن پہلے اس کی بدسلوکی کی وجہ سے وہ بھی اسے اگنور کر رہا تھا مگر اس کی رات کو دکھائے جانے والی ہلکی سی پیش قدمی پہ وہ پھر سے بے باک ہوا پڑا تھا۔

چند سیکنڈز اور گزرے تو اسے لگا وہ مر جائے گی تبھی اس نے زور سے اس کی شرٹ کو دو تین جھٹکے دیے تو وہ جیسے خود پہ بمشکل ضبط پاتا اس سے دور ہوا تھا۔

Farwa Khalid Novels

اس کی سانسوں کو رہائی دیتا وہ سیدھا ہوا تو اس کے قندھاری انار کی مانند سرخ نیم وا ہونٹ اسے پھر سے بہکانے لگے تھے۔

"تم ایمان ڈگمگا دینے کی حد تک خوبصورت ہو برزہ مصطفیٰ۔"

دل میں اتر جانے والے الفاظ اور دہکتے ہونٹوں کو سہلاتے انگوٹھے کا لمس اس کی دھڑکنیں منتشر کر رہا تھا۔

"مجھے یہ ڈر ہے کہ اس حسن میں بہہ کے کہیں میں۔۔۔۔"

اس کی بکھری سانسوں کے ارتکاز سے حرکت میں آتی اس

Farwa Khalid Novels

کی گردن کی ہڈی کو دیکھتا وہ اپنی بات ادھوری چھوڑتا اس کی گردن پہ جھکا تو جھلس اٹھی۔

"سی "!اس کے لمس پہ بے ساختہ اس کے نیم وا ہونٹوں سے سسکی نکلی جو اسے مزید بہکانے لگی تھی۔

تبھی وہ ایک ہاتھ اس کے کھلے سنہری بالوں میں اٹکاتا اس کا سر صوفے کی پشت پہ ٹکاتا اس کی گردن اور کندھوں کو اپنے استحقاق بھرے لمس سے دہکاتا خماری کے گہرے سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

Farwa Khalid Novels

جب کھٹکے کی آواز کے ساتھ نائل کے رونے کی آواز پہ دونوں ایک ساتھ چونکے تھے۔

دونوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا جہاں صوفیہ چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات لیے گود میں روتے ہوئے نائل کو پکڑے جلتی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

جہاں صوفے پہ بکھری سی بیٹھی برزہ اور اس پہ گھنے سائے کی مانند جھکے مصطفیٰ کو دیکھ کر کوئی بھی ان کے بیچ گزرے فسوں خیز لمحات کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

Farwa Khalid Novels

"بچے کی ماں کو اتنا مدہوش بھی نہیں ہونا چاہیے۔ "ایک کاٹ دار نگاہ برزہ کے سرخ چہرے و گردن پہ ڈالتی وہ طنزیہ لہجے میں بولی تو وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

"جب بچہ اپنی پھپھو کے پاس ہو تو کبھی کبھار ماں کا مدہوش ہو جانا کچھ اتنا غلط بھی نہیں ہے۔ "تمسخرانہ انداز میں کہتی وہ اس کی گود سے نائل کو لیتی اس کے تاثرات کا مزہ لیتی وہاں سے چلی گئی۔

جبکہ وہیں صوفے پہ بیٹھا دامل اس کی ایشا اگروال جیسی حاضر جوابی بمشکل اپنی مسکراہٹ روک سکا تھا۔

Farwa Khalid Novels

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سونل اگروال نے جیسے ہی پاکستان انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے باہر قدم رکھا تو نظر سامنے ہی براون کلر کے شلوار سوٹ کے ساتھ کندھوں پہ سکن چادر اوڑھے کھڑی برزہ پہ نظر پڑی تو وہ کھل کے مسکرائی تھی۔

اسے یوں اکیلے ایئرپورٹ پہ دیکھ کر وہ اپنی فتح پہ سرشار ہوتی اس کی جانب تیزی سے لپکی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے نزدیک پہنچتی اسے اپنے سینے سے لگاتی، اچانک ان

Farwa Khalid Novels

دونوں کے درمیان نمودار ہوتے دامل مصطفیٰ کو دیکھ کر

ششدر رہ گئی تھی۔

"تم؟ "اس نے ایک نظر اسے اور پھر اس کی پشت پہ کھڑی

اپنی بیٹی کو دیکھا جس کی خوبصورت آنکھوں سے نفرت کی

چنگاریاں اسے واضح دکھائی دے رہی تھیں۔

"آیئے مدر ان لاء، آپ کے خاص مہمان آپ کا انتظار کر

رہے ہیں۔ "ایک سرد نگاہ اس پہ ڈالتا وہ سپاٹ لہجے میں بولا

تو وہ شکست کے احساس سے پھنکاری تھی۔

Farwa Khalid Novels

"یو بلڈی وومین، دھوکہ دیا تم نے اپنی ماں کو؟ "وہ برزہ کو دیکھتی نفرت سے غرائی تو دامل کی آنکھوں میں سرد مہری چھائی تھی۔

"اب میری بیوی کو اتنے گھٹیا الفاظ میں مخاطب کرنے کی جرات مت کرنا۔ "اس کے لہجے کی کرختگی پہ برزہ نے نم آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھا۔

جبکہ دل چاہ رہا تھا کہ فوراً اس کے سینے سے جا لگے لیکن موقع محل دیکھ کے خود پہ ضبط کرتی وہ ان دونوں کے ہمراہ گاڑی میں جا بیٹھی۔

Farwa Khalid Novels

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ان دونوں کی معیت میں جب سونل اگروال کو خفیہ ایجنسی کے انویسٹیگیشن روم میں لے جایا گیا تو پہلے پہل اس نے کوئی بھی بات نہ اگلی لیکن پھر اس کے موبائل ڈیٹا سے بہت سارے ثبوت جب ایک ساتھ ملنے لگے تو شکست کے دبیز احساس سے وہ پاگل ہو اٹھی۔

"ہاں میں اور میری ٹیم وجہ ہے اس سارے میس کی۔میں نے ہی جلال کو پھنسایا تھا اور اگر اس کا یہ کمینہ بھتیجا ہماری ایجنسی کا بندہ بن کے نہ درمیان میں آتا تو میں جلال اور اُس

Farwa Khalid Novels

کی نشانی کو بھی مروا دیتی جس طرح اس کی وجہ سے ہمارے آدمی مرے تھے۔ "وہ بلند آواز میں چلا رہی تھی۔

اور اس کی تمام باتیں انویسٹیگیشن روم سے باہر کھڑے افراد بخوبی سن رہے تھے اور شاید انہی الفاظ کی بدولت آج برسوں بعد جلال صاحب پر سے غداری کا دھبہ اتر گیا تھا۔

سونل اگروال کی جانب سے ملنے والے شواہد اور اس کے منہ زبانی کیے گئے اقرار سے کیس خاصا مضبوط ہو گیا تھا جس کی وجہ سے پاکستان میں چھپے ان کے بہت سے آدمی بھی منظرِ عام پہ آچکے تھے۔

Farwa Khalid Novels

ان ساری باتوں اور کاروائیوں کے زیرِ اثر سونل اگروال کو ایجنسی کی تحویل میں دے دیا گیا تھا جبکہ جلال صاحب کو تمام الزامات سے بری کرتے رہا کر دیا گیا تھا۔

جب سونل اگروال کو جیل میں لے جایا جانے لگا تو نجانے کیا سوچ کر برزہ اس کے سامنے آئی تھی۔

"جب میں نے سنا کہ آپ نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی تو میرے دل کے کسی کونے کی خواہش تھی کہ کاش یہ سب غلط ہوتا لیکن آج آپ کے منہ سے یہ سب سن کر اندازہ ہوا کہ آپ ماں تو کیا عورت کہلانے کے بھی لائق نہیں

Farwa Khalid Novels

ہیں۔ "لہجے میں بے پناہ دکھ اور شکایت لیے کہتی وہ اس کے سامنے سے ہٹ گئی۔

جبکہ اس نے نفرت سے اسے دیکھا اور سر جھٹکا کیونکہ اس کے لیے یہی تھا کہ اس نے اسے دھوکہ سے پکڑوایا تھا۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جب جلال صاحب نے نعمان صاحب، دامل اور زبرہ کے ساتھ اس وسیع و عریض گھر میں قدم رکھا تو پورا گھرانہ اندرونی دروازے پہ آ کھڑا ہوا۔

Farwa Khalid Novels

سب سے پہلے فردوس بیگم آگے بڑھیں اور برسوں سے بچھڑے بیٹے کو اپنی کمزور بانہوں میں سمیٹنے کی کوشش کی تھی۔

پھر باری باری سارے بڑے چھوٹے ان سے ملنے لگے اور برسوں کی پیاس بجھانے لگے۔

"یہ تمہارا نواسا ہے۔" جب سارے لاونج میں آ کے بیٹھے تو نائلہ بیگم نے نائل ان کی گود میں ڈالا تو وہ بے تابی سے اسے سینے سے لگاتے چومنے لگے تھے۔

Farwa Khalid Novels

وہ سب اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے جب اچانک لاونج میں داخل ہونے والے افراد کو دیکھ کر وہ چونک اٹھی۔

"عروہ "!اس نے اٹھ کے اسے ملنا چاہا لیکن وہ اس کی طرف آنے کی بجائے لپک کے جلال صاحب کی طرف بڑھی۔

"ماموں "!اس کے منہ سے نکلتے اس لفظ پہ وہ ساکت رہ گئی۔

جلال صاحب سے ملنے کے بعد وہ برزہ کی طرف مڑی تھی جو ششدر سی اسے، اس کی مما اور محمد کو دیکھ رہی تھی جو سب سے بہت محبت اور گرمجوشی سے مل رہے تھے۔

Farwa Khalid Novels

"آئم سوری ڈیئر کزن لیکن تمہارے شوہر کے کہنے پر تمہاری سیکیورٹی کی وجہ سے تمہیں بتا نہیں سکی کہ تم سے ملنا اور تمہارے پاس ٹھہرنا سب ان کے مشن کا حصہ تھا۔" اس کے سینے سے لگتی وہ بول رہی تھی۔

جبکہ وہ حیرانگی سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو نجانے کس کس انداز میں اسے کہاں کہاں پروٹیکٹ کرتا آیا تھا۔

"برزہ بھابھی اور مصطفی بھائی کی کہانی پہ تو ایک زبردست سا ڈرامہ لکھنا چاہیے۔" وجیہہ کی شرارت پہ سب بے ساختہ ہنس دیے تھے۔

Farwa Khalid Novels

"کل بسمہ اور ارسلان کی مہندی کی رسم ہے تو جس جس کی جو جو تیاری رہتی ہے وہ اپنی تیاری مکمل کر لے کیونکہ آج ڈھولکی رکھی جائے گی۔"عاصمہ بیگم نے سب بچیوں کو حکم جاری کیا تھا۔

"برزہ تمہاری شاپنگ ہو گئی؟"روبینہ بیگم کو اپنی بہو کا خیال آیا۔

"جی مکمل ہو چکی ہے مما۔"اس کے کچھ بولنے کی بجائے مصطفیٰ کے جواب دینے پہ وہ اس کے جھوٹ پہ خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

Farwa Khalid Novels

وہ عروہ والے جھٹکے سے ابھی تک نہیں سنبھل پائی تھی۔۔

کس قدر ہوشیاری سے یہ سب ہوا تھا۔۔اس بھنک بھی نہیں پڑنے دی گئی تھی کسی معاملے کی۔۔۔

اور وہ پھر بھی اس شخص کو الزام دے رہی تھی کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ نے جھوٹ کیوں بولا؟ "وہ اپنے کپڑے چینج کر کے ڈریسنگ روم سے نکلی تو سامنے دامل کو دیکھ کر اسے اچانک اس کا جھوٹ یاد آیا تھا۔

Farwa Khalid Novels

"کیسا جھوٹ؟ "اس کے تجاہل عارفانہ پہ اس نے اسے دیکھا جو صوفے پہ بیٹھا خلافِ معمول بلیو کلر کے شلوار سوٹ میں ملبوس تھا۔

"یہی کہ میری شاپنگ مکمل ہو چکی ہے حالانکہ میری جیولری لینے والی ہے۔ "اس نے اپنا دوپٹہ بیڈ پہ رکھ کے ہیئر برش سے اپنے بال سلجھانے شروع کیے تھے۔

جبکہ وہ صوفے پہ بیٹھا بڑی گہری نگاہوں سے قمیض کی شرٹ میں ملبوس اس کے نازک سراپے کو دیکھ رہا تھا۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ وہ اس کی نگاہوں کی لپک سے بے نیاز اپنے بال سلجھا رہی تھی جب بیڈ پہ سوئے نائل کے رونے پہ وہ یونہی بال کھلے چھوڑے اس کی جانب بڑھی۔

اس کے پاس بیٹھتے اس نے اسے تھپکتے ہوئے سلانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ سونے پہ آمادہ نہ تھا بلکہ مکمل جاگ چکا تھا۔

اسے اٹھا کہ وہ مصطفی کو دینے کے لیے آگے بڑھی تو اس کے سراپے کو دیکھ کر اس کی نگاہ بھٹکنے لگی جو دوپٹے سے بے

Farwa Khalid Novels

نیاز گہرے گلے کی مہرون کلر کی شرٹ پہنے اپنے دھیان میں اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

نائل کو اسے تھمانے کے لیے وہ اس کی جانب جھکی تو ماضی میں گزرے لمحوں کی یاد زہن میں لہرانے پہ اس کے ہونٹوں پہ بڑی پیاری مسکان پھیلی۔

اس نے ایک ہاتھ سے نائل کو تھام کے کندھے سے لگایا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے گلے میں اٹکایا تو وہ لال پڑتے چہرے کے ساتھ اس پہ گویا جا گری تھی۔

Farwa Khalid Novels

"یہ لمحہ ہمیشہ سے میرا پسندیدہ رہا ہے۔" بے باکی سے کہتے ہوئے اس نے اس کے کھلے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے گہرا سانس بھرا تو اس کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا اٹھی۔

جبکہ گلے پہ اٹکے اس کے پر شدت لمس کی حدت اسے پگھلائے جا رہی تھی۔

"یہ ڈھولکی والے ڈرامے سے فارغ ہو کے جلدی آنا روم میں۔ پھر تمہیں تمہاری شاپنگ دکھاوں گا۔" اس کے کان کی لو کو چومتے ہوئے اس نے بھاری لہجے میں کہا تو اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔

Farwa Khalid Novels

"آج ہماری لیٹ نائیٹ جاگنے کا پروگرام ہے۔" پیچھے ہونے کی ناکام کوشش کرتی وہ مدہم لہجے میں بولی تھی۔

"اونہوں۔ جلدی آنا تم ورنہ۔۔۔" اپنی بات ادھوری چھوڑ کے وہ اس کی شہہ رگ پہ جھکا تو اس نے لب زور سے بھینچتے اپنی سسکی کو روکا تھا۔

تبھی نائل کے کسمسانے پہ وہ اس کی وجود کی نرماہٹ محسوس کرتا اس سے دور ہوا تو وہ بدلتی دھڑکنوں کو بمشکل سنبھالتی اپنے دوپٹہ اپنے گرد لپیٹنے لگی تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

"دامل ڈیٹس ناٹ فیئر۔ "رات کو اس کے چاہنے کے باوجود وہ کمرے میں جلدی نہ آ سکی تھی کہ وجیہہ، بسمہ، عروہ، منزہ نے اسے اٹھنے ہی نہ دیا تھا۔

اور اسی بات کو لے کر وہ اس سے ایک بار پھر منہ پھلا چکا تھا۔

وہ جو پہلے ہی اسے منا نہیں سکی تھی ایک بار پھر سے اسے ناراض دیکھ کر بوکھلا چکی تھی۔

اس پہ مستزاد صوفیہ کی عجیب و غریب حرکتیں جو وہ دامل کے زبردستی نزدیک ہونے کے لیے کر رہی تھی۔

Farwa Khalid Novels

"اب مجھ سے کون سی گستاخی ہو گئی ہے؟ "اس کے اجنبی انداز پہ اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں لیکن اسی لمحے ہلکی سی دستک دے کر صوفیہ اندر داخل ہو گئی۔

"تمہارے انگریز دوست آئے ہیں شادی پر نیچے اور دامل پلیز تم مجھے میری ییلو سوٹ کے ہمرنگ جیولری لا دو گے۔آج رات پہننی ہے۔ "اس نے برزہ کو پیغام دے کر دامل کو دیکھ کر ادا سے کہا۔

"آفکورس!ییلو کلر تم پہ ویسے ہی بہت سوٹ کرتا ہے تو تم مجھے سوٹ کی پک سینڈ کرو۔میں تمہیں منگوا دیتا ہوں۔ "پہلے

Farwa Khalid Novels

اس کا رویہ اور اب صوفیہ سے بولے جانے والے ان الفاظ پہ اس کا دل بری طرح سے دکھا تھا۔

اس کی شاپنگ نامکمل تھی حتی کہ رات کو پہننے کے لیے کپڑے بھی منتخب نہ تھے اور وہ صوفیہ کی شاپنگ کے لیے بے چین ہو رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ آنکھوں سے بہتے آنسو اس کی شکستگی کو ظاہر کر دیتے وہ پلکیں جھپکتے ہوئے باہر نکل گئی۔

"بھابھی! آپ کون سا سوٹ پہن رہی ہیں رات میں؟ "بسمہ نے اسے دیکھتے ہی پوچھا جو اپنے کمرے میں موجود تھی۔

Farwa Khalid Novels

"اپنے بھائی سے جا کے پوچھو۔ جنہوں نے کل کہا کہ میری شاپنگ مکمل ہے جبکہ میری شاپنگ سے زیادہ اپنی چہیتی صوفیہ کے لیے شاپنگ کرنے کو بے قرار بیٹھے ہیں۔" اس کے جلتے بھنتے لہجے پہ سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"آپ صوفیہ سے جیلس ہو رہی ہیں؟" وجیہہ نے آنکھیں پٹپٹا کے اسے دیکھا۔

"اس سے جلتی ہے میری جوتی۔ اس سے زیادہ تو مجھے تم لوگوں کے میسنے بھائی پہ غصہ آ رہا ہے جو رات کو میرے لیٹ کمرے میں جانے کی وجہ سے نخرے دکھا رہے ہیں۔"

Farwa Khalid Novels

وہ خفگی سے بولتی جا رہی تھی جب کہ وہ اس کی باتیں سنتے لب دبا رہی تھیں۔

"تو اب تم انہیں نخرے دکھا لو ناں۔" عروہ نے مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟" اس نے آنکھیں سکیڑ کے اسے دیکھا۔

اس کے سوال کرنے پہ سب اس کے نزدیک کھسکی اور ایسے ایسے مشورے دینے لگیں کہ اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

Farwa Khalid Novels

"ایسے کیسے کر سکتی ہوں میں؟ "اس نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ انہیں دیکھا۔

"کون مانے گا کہ تمہارا ایک بیٹا بھی ہے۔ "اس کی شرم دیکھتے عروہ نے مصنوعی تاسف سے کہا تو وہ اسے گھور کے رہ گئی۔

اب اس کے دامل مصطفیٰ کے ذکر پر بھی سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ یہ وہی ایشا اگروال تھی۔۔اس شخص نے اسے مکمل اپنی پسند کے سانچے میں ڈھال دیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Farwa Khalid Novels

"بہو!تم تیار کیوں نہیں ہو رہی؟ "فردوس بیگم جو کبھی اسے بیٹی تو کبھی بہو کہہ کے مخاطب کرتی تھیں۔انہوں نے اسے اسی حلیے میں دیکھا تو وہ اسے پکار اٹھیں۔

"دادو!ہونے لگی ہوں تیار۔ "اس نے بے دلی سے کہا۔

"جلدی کرو۔مہمان سارے آچکے ہیں۔ "انہوں نے اسے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

سارا گھر اس وقت خوشنما لائٹوں سے گھرا ہوا تھا اور ہر طرف جگمگاتے چہرے لیے گھومتے افراد رونقیں دوبالا کر رہے تھے۔

Farwa Khalid Novels

نائل کو وہ گھنٹہ پہلے تیار کر کے وہ محمد کو تھما چکی تھی جو اسے جلال صاحب کو دے آیا تھا۔

جبکہ دامل کو اس نے صبح کے بعد سے دیکھا ہی نہیں تھا اور وہ یہی سوچ بیٹھی تھی کہ یقیناً صوفیہ کی شاپنگ کے لیے گیا ہو گا کیونکہ وہ بھی اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔

اس کی شادی کے ڈریسز سارے ویسے ہی پڑے تھے، ان میں سے ہی کوئی ڈریس پہننے کے لیے وہ وارڈروب کی جانب بڑھی تھی۔

Farwa Khalid Novels

وارڈروب کھولنے پہ اس کی پہلی نظر سامنے پڑے باکس پہ پڑی تو آنکھوں میں تعجب لہرایا۔

اس نے فوراً باکس کو کھولا تو آنکھیں پل بھر کو جھلملا اٹھیں۔

کیونکہ باکس میں ییلو کلر کی بالکل پلین سلک کی ساڑھی موجود تھی۔ جس کے خوبصورت بلاوز کی آستینیں ہتھیلیوں تک جبکہ پچھلا گلا نازک ٹسلز کے ساتھ سجا ہوا تھا۔

Farwa Khalid Novels

ساڑھی بالکل سادی اور پلین تھی مگر وہ دیکھنے اور چھونے پہ اس قدر ملائم اور نرم محسوس ہو رہی تھی کہ اس کا دل اس کی خوبصورتی دیکھ کے خوش ہو گیا تھا۔

اس نے ساتھ موجود میچنگ جیولری اور سلور ہیلز دیکھتے ساڑھی سنبھالی اور چینج کرنے چل دی۔

ساڑھی اچھے سے باندھنے کے بعد وہ ہیلز پہننے کے بعد ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی کانوں میں ٹاپس ڈال رہی تھی جب ڈریسنگ مرر میں اس کے آتش فشاں عکس کے ساتھ

Farwa Khalid Novels

اس کا خوبصورت اور چھا جانے والا عکس نمودار ہوا تو ٹاپس چھوٹ کے ڈریسنگ ٹیبل پہ جا گرا۔

"آ۔۔۔آپ؟ "وہ جو اسے ناراضگی دکھانا چاہتی تھی اسے اچانک سامنے دیکھ کر بوکھلا سی گئی تھی۔

کیونکہ اس کی خوبصورت آنکھوں کی بے باک لپک اور اپنے وجود پہ گردش کرتی ان کی تپش اس کی دھڑکنیں تیز کر رہی تھی۔

Farwa Khalid Novels

" ہمیشہ کی طرح دل کو چھو رہی ہو۔ "اس کے بالوں کو ہونٹوں سے چھوتا ہوا وہ اس کے ناراضگی کے خول کو چٹخانے لگا۔

"میں ناراض ہوں آپ سے۔ "اس نے کسمساتے ہوئے کہا لیکن وہ اس کے بالوں کو چھوتا اس کی کان کی لو تک آیا پھر رخساروں کو اپنے لمس سے دہکاتا وہ اس کی گردن کی جانب بڑھنے لگا۔

"حالانکہ منانا تمہیں مجھے چاہیے۔ "گھمبیر لہجے میں بولتے ہوئے اس نے اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تو اس

Farwa Khalid Novels

کی مونچھوں کی چبھن سے وہ خود میں سمٹتی ایک جھٹکے سے اس کی گرفت سے نکلی تھی۔

"کیوں؟صوفیہ کا منانا کم پڑ گیا ہے کیا؟ "اس سے چند قدم کا فاصلہ بڑھاتی وہ تمتماتے چہرے کے ساتھ گویا ہوئی تھی۔

"اس کے منانے ماننے سے مجھے غرض نہیں ہے کیونکہ وہ کزن ہے جبکہ تم تو میری محبت ہو، میری دل کی پہلی چاہت ہو جس کے منانے کا میں منتظر بھی ہوتا ہوں اور جسے منانے کو میں ہر پل تیار بھی مگر اتنی دور کھڑی رہو گی وہ بھی اس حلیے میں تو کیسے مناو گی مجھے اور کیسے مانو گی خود؟ "اس کے

Farwa Khalid Novels

دلکش سراپے کو دیکھتے ہوئے اس نے اس کا زمین کو چھوتا ہوا ساڑھی کا پلو تھاما تو اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا۔

اس کے پلو کو ہاتھ میں لپیٹتے ہوئے اس نے ہولے سے اسے اپنی طرف جھٹکا دیا تو وہ سیدھی اس کے کشادہ سینے سے آ لگی۔

جبکہ وہ یوں ساڑھی کا پلو کھل جانے کے خوف سے ایک ہاتھ کندھے پہ رکھتی دوسرا ہاتھ اس کے وائیٹ کرتے کے کالر پہ رکھتی سہمی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جو اپنا سحر اس طرح پھیلا رہا تھا۔

Farwa Khalid Novels

کہ نہ تو وہ اپنی ناراضگی جتا پا رہی تھی نہ اس کی ناراضگی کو سمجھ پا رہی تھی۔

"اتنا دلکش و مخمور لگنے کے بعد شوہر سے ایسے دور کھڑے ہوں تو منانے کی شرح اور بڑھ جاتی ہے ۔ "اس کے وجود کو بانہوں میں بھرے وہ کپل ڈانس کی صورت میں پیروں کو ہولے ہولے حرکت دینے لگا تو وہ پاگل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اس کی اس حرکت پہ سن ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ ہنوز اپنی ساڑھی اور اس کے کرتے کو جھکڑے ہوئے تھی۔

Forwa Khalid Novels

"اور جو آپ مجھے ستاتے ہیں؟ "اور یہ تو عورت کی ادا ٹھہری تھی کہ جہاں اسے محبت ملتی تھی وہاں وہ اپنی کی گئی غلطیوں کو بھی نظر انداز کرتی ناز و نخرہ اور ادا دکھاتی تھی۔

اور آج تو اس کا مقصد بھی اسے چاروں شانے چت کرنے کا تھا تبھی وہ آنکھوں میں ایک ادائے دلبری لیے اس سے گویا ہوئی تو اس نے جواب میں کچھ کہنے کی بجائے اسے ہولے سے پیچھے کی جانب جھکتا اس پہ جھکا اس کی آنکھوں کو چومنے لگا۔

Farwa Khalid Novels

"میں ہر لمحہ تمہیں منانے کے لیے تیار ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تم ہمیشہ راضی ہونے کے لیے اسی طرح مہکتی ہوئی مجھے ملو۔" گہرے لہجے میں بولتے ہوئے اس نے اس کے لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو گہری نگاہوں سے دیکھا تو برزہ نے فوراً اس کے ہونٹوں پہ اپنی ہتھیلی جمائی۔

"ہم نے رسم کے لیے نیچے جانا ہے مصطفیٰ۔" اس کے الفاظ پہ اس کے ہونٹوں سے بڑا بلند قہقہہ نکلا تھا۔

"چلیں گے ناں میری جان لیکن معافی تلافی ہو جانے کے بعد کیونکہ یہ رسم تو رات گئے تک چلنی ہے۔" گھمبیر لہجے

Farwa Khalid Novels

میں بولتا وہ اس کے احتجاج کی پرواہ کیے بغیر اسے یونہی پیچھے کی جانب جھکائے اس کے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں پہ جھکا اور بڑی محبت و شدت سے ان ہونٹوں پہ سجے اس رنگ کو چرانے لگا۔

اس کے لمس کی شدت پہ گھبراتی برزہ نے بے ساختہ دونوں ہاتھ اس کی گردن کے گرد لپیٹے تو وہ اس کی اس خوبصورت پیش قدمی پہ وہ اور محبت سے اس کی سانسیں چرانے لگا۔

Farwa Khalid Novels

مہکتے لمحوں کو چرانے کے بعد وہ اس کی بکھرتی سانسوں پہ رحم کھاتا پیچھے ہوا تو وہ سرخ ہوتی آنکھیں کھولتی نیم وا کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ اسے مزید دیوانہ کرنے لگی۔

"میرام۔۔میک اپ خراب کر دیا آپ نے۔ "اس کے اس غیر متوقع شکوے پہ اسے واپس سینے سے لگاتا وہ کھل کے ہنستا ہوا اس کے بال چوم رہا تھا جبکہ وہ اس کے کھکھلاتے چہرے کو دیکھتی ہیپناٹائز ہو رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں میری جان، ابھی کچھ دیر فریش ہو کے نئے سرے سے نہا دھو کے میک اپ کر کے نیچے چلیں گے۔ "

Farwa Khalid Novels

معنی خیز لہجے میں بولتا ہوا وہ جھکا اور بہت نرمی سے اس کے ہونٹوں کے رنگ چرانے لگا۔

اس نے ایسے لمس کی نرمی کی حدت سے پگھلتی برزہ نے اس کے ارادوں پہ ڈھلتے ہوئے سہارے کے لیے اپنا دایاں بازو بے اختیار اس لی گردن کے گرد لپیٹا تو ساڑھی کا پلو ڈھلک کے زمین کو چھونے لگا۔

اس کی اس بے احتیاطی پہ دامل کی آنکھیں جذبات کی شدت سے لو دینے لگیں۔

Farwa Khalid Novels

"مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں آپ؟اتنا غلط کیا میں نے میری ماں نے آپ کے ساتھ؟ آپ کی محبت کو غلط سمجھا تھا میں نے۔"اس کے دل میں اپنی کی گئی غلطیوں کی کسک بھی جاگ رہی تھی تبھی وہ نم لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"پرانی باتوں کو فراموش کر دو کیونکہ یہ سب یونہی ہونا لکھا تھا۔ ابھی کی باتوں کو یاد رکھو کہ تم مجھ سے اور میں تم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔اور ہماری اس محبت کی نشانی ہمارا بیٹا ہے جس کے ساتھ ہم نے مزید نشانیوں کا اضافہ کرنا

Farwa Khalid Novels

ہے۔ "محبت بھرے لہجے میں بولتے ہوئے اس نے ہاتھ اس کے ٹسلز میں الجھایا تو وہ خود میں سمٹنے لگی۔

"مصطفی پلیز "!وہ جو اس کی معافی کی منتظر تھی اس نے ایسے الفاظ میں مرہم رکھا تھا کہ وہ معافی تلافی بھولتی اس کی گستاخی پہ کپکپا اٹھی تھی۔

"آج روٹھنے منانے کا دور دورا چل نکلا ہے تو پھر اچھے سے مناو تو مجھے اور اس مزاحمت کی بجائے مجھے اپنے ہونے کا احساس دلاو۔ مجھے بتاو کہ یہ محبت ہر پل ہمارے ساتھ ہے۔ "اس کی عیاں ہوتی پشت پہ اپنی مضبوط انگلیاں پھیرتا

Farwa Khalid Novels

وہ اس کی دلکش آنکھوں میں جھانکتا اپنا سحر پھونک رہا تھا اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے لمس میں کھوئے ہوئے دھڑکنوں کی تال میل سن رہے تھے۔

"ہمارے درمیان پہلے بھی ایک مہکتی رات آئی تھی مگر وہ رات بہت سے وہمات سے پُر تھی۔ آو آج پھر کھل کے اپنی محبت و قربت کا رنگ تم پہ چڑھاوں۔"چند لمحے اس کی گردن کو اپنے لمس سے دہکانے کے بعد وہ اس کے بکھری ساڑھی میں لپٹے وجود کو بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھا تو وہ بوکھلائی۔

Farwa Khalid Novels

"مصطفیٰ! نہیں پلیز۔نیچے فنکشن ہے پلیز" اس کی مزاحمت فطری اور بڑی بے ساختہ تھی کیونکہ اس کی آنکھوں سے جھلکتے پرشوق تقاضے اسے پل میں بوکھلا چکے تھے اور اس پہ مستزاد نیچے مہمانوں کا ہجوم۔

"اونہوں۔آج یہ کمزور مزاحمت مجھے میرے ارادوں سے نہیں روک سکتی۔ "اسے بیڈ پہ لٹاتے اس نے ایک بے باک نگاہ اس کے سراپے پہ ڈالی جہاں اس کی ساڑھی ممکے نظارے انتہائی خطرناک تھے۔۔

Farwa Khalid Novels

جس کے باعث اس کا موم کی مانند چمکتا سراپا عیاں ہوتا اس کی آنکھوں کو مزید خمار آلود کرتا اسے بہکنے پہ مجبور کر گیا تھا۔

اس کی آنکھوں کے شوخ رنگوں سے گھبراتے ہوئے نے بے ساختہ پلو کھینچ کے سینے پہ پھیلایا تو اس کو محبت سے دیکھتا مصطفی اس کی اس حرکت پہ دلکشی سے مسکرا دیا۔

"تمہارا میرے سامنے کبھی بھی بچاو کا طریقہ کام نہ کر سکا میری جان۔ "بھاری لہجے میں بولتا وہ اس پہ چھاتا اس کے

Farwa Khalid Novels

پورے وجود کو اپنے ہونٹوں کے لمس سے مہکاتا نئے سرے سے اپنے رنگ میں رنگنے لگا تھا۔

ایک بار پھر سے اس مہکتی رات میں وہ سبھی فاصلے سمیٹتا اس کو خود میں سمیٹنے لگا تو اس کی پر شدت پیش قدمی سے گھبراتی برزہ اس کے کشادہ سینے میں چہرہ چھپاتی خود کو اس کے حوالے کرتی اس کے منہ زور جذبات کے سنگ بہتی چلی گئی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ\\

Farwa Khalid Novels

"ماشاءاللہ "!وہ نئے سرے سے فریش ہونے کے بعد گرین

شرارے کے ساتھ گولڈن کرتی اور ییلو ڈوپٹہ اوڑھے

جھجھکتی شرماتی باہر آئی تو سب کی پرشوق نگاہیں اسی پہ

مرکوز تھیں۔

جس کے چمکتے چہرے کو دیکھ کر آج وہ وہ صحیح معنوں میں

سہاگن کا روپ دکھلا رہی تھی اور شاید یہی روپ دیکھ کر

صوفیہ اپنی شکست کی یقینی پہ پیچھے ہٹ گئی تھی۔

Farwa Khalid Novels

"ویسے بھابھی محترمہ! مہندی میری ہے لیکن نکھری پڑی آپ ہیں۔ خیریت ہے ناں؟ "جب وہ بسمہ کے پاس سٹیج پہ پہنچی تھی تو اس نے فوراً شرارت سے کہا تھا۔

"ہاں کیونکہ ان کے پاس داملِ مصطفیٰ نامی گلو ہے۔ "نتاشا کے جوابی شرارت سے کہنے پہ وہ سر تا پا سرخ رنگوں میں نہا گئی تھی۔

"مجھے تنگ نہیں کرو۔ "اس نے شرمیلے انداز میں انہیں ٹوکا جو بسمہ کو تنگ کرنے کی بجائے اسے تنگ کرنے کو آئے جا رہی تھیں۔

Farwa Khalid Novels

"بالکل!میری بیوی کو تنگ کرنے کا حق صرف میرے اور میرے بیٹے کے پاس ہے۔ "سیم باپ جیسے کرتے پاجامے میں ملبوس نائل کو گود میں لیے وہ مہکتی ہوئی برزہ کے پہلو میں آ بیٹھا تو اس کا دل بے قابو ہونے لگا جبکہ چہرہ تمتمانے لگا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟ "اس سے پوچھنے کے بہانے اس نے آگے کو ہو کے جھکتے ہوئے اس کے کندھے کو نا محسوس انداز میں چھوا تو اتنے لوگوں میں اس کی بے باکی پہ بوکھلا سی گئی۔

Farwa Khalid Novels

جبکہ اس کی حرکت سے انجان سبھی لوگ اس کی لفاظی پہ ہو ہا کرنے لگے۔

اور ان سب میں آگے اس کے اپنے دوست تھے جو اپنی دوست کو اپنے ٹیچر کے رنگ میں رنگے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

پھر ان تینوں) فیملی (نے مل کر بسمہ اور ارسلان کو تنگ کرتے ان کو مہندی لگا کے ان کی رسم پوری کی تو اسٹیج سے چند قدم دور جلال صاحب اپنی بیٹی کو یوں اپنے اپنوں کے بیچ یوں کھکھلاتے مسکراتے دیکھ کر مطمئن انداز میں اپنے

Farwa Khalid Novels

رب کا شکر ادا کرنے لگے جس نے انہیں ہر میدان میں سرخرو کیا تھا۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج بسمہ اور ارسلان کی بارات تھی جس میں اس نے اپنی ساس اور پھپھو کی فرمائش پہ برائیڈل ڈریس پہنا تھا اور اس ڈریس کو پہننے کے بعد وہ دامل سے چھپنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

جس نے آج بھی بیٹے کے ساتھ میچنگ کر کے بلیک کرتا پاجامہ اور بلیک ہی واسکٹ زیب تن کی تھی۔

Farwa Khalid Novels

اور دونوں باپ بیٹا ہی پورے فنکشن کی جان بنے ہوئے تھے۔

دامل سے چھپنے کی کوشش کے باوجود وہ ہر موقع ہر جگہ بڑی بہو اور گھر کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے آگے تھی اور دل ہی دل میں رب کی شکرگزار بھی تھی کہ جس نے سیدھی راہ دکھائی اور اسے اس کے اپنوں سے ملایا تھا۔

چونکہ گھر کی ہی بات تھی اس لیے نکاح کے بعد جلد ہی رخصتی کر کے بسمہ کو ارسلان کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔

Farwa Khalid Novels

"ہیلو لیڈی۔ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ شرم نہیں آتی یوں برائیڈل ڈریس پہن کر ادھر ادھر وقت ضائع کرتے ہوئے؟ "وہ لاونج میں سب کے ساتھ نائل کو گود میں لیے بیٹھی تھی۔

جب روما، نتاشا، مارتھا اور عروہ اس کے پاس آتی اس کے کان میں بولیں تو اس کے وجود میں ایک میٹھی سی لہر دوڑ گئی صوفیہ کی دامل کے آگے کیا اہمیت تھی وہ ان گزرے دنوں میں یہ بات تو اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔۔اور صبا بھی ایک فرضی نام تھا جو

Farwa Khalid Novels

بے خوابی کو ناٹک کرتے اسے اپنے قریب لانے کے لیے بولا گیا تھا

۔۔۔

جس کے بعد وہ اس فرضی نام پر جو اتنے وقت سے جلن کا شکار ہوئی تھی۔۔۔سچ جان کر اپنی بے وقوفی پر ہنستی چلی گئی تھی۔

"مجھے ابھی کمرے میں نہیں جانا۔ "اس نے فوراً انکار کیا۔

"تمہارے تو اچھے بھی جائیں گے۔ تم یہ نائل مجھے دو یہ آج اپنی دادو اور پھپھو پاس سوئے گا۔ "بے شرمی سے کہتی وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے کھڑا کر گئی۔

اور پھر وہ مل کے اسے کمرے تک چھوڑنے آئی تھیں۔

Farwa Khalid Novels

سامنے ہی وہ واسکٹ اتار کے پرے پھینکے قمیض کی آستینیں فولڈ کیے صوفے پہ بیٹھا اس کی طرف ہی متوجہ تھا۔

وہ برائیڈل ڈریس میں ملبوس، مکمل سولہ سنگھار کیے آج تو ہاتھوں میں انسٹینٹ مہندی بھی لگائے مکمل دلہناپے کا روپ لیے اس کے دل میں اتری جا رہی تھی۔

اس پہ نظریں جمائے وہ قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھا تھا۔

"بہت خوبصورت اور قیامت خیز لگ رہی ہو بلکہ میری دلہن لگ رہی ہو۔ "اس کا لفظ لفظ محبت کے رنگ میں ڈوبا ہوا تھا۔

Farwa Khalid Novels

اس کے بے حد نزدیک آ کے ٹھہرتا وہ اس کے نازک کپکپاتے وجود کو خود میں سمیٹ چکا تھا جبکہ اس کے بے لگام ہوتے لب بڑے استحقاق سے اس کے چہرے کے نقوش کو محسوس کر رہے تھے۔

ایک ہاتھ اس کی کمر پہ جمائے اس نے دوسرا ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کے دوپٹے میں لگی پنز کو نکالنا چاہا تو اس نے تڑپ کے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں خود اتاروں گی پلیز۔ "اس کی شرم و حیا میں لپٹی مزاحمت بڑی بے ساختہ اور غیر متوقع سی تھی جسے وہ بڑی

Farwa Khalid Novels

جرات سے نظر انداز اس کے دوپٹے میں لگی پنز اتارنے لگا تو ایک دفعہ پھر سے اس کی شدتوں اور شوخ تقاضات سے اڈتے آنے والے لمحات کو سوچتی برزہ کو اپنی سانسیں سست ہوتی محسوس ہونے لگیں۔

اس کے دوپٹے سے پنز نکالنے کے بعد جب اس نے اسی صوفے پہ اس کا دوپٹہ اچھالا تو اس کا دل گویا اچھل کے حلق میں آن اٹکا تھا۔

اسے محسوس ہوا تھا کہ شاید وہ پہلی دفعہ اس شخص کے روبرو آئی ہو۔

Farwa Khalid Novels

کیونکہ اس کے دیکھنے کا انداز اس کا لمس آج ایک انوکھا سا احساس سمیٹے ہوئے تھا۔

فٹنگ والی شارٹ چولی میں ملبوس زبرہ کے وجود کی رعنائیوں کو بےباک نگاہوں سے دیکھتے دامل کی آنکھیں لو دینے لگیں تو اس نے بوکھلاتے ہوئے اپنا رخ بدلا۔

گردن پہ اس کے گرم ہونٹوں کا لمس اسے لڑکھڑانے پہ مجبور کر گیا۔

"سسس"! اس کے ہونٹوں سے بےساختہ سسکی سی نکلی اور وہ دونوں ہاتھوں میں لہنگا بھینچتی اس کا لمس محسوس کر رہی

Farwa Khalid Novels

تھی جس کے ہونٹ بڑی بے قراری سے اس کی گردن کی پشت پر جبکہ ہاتھ اس کے پہلو سے ہوتے بازووں، پھر کندھوں کو نرمی سے چھوتے اس کے کانوں کو جیولری کے بوجھ سے آزاد کر گئے۔

وہ اس کی بڑھتی دھڑکنوں کا شور سنتا ہوا اس کی گردن و چہرے کو اپنے لمس سے سرخ کر رہا تھا۔

"میری زندگی میں آنے، مجھے میری سٹوڈنٹ بن کے تنگ کرنے، میری بیوی بننے، میرے بیٹے کی ماں بننے، ہر دکھ اور تکلیف کو برداشت کرنے اور میری مشکِ محبت بننے کے لیے

Farwa Khalid Novels

تمہارا مشکور ہوں میری جان۔ "محبت سے کہتے ہوئے وہ اس کے بالوں کو بکھیرتا ہوا اس کی آنکھوں کو چومتا اس کے گال گلال کرنے لگا۔

"پلیز۔ "اس کے بال کھولنے کے بعد اس نے جب ایک جھٹکے سے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تو وہ بے ساختہ اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔

تبھی وہ آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر لیے اس کے نزدیک آتا اس پہ جھکا تو اس نے شدت سے اپنی پلکیں موند لیں۔

Farwa Khalid Novels

اس کے مردانہ کلون کی مہک اسے اپنے اندر تک اترتی محسوس ہو رہی تھی

اس کی بے باک سرگوشیوں پر پگھلتی

زبرہ اس کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ آزاد کرواتی زور سے اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتی گویا خود کو اس کے حوالے کر گئی۔

اور اندازِ سپردگی کی اس ادا پہ سرشار ہوتا وہ گزرتی رات میں اپنی جنون خیزی کے باعث اس کی سانسوں کے ڈوبنے اور ابھرنے کا باعث بنتا اس کی روح تک میں اتر گیا تھا۔

Farwa Khalid Novels

اس کے انداز میں اس قدر نرمی اور کبھی شدت سمٹنے لگتی کہ یوں لگتا وہ پہلی دفعہ اسے چھو رہا ہو۔یا شاید ان کے درمیان ایسا کٹھن وقت آیا ہی نہ ہو۔

مگر جو بھی اپنی تمام تر نادانیوں اور غلطیوں کے باوجود اس شخص کی اتنی محبت اور کیئر پہ اس کا رواں رواں رب کا شکر گزار ہوتا تھا جس نے حق کا ساتھ دینے والوں کو تنہا نہیں چھوڑا تھا۔

ختم شد۔

Farwa Khalid Novels